معجزاتِ خیر الانام ﷺ

شبیر حسن چشتی نظامی

23

Marfat.com

پہلا ایڈیشن　　　　قیمت صرف تین روپے

جملہ حقوق اشاعت بحقِ

آستانہ بُک ڈپو جامع مسجد دہلی

محفوظ ہیں

——————— پاکستان میں ———————

حقوق اشاعت جناب مولانا فیوض الرحمٰن صاحب عثمانی پروفیسر اورینٹل کالج لاہور

کو حاصل ہیں

د محبوب المطابع برقی پریس دہلی

۱۲-۸۷

فہرست مضامین

ظہورِ نورِ محمدیؐ ۱۱
نورِ محمدیؐ سے تخلیق کائنات ۱۱
روحِ محمدیؐ سب سے پہلے پیدا ہوئی ۱۲
رسالت محمدیؐ کا عالم بالا میں چرچا ۱۲
عمومیت رسالت محمدیؐ ۱۲
شرفِ دینِ محمدیؐ ۱۳
حضورؐ کی شانِ محبوبیت ۱۳
بلندیٔ ذکرِ پاک ۱۴
شریعت حضورؐ کا قول ہے ۱۴
حضورؐ تمام انبیاء سے پہلے پیدا ہوئے ۱۵
میثاقِ الست میں سب سے پہلا اقرار ۱۵
حضورؐ کس وقت نبی بنائے گئے ۱۵
حضورؐ کا نام عرش پر منقوش ہے ۱۶
جنت کے دروازے پر حضورؐ کا نام ۱۷
حضرت آدمؑ کے شانوں کے درمیان
کلمۂ طیب لکھا ہوا تھا ۱۷
حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی پر حضورؐ کا نام ۱۷
اذان میں حضورؐ کا ذکرِ پاک ۱۸
حضورؐ کا ذکر ملکوت اعلیٰ میں ۱۸
تمام انبیاء کو حضورؐ پر ایمان لانے کا حکم ۱۹
حضرت ابراہیمؑ کی دعا ۱۹
حضرت ابراہیمؑ کو حضورؐ کی پیدائش کی بشارت ۲۰
حضرت یعقوبؑ کو حضورؐ کی پیدائش کی بشارت ۲۰
حضرت موسیٰؑ کو حضورؐ کی پیدائش کی بشارت ۲۰
حضورؐ کا ذکر کتبِ سماوی میں ۲۱
حضورؐ کے نام کی برکت ۲۵
توریت میں مدینہ طیبہ کا ذکر ۲۶
یہود اور عیسائیوں کی پیشین گوئیاں ۲۶
یہودی حضورؐ کے توسل سے دعا مانگتے تھے ۳۱
عربوں نے اپنے بچوں کا نام محمد رکھا ۳۱
بخت نصر کا خواب ۳۱
حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا خواب ۳۳
درخت کی شاخ نے شہادت دی ۳۴
اصحاب رسولؐ کا ذکر کتب سماوی میں ۳۴
زبور میں صحابہ کرامؓ کا ذکر ۳۵
حضرت صدیق رضؓ کا حلیہ کتب سابقہ میں ۳۵
حضرت فاروق رضؓ کا حلیہ کتب سابقہ میں ۳۶
حضرت فاروقؓ کے ہاتھ پر فتوحات کی بشارت ۳۶

حضرت فاروق رضؓ کی توصیف توریت میں	۳۷
خلفائے اربعہ کی خلافت کی پیشین گوئی	۳۷
بعثت سے پہلے کاہنوں کی پیشین گوئیاں	۳۷
قدیم پتھروں پر حضورؐ کا اسم گرامی نقش تھا	۴۰
ایک عجیب وغریب کتاب	۴۱
خانہ کعبہ کے پتھروں پر نقش	۴۱
ایک کنیسہ میں طلائی عبارت	۴۲
بعثت نبوی سے ۶ سو سال پہلے کی کتابت	۴۳
حضورؐ کے اجداد میں کوئی بے نکاح نہ تھا	۴۴
حضرت آدم نے حضورؐ کی زیارت کی	۴۵
حضرت عبدالمطلب کا خواب	۴۶
ایک یہودی عالم کی پیشین گوئی	۴۷
حضرت عبداللہ پر ایک مادہ پیکر عاشق ہو گئی	۴۸
بی بی آمنہ رضؓ کو حضورؐ کی ولادت کی بشارت	۴۹
اصحاب فیل کی تباہی	۵۰
حضورؐ دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے پیدا ہوئے	۵۲
ملأ اعلیٰ میں جشن	۵۳
خاتم نبوت دیکھتے ہی ایک یہودی بیہوش	۵۴
حضرت جبرئیلؑ نے ابلیس کے ٹھوکر رسید کی	۵۵
ابلیس کا آسمان پر داخلہ بند	۵۵
ایوان کسریٰ میں زلزلہ	۵۶
بت اوندھے ہو گئے	۵۶
حضورؐ ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے	۵۶
حضورؐ کی گہوارہ میں چاند سے باتیں	۵۷
حضورؐ نے گہوارہ میں کلام کیا	۵۸
حضورؐ کا جھولا فرشتے جھلاتے تھے	۵۸
بی بی حلیمہ رضؓ کے گھر میں خیر و برکت	۵۸
شق صدر	۵۸
حضورؐ کے سر پر ابر کا سایہ رہتا تھا	۶۰
خاتم نبوت	۶۱
خاتم نبوت کی عبارت	۶۱
حضورؐ پیچھے کی طرف بھی دیکھتے تھے	۶۲
لعاب دہن کا اعجاز	۶۲
حضورؐ کی زبان مبارک کا اعجاز	۶۳
حضورؐ کے دانتوں سے نور افشانی	۶۴
حضورؐ کے روئے مبارک سے نور کی شعاعیں	۶۴
حضورؐ کی بغلوں کا رنگ سفید تھا	۶۴
حضورؐ کی بے نظیر فصاحت	۶۵
شق صدر کیوں ہوا تھا	۶۶
حضورؐ کو کبھی جماہی نہیں آئی	۶۶
حضورؐ فرشتوں کی آواز سنا کرتے تھے	۶۶
حضورؐ کی آواز کا اعجاز	۶۷
حضورؐ کی عقل ساری دنیا سے زیادہ تھی	۶۷
حضورؐ کے پسینہ کا اعجاز	۶۸

حضورؐ کا قد موزوں ۶۹
حضورؐ کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا ۶۹
حضورؐ کے جسم مبارک پر مکھی نہ بیٹھتی تھی ۷۰
حضورؐ کے موئے مبارک کا اعجاز ۷۰
حضورؐ کا خونِ مطہر ۷۰
حضورؐ کی رفتار کا اعجاز ۷۱
حضورؐ کا دل کبھی نہیں سوتا تھا ۷۲
حضورؐ کی قوت رجولیت ۷۲
حضورؐ کو کبھی احتلام نہیں ہوا ۷۲
حضورؐ کا بول و براز ۷۳
حضورؐ کے پیشاب سے پیٹ کی بیماریاں غائب ۷۳
حضورؐ کا چہرہ چاند کی طرح گول تھا ۷۳
حضورؐ کا رنگ سفید سُرخی مائل تھا ۷۴
حضورؐ کی آنکھیں پلکیں اور بھنویں ۷۴
حضورؐ کی آنکھوں میں سُرخ ڈورے ۷۴
حضورؐ بوڑھے نہیں ہوئے ۷۴
حضورؐ کے گھونگھریالے بال ۷۵
حضورؐ کے منہ سے نور کی شعاعیں ۷۵
حضورؐ کی نرم نرم ہتھیلیاں ۷۶
حضورؐ کا نام اللہ کے نام سے مشتق ہے ۷۶
بی بی آمنہؓ کی وفات پر جنات کا ماتم ۷۷

حضورؐ کے توسل سے طلب باراں ۷۹
حضورؐ کی برکت سے سب کام درست ۸۱
حضرت عبدالمطلب کا فرش ۸۱
حضرت ابوطالبؓ کی کفالت ۸۲
حضورؐ نے کبھی بھوک پیاس کی شکایت نہ کی ۸۲
حضورؐ کے سر پر درختوں کا سایہ ۸۳
حضورؐ جاہلیت کی باتوں سے محفوظ تھے ۸۴
قریش حضورؐ کی تعظیم کرتے تھے ۸۵
حضورؐ پر فرشتوں کا سایہ ۸۶
حضرت خدیجہؓ کو نکاح کا غیبی اشارہ ۸۷
آغاز وحی ۸۸
فترتِ وحی اور حضورؐ کا اضطراب ۸۹
حضرت اسرافیلؑ حضورؐ کو تعلیم دیتے تھے ۹۰
حضورؐ کو درخت اور پتھر سلام کرتے تھے ۹۰
عسکلان حمیری کا قبول اسلام ۹۱
بعثت نبوی کے وقت غیبی آوازیں ۹۲
ایک جن شاتم رسول کا قتل ۹۸
حضورؐ کی بعثت کے وقت طاقِ کسریٰ
میں شگاف ۱۰۱
جنات کا آسمان پر داخلہ ممنوع ۱۰۱
بعثت کے بعد ستاروں کا ٹوٹنا ۱۰۲

Marfat.com

ابلیس لعین کو دھکے مارے گئے	۱۰۳	حضورؐ کا دشمنوں پر رحم و کرم	۱۲۱
قرآن شریف کا اعجاز	۱۰۳	حضرت عثمان رضؓ کا قبول اسلام	۱۲۲
حضورؐ کو لالچ دینے کی کوشش	۱۰۵	حضرت عمر رضؓ کا اسلام	۱۲۳
ابو جہل کا اعتراف	۱۰۶	قبیلہ ازد کا ایک عامل دربار نبوی میں	۱۲۴
بنی سلیم آغوش اسلام میں	۱۰۷	حضورؐ پر جنّات کا ایمان	۱۲۵
وحی کس طرح نازل ہوتی تھی	۱۰۸	حضورؐ سے مشرکین کے تین سوال	۱۳۱
حضورؐ نے حضرت جبرئیل کو دیکھا	۱۱۰	سرداران قریش کے قتل کی پیشینگوئی	۱۳۲
حضورؐ کے حکم سے درخت چل کر آیا	۱۱۱	حضورؐ کے ہاتھ کی کنکریاں	۱۳۳
بن بیاہی بکری کا دودھ	۱۱۱	ابو لہب کا بیٹا شیر کے پیٹ میں	۱۳۴
خالد بن سعید کو دوزخ میں گرنے سے بچا لیا	۱۱۲	ہجرت حبشہ	۱۳۵
حضرت سعد بن وقاص کا خواب	۱۱۳	معراج النبی	۱۳۹
معجزہ تکثیر طعام	۱۱۴	حضورؐ نے اللہ کا دیدار کیا	۱۴۲
زمین سے پانی برآمد	۱۱۵	شب معراج میں عالم بالائے مشاہدات	۱۴۳
حضورؐ کی دعا سے ابو طالب صحتیاب	۱۱۵	شب معراج میں فرشتوں کی امامت	۱۴۶
حضورؐ کے توسل سے قحط دور	۱۱۶	حضرت سودہؓ کو نکاح کی بشارت	۱۴۶
حضرت حمزہؓ نے حضرت جبرئیلؑ کی زیارت کی	۱۱۷	حضورؐ کفار کے نرغے سے باہر	۱۴۷
معجزہ شق القمر	۱۱۷	غار ثور کے منہ پر مکڑی کا جالا	۱۴۸
ابو جہل کے شر سے حضورؐ کی حفاظت	۱۱۸	دشمن کو فرشتے نے پردوں میں چھپا لیا	۱۴۸
ابو جہل کا ہاتھ خشک ہو گیا	۱۱۸	غار ثور کے منہ پر کبوتر کے انڈے	۱۴۹
حضورؐ کے غیبی محافظ	۱۱۹	مکڑی نے حضرت داؤدؑ کی بھی حفاظت کی تھی	۱۵۰
دشمنوں کی آنکھوں کے سامنے پردہ	۱۲۰	سراقہ بن مالک کی گھوڑی دھنس گئی	۱۵۰

بیمار اور لاغر بکری نے دودھ دیا	۱۵۱
حضورؐ کا مدینہ طیبہ میں داخلہ	۱۵۲
حضورؐ سے یہودیوں کے سوالات	۱۵۴
گیارہ ستاروں کے نام	۱۵۶
حضورؐ کی برکت سے مدینہ سے وبا غائب	۱۵۷
مسجد نبوی کی بنا خانہ کعبہ کو دیکھ کر	۱۵۸
اذان کا تمسخر اور اس کا انجام	۱۵۸
میدان بدر میں کفار کی قتل گاہیں	۱۵۹
غزوۂ بدر میں مسلمانوں کو کفار کم نظر آئے	۱۵۹
یا حی یا قیوم کا ورد	۱۶۰
غزوۂ بدر میں فرشتے بھی لڑے	۱۶۰
بادلوں میں گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں	۱۶۱
غزوۂ بدر میں فرشتوں کا لشکر	۱۶۲
غزوۂ بدر میں فرشتوں کا قتال	۱۶۲
فرشتوں کے مقتولین پر آگ کی علامت	۱۶۳
غزوہ بدر میں فرشتے سفید عمامہ پوش تھے	۱۶۳
کھجور کی لکڑی تلوار بن گئی	۱۶۳
ریتیلا میدان سخت ہوگیا	۱۶۴
ابوجہل کا قتل	۱۶۴
حضرت عباس کا عذر بے مائگی	۱۶۵
حضورؐ کے ہاتھوں سے ابی بن خلف کا قتل	۱۶۵
حضورؐ کی برکت سے ادائیگی قرضہ	۱۶۶
حضرت عاصمؓ اور خبیبؓ کی مظلومانہ شہادت	۱۶۷
سفیان بن خالد کا قاتل	۱۷۲
شام فارس یمن کی فتوحات کی پیشینگوئی	۱۷۴
سردی کی شدت سے حفاظت	۱۷۵
حضورؐ کے دست مبارک کا اعجاز	۱۷۷
حضورؐ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری	۱۸۱
حدیبیہ کا خشک کنواں پانی سے لبریز	۱۸۱
اُمّی ہونے کے باوجود معاہدہ صلح پر دستخط	۱۸۲
حضرت مولا علیؓ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اکھاڑ دیا	۱۸۳
سلطنت کسریٰ پاش پاش	۱۸۴
حضرت حاطب کا خفیہ خط	۱۸۶

Marfat.com

فتح مکہ ۱۸۷
خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بت سرنگوں ۱۸۹
حضرت بی بی فاطمہؓ سے حضورؐ کی سرگوشی ۱۹۰
کھجور کا ستون فراق نبیؐ میں بیتاب ۱۹۰
کمزور گھوڑی کی تیز رفتاری ۱۹۱
ایک مٹھی خاک کا اعجاز ۱۹۲
حضرت ابوذر غفاریؓ کے متعلق پیشین گوئی ۱۹۲
حضرت ابوہریرہؓ کی والدہ آغوش اسلام میں ۱۹۲
ایک مرتد کے متعلق پیشین گوئی ۱۹۳
تباہی خیز آندھی ۱۹۳
حضورؐ سے ایک اونٹ کی شکایت ۱۹۵
نبوت کی شہادت بھیڑیئے نے دی ۱۹۵
مجاہدین بدر کے لئے حضورؐ کی دعا ۱۹۶
بکری کا بھنا ہوا گوشت بولا ۱۹۷
حضورؐ کے غلام کو شیر نے راستہ بتایا ۱۹۷
حضورؐ کی قبر مبارک پر فرشتوں کا ہجوم ۱۹۸
حضورؐ کو اونٹ نے سجدہ کیا ۱۹۸
ایک مغرور کا ہاتھ شل ہوگیا ۱۹۹
امن و امان کی پیشین گوئی ۲۰۰
بحری جہاد کی پیشین گوئی ۲۰۰
مسلمانوں کے تموّل کی پیشین گوئی ۲۰۱
شاہ ایران کے کنگن حضرت سراقہ کے ہاتھ میں ۲۰۱
ہندوستان پر حملہ کی پیشین گوئی ۲۰۲
فتح قسطنطنیہ کی پیشین گوئی ۲۰۲
عیسائیوں کے تسلط کی پیشین گوئی ۲۰۳
امام حسینؓ کی شہادت کی پیشین گوئی ۲۰۳
قاتلین امام حسینؓ کے انجام کی پیشین گوئی ۲۰۳
یہودیوں سے جنگ کی پیشین گوئی ۲۰۴
ملک شام میں عیسائیوں اور مسلمانوں کی جنگ ۲۰۴
دنیا کی تمام قوموں کا مسلمانوں کے خلاف متحدہ محاذ ۲۰۵
حضورؐ کا سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے ۲۰۸
قرآن کی پیشین گوئیاں ۲۱۱
ترک اور تاتاریوں سے جنگ کی پیشین گوئی ۲۲۳
سرخ آندھی ۲۲۴
حج بند ہوجائے گا ۲۲۴

دنیا میں مسلمانوں کا کوئی یار و مددگار نہ رہیگا ۲۲۵
دنیا کے ویرانے آباد ہو جائیں گے ۲۲۶
مقید شیاطین رہا ہو جائیں گے ۲۲۶
قیامت سے پہلے اونچی اونچی عمارتیں
بنیں گی ۲۲۶
نا اہل لوگ حکمرانی کریں گے ۲۲۷
آخر زمانہ میں مولویوں کی کثرت ہوگی ۲۲۷
آخر زمانہ میں بے حیائی عام ہوگی ۲۲۷
لوگ جان پہچان کے آدمیوں کو سلام کریں گے ۲۲۸
آخر زمانہ میں دنیا کی باتیں مسجدوں میں ہونگی ۲۲۸
آخر زمانہ میں مساجد اور مصحفوں کی آرائش ۲۲۸
حضرت امام مہدیؑ کے ظہور کی علامات ۲۲۹
حضرت امام مہدیؑ کے زمانہ میں کیا ہوگا؟ ۲۳۰
دجال کب نکلے گا؟ ۲۳۰
حضرت عیسیٰؑ کا نزول کب ہوگا؟ ۲۳۱
توبہ کا دروازہ کب بند ہوگا؟ ۲۳۱

Marfat.com

پیش لفظ

جس نبی کی ثنا میں حق تبارک و تعالیٰ اور فرشتے شب و روز مشغول ہوں اس نبی کی مدحت اور ثنا کا حق انسان کی زبان یا قلم سے ادا ہونا دشوار ہی نہیں بلکہ محال ہے۔ دنیا میں آج تک نہ معلوم کتنی کتابیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیر و سوانح اور معجزات پر لکھی جا چکی ہیں اور تقریباً ہر زبان میں سیرت رسولؐ کا ذخیرہ موجود ہے۔ پھر بھی یہ موضوع تشنۂ بیان ہے۔ تمام عمر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اوصاف بیان کرنے کے لئے کافی نہیں۔

لا یمکن الثناء کما کان حقہ   بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مقدس جس طرح تمام انبیاء و رسلؑ پر فائق ہے یہی نوعیت حضورؐ کے معجزات کی بھی ہے۔ عالم کون و مکان خود حضور علیہ السلام کے رہین منت ہیں کہ ان ہی کے وجود با فیض کی برکت اور ان ہی کے نور سے حق تعالیٰ نے ان کی تخلیق فرمائی۔ یہ زمین و آسمان، یہ چاند ستارے۔ عرش۔ کرسی۔ لوح و قلم۔ انسان۔ جنات۔ حیوانات۔ نباتات جمادات، نور محمدیؐ کے جلوے ہیں۔ انسان کی کیا ہستی کہ عجائبات عالم اور خوارق عادات کا احصا کر سکے۔ پھر بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات پر فارسی و عربی زبانوں میں بڑی بڑی ضخیم کتابیں موجود ہیں۔ ان کتابوں کے مطالعہ سے استفادہ اردو داں حضرات کیلئے سخت دشوار تھا۔ ضرورت تھی کہ آسان و سلیس اردو میں حضور علیہ السلام کے معجزات پر ایک رسالہ ہدیہ ناظرین کیا جائے۔ الحمد للہ توفیق الٰہی شامل حال ہوئی۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی مشہور تصنیف "الخصائص" کا ملخص ترجمہ معجزات خیر الانام صلی اللہ علیہ وسلم سے ہدیۂ ناظرین ہے۔ امید ہے کہ یہ مختصر رسالہ مسلمانوں کے لئے ایمانی قوت میں اضافہ کا موجب ہوگا واللہ الموفق ھو المعین۔

شبیر حسن چشتی نظامی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

(۱) اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا کیا

قبل از تخلیق عالم بجز ذاتِ حق سبحانہ کوئی چیز موجود نہ تھی۔ جب صانع ذوالجلال کو اپنے جمال اور صفت باکمال کا اظہار منظور ہوا تو اس نے سب سے پہلے اپنے حبیب احمد مصطفےٰ محمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔

اول ما خلق اللہ نوری (اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا کیا)

(۲) تمام مخلوقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نور سے پیدا ہوئی

حق تبارک و تعالیٰ نے سب سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا نور پیدا فرمایا اور حضور کے نور سے کائنات تخلیق فرمائی۔ حضور حبیب رب العالمین نے فرمایا ہے۔

انا من نور اللہ و الخلق کلھم من نوری

(میں خدا کے نور سے پیدا ہوا ہوں اور ساری مخلوقات میرے نور سے پیدا ہوئی ہے۔)

Marfat.com

(۳) ارواحِ موجودات میں سب سے پہلے حضورؐ کی روحِ مقدس پیدا ہوئی

حضرت جابرؓ نے فرمایا ہے۔

اوّل ما خلق اللہ روح محمد ثم خلق منہ العرش والکرسی والسماء وجمیع الموجودات

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے حضورؐ کی روح مقدس پیدا فرمائی اور اس سے عرش کرسی آسمان اور تمام مخلوقات پیدا ہوئی۔

(۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کا چرچا عالم بالا میں

حضور صلی اللہ علیہ وسلم عالم اجسام میں ہی اللہ کے نبی نہ تھے۔ عالم ارواح میں بھی آپ کی نبوت و رسالت کا اعلان و چرچا تھا۔ حضورؐ کا ارشاد ہے۔

کنت نبیا وآدم بین الروح والجسد

آدمؑ کے جسم میں روح پڑنے سے پہلے ہی میں نبی تھا۔

(۵) حضور سرورِ عالمؐ کی رسالت کسی قوم اور ملک کیلئے خاص نہیں

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے انبیا و رسل گذرے ان کی رسالت ایک قوم یا ایک ملک کے لئے خاص تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت تمام عالم کیلئے ہے۔ دنیا کے کسی خطہ یا ملک کے لئے مخصوص نہیں۔ حق تبارک و تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

Marfat.com

تبٰرک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا

پاک ہے وہ خدائے برتر جس نے فرقان اپنے بندے پر نازل کیا تاکہ وہ دُنیا کو خدا کے عذاب و غضب سے ڈرائے۔

(۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو تمام ادیانِ عالم پر شرف حاصل ہے

پھر حق تعالیٰ نے جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام انبیائے کرام پر شرف عطا فرمایا اسی طرح آپ کے دین کو بھی تمام ادیان عالم پر فوقیت عطا فرمائی گئی۔

ھوالذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ

اللہ وہی ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق دے کر بھیجا ہے تاکہ وہ اس کے دین کو باقی اور سب دینوں پر غالب کر دے۔

(۷) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ محبوبیت

اللہ تعالیٰ کی کمال محبوبیت اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و حرمت اس آیت سے عیاں ہے۔

ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما

اللہ تعالیٰ اور اُسکے فرشتے نبیؐ پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو! تم بھی نبی علیہ السلام پر درود و سلام بھیجو۔

(۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر پاک قیامت تک بلند رہے گا

انبیائے سابقین کی کتب توریت۔ انجیل۔ زبور میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف اور انبیاء علیہم السلام کو اور ان کی امتوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا حکم موجود ہے۔ ظاہر ہے کہ دنیا میں اس سے بڑھ کر نہ کسی کو رفعت ذکر نصیب ہوئی نہ ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ مسجدوں کے بلند میناروں سے پانچ وقت خدا کے نام کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم گرامی کا اعلان کثرت ذکر کی وہ انتہائی معراج ہے جس کی نظیر دنیا میں موجود نہیں تمام مذاہب عالم اس کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

(۹) شریعت طریقت حقیقت معرفت حضورؐ کے قول و فعل اور اصول کا نام ہے

اللہ تبارک و تعالےٰ کو جس طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی محبوب ہے اسی طرح حضورؐ کے اقوال افعال اعمال اور اصول بھی محبوبؐ مطلوب ہیں۔ اسرار المعانی میں ہے۔

الشریعة اقوالی والطریقة افعالی والمعرفة اعمالی والحقیقة احوالی

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ شریعت میرے اقوال کا نام ہے۔ طریقت میرے افعال کو کہتے ہیں۔ معرفت میرے اعمال ہیں اور حقیقت میرے احوال کا نام ہے۔

(۱۰) حضورؐ تمام انبیاء سے پہلے پیدا ہوئے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میں تمام انبیاء سے پہلے پیدا ہوا ہوں اور سب انبیاء کے بعد خلقت کی طرف مبعوث کیا گیا۔ (ابن ابی حاتم)

(۱۱) میثاق الست میں حضورؐ نے بلٰی سب سے پہلے کہا تھا

سہل بن صالح ہمدانیؒ سے روایت ہے کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علیؑ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء پر مقدم ہیں۔ حالانکہ آپؐ کا ظہور تمام انبیاء کے بعد ہوا؟ ابوجعفرؒ نے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے جس وقت ذریات بنی آدم سے اپنی ربوبیت کا اقرار لیا اور فرمایا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ تو حضور سرور عالمؐ نے سب سے پہلے اس سوال کے جواب میں بلٰی (کیوں نہیں) فرمایا تھا۔

(ابوسہل القطان)

(۱۲) حضور سرور عالمؐ کو کس وقت خلعت نبوت پہنایا گیا

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالمؐ سے دریافت کیا گیا کہ حق تعالیٰ نے حضورؐ کو نبوت کب عطا فرمائی؟ حضورؐ نے فرمایا کہ آدمؑ کی پیدائش اور ان میں روح ڈالے جانے کے درمیان جو زمانہ تھا۔ اس وقت حق تعالیٰ نے مجھے نبوت عطا فرمائی تھی۔ (حاکم)

Marfat.com

(۲۱) حضورؐ کا نام خدا کے نام کے ساتھ عرش اور عالم ملکوت کی ہر چیز پر لکھا ہوا ہے

امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ جس وقت (بہ اقتضائے بشریت) حضرت آدمؑ سے لغزش ہوئی تو انھوں نے خدا تعالیٰ سے عرض کیا "یا الٰہی میں تجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی قسم دیتا ہوں مجھے بخش دے اور مجھ سے جو لغزش سرزد ہوئی ہے معاف فرما دے) اس پر حق سبحانہ تعالیٰ نے آدمؑ سے پوچھا تمھیں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا علم کیونکر ہوا آدمؑ نے عرض کیا کہ جس وقت آپ نے اپنی قدرت سے مجھے پیدا کر کے روح عطا فرمائی۔ اور میں نے سر اٹھا کر دیکھا تو عرش کے ستونوں پر لا الٰہ الا اللہ محمد رّسول اللہ لکھا ہوا نظر آیا۔ میں اسی وقت سمجھ گیا کہ تو نے اپنے نام کے ساتھ جس ذاتِ گرامی کے نام کو شامل کیا ہے۔ وہ یقیناً تیرا مقبول و محبوب ہو گا۔ حق تبارک و تعالیٰ نے فرمایا۔ اے آدم تو نے سچ کہا۔ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ ہوتے تو میں تمھیں پیدا نہ کرتا۔ (طبرانی)

حضرت کعب احبارؓ سے روایت ہے کہ حضرت آدمؑ نے حضرت شیثؑ کو وصیت کی تھی کہ تم جس وقت اللہ کا ذکر کرو اللہ کے نام کے ساتھ ساتھ محمدؐ کا ذکر بھی کرنا۔ میں جس وقت پیدا ہوا تھا۔ میں نے آسمانوں کا طواف کیا۔ میں نے آسمانوں میں کوئی جگہ ایسی نہیں دیکھی جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا نہ ہو۔ پھر جب حق تعالیٰ نے مجھے رہائش کے لئے جنت میں

Marfat.com

بھیجا۔ وہاں ہر محل اور بالا خانہ پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھا ہوا دیکھا۔ حور عین کے سینوں پر اور درختوں کے پتوں پہ اور حجابوں کے اطراف میں اور فرشتوں کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا دیکھا۔ اے میرے فرزند محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کثرت سے کیجیو۔ فرشتے ہمہ وقت آپ کا ذکر پاک کرتے ہیں۔ (ابن عساکر)

(۳۴) جنت کے دروازے پر لا الہ الا اللہ لکھا ہوا ہے

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے ہر دروازے پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔

(ابن عساکر)

(۳۵) حضرتِ آدمؑ کے شانوں کے درمیان محمد رسول اللہ مکتوب تھا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت آدمؑ کے دونوں شانوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین مکتوب تھا۔ (ابن عساکر)

(۳۶) حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی کے نگینہ پر حضورؐ کا نام مکتوب تھا

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی کا نگینہ آسمانی تھا (جو آسمان سے گرا تھا) اس پر یہ نقش تھا۔ انا اللہ لا الہ الا انا محمد عبدی و رسولی۔ (طبرانی)

Marfat.com

(۱۲) حضرت آدم علیہ السلام کے عہد میں اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام ہندوستان میں نازل ہوئے تھے اُن کو وحشت ہوئی تو جبرئیل نے اس طرح اذان دی اللہ اکبر اللہ اکبر اشہد ان لا الہ الا اللہ (دو بار) اشہد ان محمداً رسول اللہ (دو بار) آدم علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کون شخص ہیں۔ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ وہ آپ کے بیٹے اور آخر الانبیا ہیں۔ (ابو نعیم)

(۱۳) حضور کا ذکر ملکوت اعلیٰ میں

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ جس وقت حق تبارک تعالیٰ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان کی تعلیم دینی چاہی تو جبرئیل علیہ السلام ایک براق آپ کے پاس لیکر آئے۔ حضور نے اس پر سوار ہونا چاہا۔ براق نے شوخی کی۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا۔ اے براق شوخی چھوڑ دے۔ خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل و بہتر کوئی خدا کا بندہ تیرا سوار نہیں۔ براق سیدھا سیدھا کھڑا ہو گیا۔ آپ اس پر سوار ہو کر اس حجاب کے قریب پہنچے۔ جو حق سبحانہ وتعالیٰ کے بالکل قریب ہے۔ اسی وقت ایک فرشتہ نے حجاب سے باہر ہو کر اللہ اکبر اللہ اکبر کہا۔ حجاب کے اندر سے آواز آئی۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ انا اکبر انا اکبر۔ اس کے بعد اسی فرشتہ نے دو بار

Marfat.com

اشہد ان لا الہ الا اللہ کہا۔ آواز آئی۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ لا الہ الا انا پھر اسی فرشتہ نے اشہد ان محمد ارسول اللہ کہا۔ آواز آئی۔ میرے بندے نے سچ کہا۔ انا ارسلت محمدا۔ اس کے بعد اسی فرشتے نے حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح کے بعد اللہ اکبر اللہ لا الہ الا اللہ کہا۔ آواز آئی۔ میرے بندہ نے سچ کہا۔ انا اکبر انا اکبر اس کے بعد وہ فرشتہ حضورؐ کا ہاتھ پکڑ کر آگے لے گیا۔ اس وقت اہل سموات میں حضرت آدم و نوح علیہما السلام موجود تھے۔ (بزار)

(۱۷) تمام انبیاء سے عہد لیا گیا کہ وہ حضورؐ پر ایمان لائیں

سُدیؒ سے روایت ہے کہ حضرت نوحؑ کے زمانے سے جو نبی مبعوث ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے عہد لیا کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور آپ کی ضرور مدد کرے۔ اگر آپ کا ظہور ہو اور وہ نبی زندہ ہو ورنہ وہ نبی اپنی قوم سے عہد لے کہ وہ حضور پر ایمان لائے اور وہ آپ کی مدد کرے اگر آپ کا ظہور ہو اور اس نبی کی قوم زندہ ہو۔ (ابن ابی حاتم)

(۱۸) حضورؐ کیلئے حضرت ابراہیمؑ نے دعا کی تھی

حضرت عبادہ بن صامتؓ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے حضور سرورِ عالمؐ سے عرض کیا کہ اپنی ذات مبارک کی کیفیت سے آگاہ فرمائیے۔ حضور نے فرمایا کہ میں اپنے باپ ابراہیمؑ کی دعا ہوں۔ اور جن لوگوں نے میرے پیدا ہونے کی

Marfat.com

بشارت دی تھی اُن میں سب سے آخر حضرت عیسیٰؑ بن مریمؑ ہیں (ابن عساکر)

(۱۱) حق تعالیٰ نے حضرت براہیمؑ کو حضورؐ کی پیدائش کی خبر دی تھی

صحیفۂ ابراہیم علیہ السلام میں ہے کہ جبرئیلؑ نے حضرت ابراہیمؑ سے کہا کہ تمہاری اولاد میں بڑے بڑے خاندان ہوں گے اور ان ہی میں خاتم الانبیاءؐ کا ظہور ہوگا۔ (ابن سعد)

(۱۲) حضرت یعقوبؑ کو خاتم الانبیاءؐ کی بعثت کی بشارت

طبقات ابن سعد میں محمد بن کعب سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوبؑ کو وحی بھیجی کہ میں تمہاری اولاد میں سے بادشاہوں اور نبیوں کو مبعوث کروں گا۔ سب سے آخر میں نبی محمدؐ خاتم الانبیا کا ظہور ہوگا۔ (ابن سعد)

(۱۳) حضرت موسیٰؑ کو حضور سرور انبیاؐ کی پیدائش کی بشارت

ابو امامۃ الباہلیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سرور کائناتؐ سے سُنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ جس وقت سعد بن عدنان کے بیٹوں کی تعداد چالیس ہوگئی . . . .

. . . .

تو انھوں نے حضرت موسیٰؑ کے لشکر کو حملہ کر کے لوٹ لیا۔ حضرت موسیٰؑ نے ان کے لئے بددُعا کی۔ اسی وقت وحی نازل ہوئی کہ ان کے لئے بددعا نہ کرو،

ان کی اولاد میں ایک نبی اُمی، بشیر و نذیر پیدا ہوگا۔ اس کی اُمت مرحومہ ہوگی۔ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ہوگی۔ وہ لوگ ایسے ہوں گے جو تھوڑے رزق پر قناعت کریں گے اور اللہ تعالیٰ ان کے تھوڑے عمل سے راضی ہوگا۔ اور لا الہ الا اللہ کہنے سے جنت میں بھیجدے گا۔ ان کا نبی محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ہے۔ وہ نبی اپنی ہیئت میں متواضع ہوگا۔ حکمت سے کلام کرے گا۔ حلیم ہوگا اور میں اس کو اچھے لوگوں میں پیدا کروں گا۔ (طبرانی)

(۱۴) حضور سرور عالم ؐ کا ذکر کتب سماوی میں

محمد بن حمزہ بن عبد السلام اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر سنی تو میں فوراً ہی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا۔ کیا تم ابن سلام یثرب کے عالم ہو؟ میں نے عرض کی ہاں۔ میں ابن سلام ہوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ میں تم کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں۔ جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت نازل کی۔ تم نے میری تعریف و توصیف توریت میں دیکھی۔ اس پر ابن سلام نے کہا اے محمد اپنے رب کا نسب بیان کرو۔ حضورؐ سنتے ہی کانپنے لگے۔ اسی وقت جبرئیلؑ تشریف لائے اور کہا۔ کہو اے محمد اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفواً احد۔ حضور سرور عالمؐ نے یہ آیت پڑھ کر سنا دی یہ آیت سنتے ہی ابن سلام نے کہا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو غالب کرنے والا ہے۔ حق تعالیٰ آپ کے دین کو

Marfat.com

غلبہ عطا فرمائے گا۔ میں نے آپکی تعریف توریت میں یہ پڑھی ہے یاایھاالنبی انا ارسلناک شاھداً ومبشراً ونذیراً انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا صخاب فی الاسواق ولا یجزئ بالسئیۃ مثلھا ولکن یعفو ویصفح ولن یقبضہ اللہ حتی تستقیم بہ الملۃ المعوجۃ حتی یقولوا لاالہ الا اللہ ویفتح بہ اعینا عمیاء واذانا صما وقلوبا غلفاء (اے نبی ہم نے تجھ کو گواہ، بشارت دینے والا اور امت کو ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ تو میرا نبی اور رسول ہے۔ میں نے تیرا نام متوکل رکھا ہے۔ وہ نبی بد خلق نہیں۔ سخت مزاج نہیں۔ بازاروں میں شوروغل کرنے والا نہیں۔ وہ نبی برائی کا بدلہ برائی سے نہ دے گا۔ لیکن برائی کرنے والے سے عفو اور درگزر کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس کی روح قبض نہ کرے گا جب تک کہ اس کے سبب ملت کج سیدھی نہ ہو جائے اور لوگ لا الہ الا اللہ کے قائل نہ ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ نابینا آنکھوں کو کھول دے گا۔ وہ حق کو دیکھیں گے اور بہرے کانوں کو کھول دے گا وہ حق کو سنیں گے اور جن دلوں پر غفلت کے پردے پڑ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ وہ پردے اٹھا دے گا تاکہ حق بات ان کے دلوں میں پہنچ جائے۔) (ابن عساکر)

سہل مولیٰ غیثمہ اہل مریس میں نصرانی المذہب تھا۔ وہ یتیم تھا اور اس کی پرورش اس کا چچا کیا کرتا تھا۔ اس کا بیان ہے کہ میں ایک روز انجیل پڑھ رہا تھا۔ پڑھتے پڑھتے ایک ورق گوند سے چپکا ہوا ملا۔ میں نے اس ورق کو کھولا اس میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت مذکور تھی۔ اس میں لکھا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

۱۲۰۸۷

Marfat.com

نہ کوتاہ قد ہیں نہ دراز قد۔ اُن کا رنگ گورا ہوگا۔ ان کے سر کے بالوں کی دو مینڈیاں ہوں گی۔ اُن کے دونوں شانوں کے درمیان مہر ہوگی۔ عام طور پر احتبا کی حالت میں بیٹھیں گے۔ صدقے کو قبول نہ کریں گے۔ گدھے اور اونٹ کی سواری کریں گے۔ بکری کا دودھ اپنے ہاتھ سے نکالیں گے۔ پیوند لگا کرتہ پہنیں گے۔ جو شخص ایسے معمولی کام کرے گا۔ وہ کبر سے خالی ہوگا۔ آپ یہ سب کام کریں گے۔ آپ اسمٰعیل علیہ السلام کی ذریت سے ہوں گے۔ آپ کا نام احمد ہوگا۔ سہل کہتے ہیں کہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر یہیں تک پڑھ پایا تھا کہ میرا چچا آگیا اور اس نے وہ چپکا ہوا ورقہ کھلا دیکھ کر مجھے خوب زدوکوب کیا اور کہا تو نے یہ ورق کھول کر کیوں پڑھا۔ میں نے جواب دیا۔ اس ورق میں نبی احمد کی توصیف تھی۔ چچا نے جواب دیا کہ وہ نبی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئے۔ (ابن سعد)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت کعب احبارؓ سے پوچھا کہ تمھاری توریت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کیا صفت مذکور ہے۔ حضرت کعب نے جواب دیا۔ توریت میں مذکور ہے کہ محمد بن عبد اللہ مکہ میں پیدا ہوگا۔ طیبہ کی طرف ہجرت کرے گا اور اس کا ملک شام میں ہوگا الخ (دارمی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی توصیف انجیل میں اس طرح مذکور ہے کہ وہ نہ بد خلق ہیں نہ سخت مزاج ہیں نہ بازاروں میں شور وغل کرنے والے ہیں اور وہ برائی کا بدلہ برائی سے نہیں

Marfat.com

دیتے۔ عفو اور درگذر سے کام لیتے ہیں۔ (ابن سعد)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس وحی بھیجی کہ جو شخص احمد سے منکر ہوگا اور مجھ سے ملے گا۔ میں اسے دوزخ میں داخل کروں گا موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا۔ یا الٰہی احمد کون ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے احمد سے زیادہ افضل و اشرف مخلوقات میں پیدا نہیں کیا۔ میں نے زمین آسمان کی پیدائش سے پہلے ہی احمد کا نام اپنے نام کے ساتھ عرش پر لکھدیا تھا۔ جب تک احمد اور احمد کی امت جنت میں داخل نہ ہوگی۔ جنت میری مخلوق پر حرام ہے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی احمد کی امت کون لوگ ہیں اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بہت زیادہ حمد کرنے والے لوگ ہیں۔ بلند جگہ پر چڑھتے اور اترتے وقت اور ہر حال میں میری حمد کریں گے۔ وہ اپنی کمر باندھیں گے۔ اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو پاک (وضو) کریں گے۔ دن میں روزے سے رہیں گے۔ رات بھر عبادت میں مشغول رہیں گے۔ میں ان لوگوں کا تھوڑا سا عمل بھی قبول کر لوں گا اور لا الہ الا اللہ کی شہادت سے جنت میں داخل کروں گا۔ یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی اس امت کا نبی مجھے مقرر فرما دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس امت کا نبی اسی امت میں سے ہوگا۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا یا الٰہی تو پھر مجھے اس نبی کا امتی بنا دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اے موسیٰ تم اس نبی سے پہلے ہو۔ وہ نبی آخر میں پیدا ہوگا۔ آخرت میں تم دونوں کی باہمی ملاقات ہوگی۔

(ابو نعیم)

Marfat.com

حضرت وہب بن منبہ رضؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ پر وحی نازل کی۔ اے داؤد! تیرے بعد ایک نبی آئے گا۔ اس کا نام احمد اور محمد ہے۔ وہ نبی صادق ہے میں کبھی اس پر غصہ نہ کروں گا۔ وہ کبھی میری نافرمانی نہ کرے گا۔ میں نے اسکے گلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے۔ اس کی امت مرحومہ امت ہے۔ میں نے ان لوگوں کو نوافل کا وہ ثواب عطا کیا ہے۔ جو انبیاءؑ کو عطا کیا گیا ہے اور میں نے ان پر وہ فرائض عائد کئے ہیں جو انبیاء علیہم السلام پر فرض تھے۔ وہ لوگ قیامت کے دن ایسی حالت میں میرے پاس آئیں گے کہ ان کا نور انبیاءؑ کے نور کے مثل ہوگا اور وہ نور اس لئے نمایاں ہوگا کہ میں نے ہر نماز کے لئے طہارت ان پر فرض کی ہے۔ جیسے انبیاءؑ پر طہارت فرض تھی۔ میں نے ان کو جنابت سے غسل کرنے کا حکم دیا ہے۔ جس طرح انبیاءؑ اس کے مامور تھے۔ میں نے ان پر حج فرض کیا ہے جس طرح انبیاءؑ پر حج فرض تھا۔ ان کو میں نے جہاد کا حکم دیا ہے۔ جس طرح انبیاءؑ پر جہاد فرض تھا۔ اے داؤد میں نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کی امت کو کل امتوں پر فضیلت عطا کی ہے۔ الخ (بیہقی)

(۱۵) حضورؐ کے اسم گرامی کی تعظیم سے ایک گنہگار اسرائیلی کی بخشش

حضرت وہب بن منبہ رضؓ سے روایت ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص نہایت نافرمان اور بدکردار تھا۔ اس شخص نے دو سو برس تک خدا کی نافرمانی کی تھی۔ جب وہ مرا تو لوگوں نے اس کو اٹھا کر کوڑے پر پھینک دیا۔ اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی نازل کی۔ جاؤ اور اس کی نماز جنازہ پڑھو۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی۔ خداوندا اس شخص نے تیری نافرمانی دوسو سال تک کی ہے۔ حکم ہوا۔ ہاں وہ تو ایسا ہی تھا۔ مگر وہ جب توریت کو کھول کر محمد کے اسم مبارک کو دیکھتا تو اس کو بوسہ دیتا تھا۔ آنکھوں پر رکھتا تھا اور آپ پر درود بھیجا کرتا تھا۔ مجھے اس کا یہ فعل پسند تھا۔ میں نے اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے اور اس کو ستر حوریں عطا کر دیں۔ (ابونعیم)

(۱۶) توریت میں مدینہ طیّبہ کا ذکر

حضرت کعب رضؓ سے روایت ہے کہ توریت میں مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مدینہ سے یوں خطاب فرمایا۔ یاطیبہ طابہ یامسکینہ تو خزانوں کو نہ قبول کیجئے میں تیری سطحوں کو قریوں کی سطحوں پر بلندی عطا کروں گا یعنی ہزار مرتبہ بلند کروں گا۔

قاسم بن محمد کی روایت میں ہے کہ توریت میں مدینہ طیبہ کے چالیس نام مذکور ہیں۔ (اخبار المدینہ)

(۱۷) حضور سرورِ عالمؐ کے مبعوث ہونیکی خبر یہود اور رہبانوں نے دی

کسی شخص نے حضرت سلمان فارسی رضؓ سے دریافت کیا کہ تمھارے اسلام لانے کا واقعہ کیا ہے تو انھوں نے بیان کیا کہ میرا بڑا بھائی مالدار آدمی تھا۔ اس کا معمول تھا کہ جب اس کی مجلس کے لوگ منتشر ہو جاتے تو وہ

Marfat.com

مے اپنے منہ پر ڈھاٹا باندھ کر گھر سے نکل کر پہاڑ پر چلا جاتا۔ ایک روز میں نے اس سے کہا تو مجھے اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جاتا تو اس نے جواب دیا تو ابھی لڑکا ہے۔ ایسا نہ ہو تیری زبان سے کوئی بات نکل جائے۔ میں نے کہا۔ ڈر کی کوئی بات نہیں۔ بڑے بھائی نے کہا کہ اس پہاڑ میں کچھ ایسے لوگ ہیں جو ہر وقت عبادت الہٰی میں مشغول رہتے ہیں۔ آخرت کو یاد کرتے ہیں اور ہماری نسبت اس وجہ سے کہ ہم آگ کی پرستش کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے کہ ہم غلط مذہب کے پیرو ہیں۔ میں نے کہا تو پھر تم مجھے ان کے پاس لے چلو۔ بڑے بھائی نے جواب دیا۔ اچھا لیکن میں پہلے ان سے اجازت لے آؤں۔ اجازت مل گئی میں نے وہاں پہنچکر دیکھا کہ چھ یا سات آدمی بیٹھے ہوئے ہیں۔ کثرت عبادت و ریاضت سے سوکھ کر ہڈی کی مالا بنے ہوئے ہیں۔ دن بھر روزے سے رہتے ہیں اور رات اللہ اللہ میں گزار دیتے ہیں۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ان لوگوں نے خدا کی حمد و ثنا کے بعد انبیائے سابقین کے حالات بیان کئے اور مجھ سے ازراہ نصیحت کہا کہ آتش پرستی سراسر کفر و ضلالت ہے جو لوگ آتش پرستی کرتے ہیں ان سے خدا راضی نہ ہوگا۔ آتش پرستوں کا کوئی دین و مذہب نہیں۔ یہ نصیحت سُن کر میں واپس چلا آیا۔ دوسرے دن پھر گیا تو ان لوگوں نے مجھے پھر نصیحت کی۔ مجھے ان لوگوں کی بات پسند آگئی اور میں ان کی صحبت میں رہنے لگا۔ ان لوگوں نے مجھ سے کہا۔ سلمان تو لڑکا ہے۔ تجھ میں اتنی طاقت نہیں کہ ہماری برابر عبادت کر سکے۔ بس تیرے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ نماز پڑھ لیا کر۔ باقی اوقات کھاؤ پیو۔ آرام کرو۔

Marfat.com

اتفاق کی بات ہے کہ بادشاہ کو ان عابدوں کے حالات کی اطلاع ہو گئی اس نے فوراً شہر کی حدود سے باہر نکل جانے کا حکم صادر کیا۔ وہ لوگ مجبوراً وہاں سے موصل روانہ ہو گئے۔ میں بھی ان کے ساتھ ساتھ رہا۔ الغرض جب یہ لوگ موصل پہنچے تو لوگوں نے ان کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ کچھ دیر بعد ایک شخص غار میں سے نکل کر آیا۔ لوگوں نے اس کی بہت تعظیم و تکریم کی۔ اس شخص نے ہمارے قافلے کے لوگوں سے دریافت کیا۔ تم لوگ کہاں تھے؟ ان لوگوں نے جواب دیا۔ پھر میرے متعلق دریافت کیا یہ لڑکا کون ہے؟ جواب دیا یہ لڑکا ہمارا خاص پرستار ہے۔ اس کے بعد اس شخص نے خدا کی حمد و ثنا بیان کرنے کے بعد انبیاء علیہم السلام کے حالات بیان کئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات پر چلنے اور کار بند ہونے کی تلقین کی۔ وعظ و نصیحت کے بعد جب وہ شخص اٹھا تو میں بھی کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ آپ مجھے اپنی خدمت میں قبول کیجئے۔ اس مردِ عابد نے جواب دیا۔ بیٹا تم بچے ہو۔ تم میں اتنی طاقت کہاں کہ میرے ساتھ عبادت کر سکو۔ میں اپنے غار سے ایک ہفتہ کے بعد اتوار کو نکلا کرتا ہوں۔ میں نے کہا جو کچھ بھی ہو۔ میں آپ کے ساتھ ہی رہوں گا۔ وہ چپ ہو گیا اور میں اس کے پیچھے پیچھے چلدیا۔ غار میں پہنچکر وہ نماز میں مشغول ہو گیا اور آئندہ اتوار تک شب و روز نماز میں مشغول رہا۔ کسی وقت میں نے اس کو نہ کھاتے پیتے دیکھا۔ نہ آرام کرتے اتوار کی صبح کو ہم دونوں غار سے باہر نکلے۔ باہر آکر اس نے حسب معمول لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور اس کے بعد غار کی طرف واپس آگیا۔ اسی طرح میں اس کے ساتھ ایک مدت تک رہتا رہا۔ ایک اتوار کو اس نے وعظ بیان کرتے ہوئے

Marfat.com

کہا کہ میری عمر بہت ہو گئی ہے۔ اب میری ہڈیوں میں چلنے پھرنے کی طاقت نہیں رہی۔
موت کا وقت قریب آگیا ہے۔ ایک مدت سے بیت المقدس میں حاضری کی تمنا ہے
مجھے وہاں پہنچنا ضرور ہے۔ میں نے عرض کیا۔ میں آپ کے ساتھ ضرور چلوں گا۔ الغرض
ہم دونوں بیت المقدس پہنچ گئے۔ مرد عابد حسب معمول عبادت میں مشغول ہو گیا۔

اس مرد عابد نے باتوں باتوں میں مجھ سے بتایا اے سلمان! اللہ تعالےٰ
عنقریب تہامہ میں ایک نبی پیدا کرنے والا ہے۔ اس کا نام احمد ہوگا اور اس نبی
کی علامت یہ ہے کہ وہ صدقہ نہ کھائے گا۔ اس کے دونوں شانوں کے درمیان
مہر نبوت ہوگی۔ اور اس کے ظہور کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ میں تو پاؤں گور میں
لٹکائے بیٹھا ہوں۔ اگر تیری زندگی میں اس نبی کا ظہور ہو تو اس کی نبوت کی
تصدیق کرنا اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنا۔ میں نے عرض کیا کہ اگر اس نبی نے تمہارا
مذہب اور طریقہ ترک کرنے کو کہا تو پھر؟ مرد عابد نے جواب دیا۔ ہاں خواہ وہ
میرا دین ترک کرنے کو کیوں نہ کہے۔

اس کے بعد وہ مرد عابد بیت المقدس سے باہر نکلا۔ دروازے پر ایک
لنجا آدمی بیٹھا ہوا ملا۔ اس لنجے نے مرد عابد سے کہا کہ اپنا ہاتھ مجھے دے۔ مرد عابد
نے اپنا ہاتھ اس کے آگے کر دیا۔ مرد عابد نے کہا۔ بسم اللہ کھڑا ہو جا۔ وہ فوراً
کھڑا ہو گیا۔ مرد عابد تو ایک طرف کو چلدیا۔ اور اس لنجے نے مجھ سے کہا کہ یہ
میرے کپڑے میرے سر پر رکھ دے۔ میں نے اٹھا کر رکھ دیئے۔ یہ بھی چلدیا۔
اتنی دیر میں وہ مرد عابد نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ میں اس کی تلاش میں نکلا۔
لوگوں سے دریافت کرتا رہا۔ یہی جواب ملتا رہا۔ تیرے آگے آگے جا رہا ہے۔

اسی جستجو میں مجھے قبیلہ بنی کلب کا ایک قافلہ ملا۔ اس قافلہ والوں سے میں نے اس مرد عابد کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے مجھے پکڑ کر اونٹ پر بیٹھا لیا اور اپنے ساتھ شہر میں لاکر فروخت کر دیا۔ ایک انصاری عورت نے مجھے خرید کر باغ کی خدمت پر مامور کر دیا۔

ایک روز حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ادھر تشریف لائے۔ حضورؐ کے ساتھ بہت سے آدمی تھے۔ میں کچھ کھجوریں لے کر حاضر خدمت ہوا۔ آپ کے سامنے رکھیں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا یہ کھجوریں کیسی ہیں؟ میں نے عرض کیا۔ یہ صدقہ ہے۔ تو آپ نے اصحاب سے فرمایا۔ تو تم کھاؤ اور خود نوش نہ فرمائی۔ اسی طرح ایک دوسرے موقع پر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کھجوریں پیش کیں۔ فرمایا۔ یہ کھجوریں کیسی ہیں؟ عرض کیا۔ ہدیہ ہے۔ حضورؐ نے بسم اللہ کہہ کر خود بھی نوش فرمائیں اور اصحاب کو بھی مرحمت کیں۔

یہ نشانی دیکھ کر مجھے یقین ہو گیا کہ آپ ہی نبی برحق ہیں جن کے بارے میں اس مرد عابد نے مجھ سے وصیت کی تھی۔ میں نے بے تابانہ انداز میں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارد گرد پھرنے لگا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سمجھ گئے۔ آپ نے قمیص مبارک کا گریبان ڈھیلا کر دیا۔ مہر نبوت نظر آ گئی۔ اس کے بعد میں آپ کے سامنے آکر بیٹھ گیا اور آپؐ کی نبوت کا اقرار کر لیا۔

اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وانک لرسول اللّٰہ

(حاکم و بیہقی)

Marfat.com

(۱۸) یہودی حضورؐ کے توسل سے خدا سے امداد مانگا کرتے تھے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ خیبر کے یہودیوں کی لڑائی بنی غطفان سے ہوئی۔ مقابلہ ہوا تو خیبر کے یہودیوں کو شکست ہوئی اور انھوں نے خدا سے اس طرح دعا مانگی۔ اللھم انا نسئلک بحق محمد النبی الامی الذی وعدتنا ان تخرجہ لنا فی آخر الزمان الا نصرتنا علیھم (اے اللہ ہم تجھ سے بحق محمدؐ نبی امی چاہتے ہیں کہ بنی غطفان پر تو ہم کو نصرت عطا فرما۔ محمد وہ نبی امی ہے جس کے متعلق تونے وعدہ کیا ہے کہ آخر زمانہ میں اس کا ظہور ہوگا تو ہمیں ان پر نصرت عطا فرما) حق تبارک و تعالیٰ نے اس دعا کی برکت سے ان کو نصرت عطا فرمائی۔ اس کے بعد جب بھی کبھی دشمنوں سے مقابلہ ہوتا اسی دُعا کی برکت سے یہودی بنی غطفان کو بھگا دیتے تھے۔ (حاکم)

(۱۹) اہل عرب نبوت کی طمع میں لڑکوں کا نام محمدؐ رکھتے تھے

حضرت سعید بن المسیبؓ سے روایت ہے کہ اہل عرب اہل کتاب اور کاہنوں سے سُنا کرتے تھے کہ ایک نبی عرب سے مبعوث ہوگا۔ اس کا نام محمدؐ ہوگا۔ عرب کے جس جس آدمی نے یہ خبر سُنی اس نے نبوت کی طمع میں اپنے بیٹے کا نام محمد رکھا۔ (ابن سعد)

(۲۰) بخت نصر کا خواب

حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ ایک روز بخت نصر (بادشاہ

Marfat.com

نے خواب دیکھا جس سے پریشان ہو گیا۔ مگر بھول گیا۔ کاہنوں اور جادو گروں کو بلا کر پوچھا۔ انھوں نے کہا۔ جب تک خواب بیان نہ کرو گے۔ تعبیر کیا بیان کر سکیں گے۔ بخت نصر نے دانیال علیہ السلام کو بلا کر خواب کا حال بیان کیا۔ دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ تو نے خواب میں ایک اتنا بڑا بت دیکھا ہے۔ جس کا سر آسمان میں اور پاؤں زمین میں ہے۔ اس کا اعلیٰ حصہ سونے کا اور درمیانی چاندی کا اور نچلا حصہ تانبے کا ہے۔ اس کی دونوں پنڈلیاں لوہے کی اور دونوں پاؤں مٹی کے ہیں تو اس کی جسامت، حسن وصنعت کو دیکھ کر متعجب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے ایک پتھر پھینکا جو اس کے سر پر آکر گرا۔ جس سے اس کا ایک ایک حصہ پاش پاش ہو گیا۔ اور سونا چاندی۔ تانبا اور مٹی مخلوط ہو گئے اور وہ پتھر جو آسمان سے گرا تھا بڑھتے بڑھتے اتنا بڑا ہو گیا کہ وہ روئے زمین پر محیط ہو گیا۔ بخت نصر نے کہا۔ بیشک یہی خواب میں نے دیکھا تھا آپ اس خواب کی تعبیر بیان فرمائیں۔ دانیال علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ بت جو تجھے خواب میں نظر آیا۔ مختلف امتیں ہیں جو شروع، درمیانی اور آخری زمانہ میں پیدا ہوں گی اور وہ پتھر جو آسمان سے اس بت پر پھینکا گیا وہ اللہ تعالیٰ کا دین ہے جو آخر زمانہ کی امتوں کو عطا جائے گا وہ دین تمام امتوں پر غالب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ اس دین کے ذریعہ تمام امتوں اور مذاہب کو خوار و پامال کر دے گا۔ وہ دین روئے زمین پر غالب رہے گا۔

(ابو نعیم)

Marfat.com

(۲۱) حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کا خواب

حضرت کعب رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ بغرض تجارت ملک شام گئے تو وہاں آپ نے خواب دیکھا۔ حضرت صدیق اکبر نے وہ خواب بحیرا راہب سے بیان کیا۔ بحیرا نے دریافت کیا۔ آپ کہاں کے باشندے ہیں؟ حضرت صدیق رضؓ نے جواب دیا۔ مکہ کا رہنے والا ہوں۔ بحیرا نے پوچھا۔ کس قبیلہ سے تعلق رکھتے ہو؟ حضرت صدیق نے کہا۔ قریش سے۔ پھر دریافت کیا تم کام کیا کرتے ہو؟ حضرت صدیق نے جواب دیا۔ تجارت۔ یہ سب باتیں دریافت کرکے بحیرا نے جواب دیا۔ اللہ تعالےٰ تمہارے خواب کو سچا کرے۔ ایک نبی تمہاری قوم میں مبعوث ہونے والا ہے۔ تم اس نبی کے وزیر ہوگے اور ان کی وفات کے بعد اس کے جانشین بنوگے۔ حضرت صدیق اکبر رضؓ نے اس خواب کا ذکر کسی سے نہ کیا۔ یہاں تک کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نبوت کا اعلان کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضور سرور عالمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضورؐ سے کہا۔ اے محمدؐ جس چیز کا آپ نے دعویٰ کیا ہے اس کی کیا دلیل و سند ہے۔ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا کہ جو خواب تم نے شام میں دیکھا تھا وہ اس کی دلیل ہے۔ یہ سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضؓ حضورؐ سے بغلگیر ہوئے اور دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہا میں شہادت دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے رسول ہیں۔

(ابن عساکر فی تاریخ دمشق)

(۲۲) ایک درخت کی شاخ نے حضورؐ کی نبوت کی شہادت دی

کسی شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے دریافت کیا کہ تم نے اسلام لانے سے پیشتر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی کوئی علامت و نشانی بھی مشاہدہ کی ؟ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے جواب دیا۔ بے شک۔ میں ایام جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا ہوا تھا۔ یکایک ایک درخت کی شاخ جھک کر میرے قریب آگئی۔ میں اس کو دیکھنے لگا۔ میں کہہ رہا تھا یہ کیا معاملہ ہے۔ اتنے میں وہ شاخ جھکتی جھکتی میرے سر کے بالکل قریب آگئی۔ مجھے اندرون شاخ سے آواز سنائی دی کہ فلاں وقت ایک نبی خروج کرے گا۔ تجھے اس نبی کے ساتھ اسعد الناس بن کر رہنا چاہیے۔ (ابن عساکر)

(۲۳) اصحاب رسولؐ کا ذکر کتب سماوی میں اور ان کو زمین کی حکومت ملنے کی بشارت

ابن ابی حاتم نے اپنی تفسیر میں اس آیت کی تفسیر میں (ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون) حضرت ابن عباس رضؓ سے روایت کی ہے کہ اللہ جل شانہٗ نے توریت۔ زبور اور اپنے علم سابق میں زمین و آسمان کی پیدائش سے پہلے یہ خبر دی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت زمین کی وارث ہو گی۔

(ابن ابی حاتم)

Marfat.com

۲۴) زبور میں اصحاب رسولؐ کی وراثت ارض کی بشارت

حضرت ابوالدرداءؓ سے روایت ہے کہ زبور میں ایک سو پچاس سورتیں ہیں۔ ...ھی سورت میں یہ خبر مذکور ہے۔

"اے داؤد! جو بات میں کہتا ہوں تم اس کو سن لو اور سلیمانؑ کو حکم دو کہ وہ ...گوں سے کہہ دے کہ ان کے بعد میں زمین کا مالک ہوں۔ محمدؐ اور اس کی اُمت ...میں اس زمین کا وارث بناؤں گا۔" (ابن ابی حاتم)

(۲۵) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حلیہ کتب سابقہ میں

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضرت ابوبکر صدیقؓ ...نے مجھ سے بیان کیا کہ میں حضور سرورِ عالم کی بعثت سے پہلے ایک بار یمن گیا اور قبیلہ ازد کے ایک بہت بڑے عالم کے پاس جس کی عمر ۳۹۰ سال تھی قیام کیا۔ اس عالم نے مجھ سے کہا میرا خیال ہے کہ تم حرم کے باشندہ ہو۔ میں نے کہا۔ بے شک۔ پھر کہا تم قریشی معلوم ہوتے ہو۔ میں نے کہا۔ ہاں میں قریشی ہوں۔ اس عالم نے کہا۔ ایک علامت تمھاری دیکھنی باقی رہ گئی ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون سی علامت ہے۔ شیخ نے کہا اچھا اپنا پیٹ کھولو۔ میں نے کہا۔ کس لئے؟ شیخ نے جواب دیا کہ سچے علم میں یہ بات موجود ہے کہ ایک نبی حرم محترم میں مبعوث ہوگا۔ ایک جوان اور ادھیڑ عمر اس کا معین و مددگار ہوگا اور دشمنوں کے نرغہ اور اژدحام کے وقت اس کی مدد کرے گا۔ وہ نوجوان

گورے رنگ کا۔ چھریرے بدن کا ہوگا۔ اس کے پیٹ پر ایک تل اور اس کی
بائیں ران پر ایک نشانی ہوگی۔ اگر کوئی حرج نہ ہو تو مجھے اپنا پیٹ کھول کر
دکھا دو۔ مجھے تم میں جو اوصاف نظر آرہے ہیں۔ میں ان کی تکمیل چاہتا ہوں
جو چیز مجھ سے مخفی رہے گی وہ مجھ سے مخفی ہی رہے گی۔ حضرت ابو بکر صدیق
فرماتے ہیں کہ میں نے اسی وقت اپنا پیٹ کھول دیا۔ اس شیخ نے میری ناف کے
اوپر ایک سیاہ تل دیکھ کر کہا۔ قسم ہے رب کعبہ کی تم ہی وہ شخص ہو۔ (ابن عساکر)

(۲۶) حضرت عمر فاروقؓ کا حلیہ کتب سماوی میں

حضرت ابو عبیدہؓ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضور صلی اللہ
علیہ وسلم کے زمانے میں گھوڑا دوڑایا۔ اسی دوران میں آپ کی ران قبا کے نیچے
سے کھل گئی۔ اہل نجران کے ایک مرد بزرگ نے آپ کی ران کا تل دیکھ کر کہا
یہی وہ شخص ہے جس کا ذکر ہماری کتابوں میں موجود ہے۔ یہ شخص ہمیں ہمارے
شہروں سے نکال دے گا۔ (ابن سعد)

(۲۷) حضرت عمر فاروقؓ کے ہاتھ پر فتوحات کی بشارت

ابی شعیب بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطابؓ مقام جابیہ
میں فروکش تھے کہ حضرت خالدؓ بن الولید بیت المقدس کی طرف آئے۔ جابیہ
والوں نے ان سے پوچھا۔ تمہارا کیا نام ہے؟ انھوں نے جواب دیا۔ خالدؓ
الولید۔ پھر ان لوگوں نے دریافت کیا کہ تمہارے افسر اعلیٰ کا کیا نام ہے

ہوں نے جواب دیا۔ عمرؓ بن الخطابؓ۔ ان لوگوں نے کہا کہ ہمارے سامنے اُن کی صفت بیان کرو۔ حضرت خالدؓ بن ولیدؓ نے صفت بیان کی۔ اہل جابیہ نے کہا کہ یہ شہر تم سے فتح نہ ہوگا۔ یہ شہر حضرت عمرؓ بن الخطاب ہی فتح کریں گے۔ ہماری کتابوں میں اس کی تفصیل موجود ہے کہ اس شہر کا فاتح کون ہے۔ ہمیں اس فاتح کا حلیہ بھی معلوم ہے۔ ہماری کتابوں میں مذکور ہے کہ قیساریہ بیت المقدس سے پہلے فتح ہوگا۔ اس لئے تم لوگ یہاں سے چلے جاؤ اور قیساریہ فتح کرکے اپنے امیر کو ساتھ لے کر آجاؤ۔ (ابن عساکر)

(۲۸) حضرت عمر فاروقؓ کی توصیف توریت میں

مغیث الاوزاعی سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت کعبؓ سے پوچھا کہ توریت میں میری کیا کیا صفت مذکور ہے۔ حضرت کعبؓ نے بیان کیا کہ توریت میں آپ کی توصیف اس طرح مذکور ہے کہ وہ خلیفہ لوہے کا قرن ہے اور نہایت شدید امیر ہے۔ اللہ کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پروا نہ کرے گا۔ اس کے بعد ایک خلیفہ ہوگا۔ اس کو اُمت قتل کر دے گی۔ اس کے بعد بلا واقع ہوگی۔ (طبرانی)

(۲۹) حضورؐ کی وفات کے بعد خلفائے اربعہ کی خلافت کی پیشین گوئیاں

ابوالقاسم بغوی نے سعید بن عبدالعزیز سے تخریج کی ہے کہ جب رسول اللہؐ

نے وفات پائی تو صاحب قربات حمیری (جو ایک زبردست عالم تھا) سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کون ان کا جانشین ہوگا۔ اس نے جواب دیا۔ امین (یعنی ابوبکر صدیق ہوں گے) اس کے بعد پوچھا گیا۔ کون شخص قائم مقام ہوگا۔ اس نے جواب دیا۔ قرن حدید یعنی عمر فاروق پھر اس سے پوچھا گیا۔ ان کے بعد کون ہوگا۔ اس نے جواب دیا۔ ازہر یعنی عثمان ہوں گے۔ اس کے بعد پھر اس سے پوچھا گیا۔ ان کے بعد کون ہوگا۔ اس نے جواب دیا۔ (وضاح منصور) یعنی معاویہ ہوں گے۔ (ابوالقاسم)

(۳۰) حضورؐ کی بعثت سے پہلے کاہنوں کی پیشنگوئیاں

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے ان سے آ کر کہا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ سطیح کاہن کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ کیا آپ کا یہ خیال ہے کہ آدمؑ کی اولاد میں اللہ تعالیٰ نے کسی کو سطیح کے مشابہ پیدا نہیں کیا حضرت ابن عباسؓ نے کہا۔ ہاں ہے تو یہی بات۔ اللہ تعالیٰ نے سطیح کاہن کو ایسا پیدا کیا تھا جیسا گوشت کا لوتھڑا۔ بے حس و حرکت تھا۔ لوگ اس کو تختہ پر ڈال کر ادھر سے ادھر لے جاتے تھے۔ سطیح کے جسم میں نہ ہڈی تھی نہ پٹھا۔ صرف کھوپڑی۔ گردن اور دو ہتھیلیاں تھیں۔ لوگ اس کو پیروں کی طرف سے گردن کی طرف اس طرح لپیٹ دیتے تھے۔ جیسے کپڑا لپیٹ دیا جاتا ہے۔ سطیح کے جسم کا کوئی حصہ سوائے زبان کے متحرک نہ تھا۔ ایک مرتبہ وہ مکہ معظمہ آ لوگ اس کو تختہ پر ڈال کر لائے۔ قریش کے لوگ اس سے ملنے آئے اور اس

عرض کیا کہ ہمارے زمانہ میں اور اس کے بعد جو کچھ ہونے والا ہے اگر اس کا تمھیں علم ہو تو ہمیں بتاؤ۔ سطیح نے جواب دیا۔ اے گروہِ عرب تم بے علم اور کم فہم ہو تمھارے بعد ایسے لوگ پیدا ہونے والے ہیں جو طرح طرح کے علم حاصل کریں گے۔ بتوں کو توڑ ڈالیں گے۔ روم تک پہنچیں گے۔ اہل عجم کو قتل کریں گے غنیمت طلب کریں گے۔ اہل عرب نے سوال کیا۔ وہ لوگ کس قوم اور قبیلہ سے ہوں گے؟ سطیح نے جواب دیا کہ وہ تمھارے ہی پسماندہ ہوں گے۔ وہ شیطان کی عبادت چھوڑ دیں گے۔ بتوں کو توڑ دیں گے اور خدائے رحمان کی پرستش کریں گے۔ اہل عرب نے دریافت کیا کہ وہ لوگ کس کی نسل سے ہوں گے: سطیح نے قسم کھا کر کہا کہ وہ بنی عبد شمس اور عبد مناف کی نسل سے ہوں گے۔ اہل عرب نے سوال کیا کہ ان لوگوں کا کس شہر میں ظہور ہوگا؟ سطیح نے جواب دیا اسی شہر میں۔ اسی شہر میں ایک نبی ہدایت یافتہ ظاہر ہوگا۔ لوگوں کو ہدایت کی طرف بلائے گا۔ پتھروں کو چھوڑ دے گا۔ پتھروں کی عبادت سے بری ہوگی اور اس رب کی عبادت کرے گا۔ جو احد اور واحد ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس کی وفات ایسے حال میں ہوگی کہ وہ محمود ہوگا۔ وہ نبی زمین سے مفقود ہو جائے گا۔ آسمان میں اس کے پاس فرشتے حاضر رہیں گے۔ اس نبی کی وفات کے بعد اس کا جانشین وہ صدیق ہوگا کہ وہ جب وقت حکم دے گا صداقت اور راستی کا مجسمہ ہوگا۔ مخلوق کے حقوق ادا کرنے میں نہ سختی برتے گا نہ نرمی۔ اس کے بعد پھر وہ شخص اس کا قائم مقام ہوگا جو صاحب استقامت اور تجربہ کار ہوگا۔ مہمانوں کی حق مہمانی ادا کرے گا۔ عدالت کو محکم

Marfat.com

کرے گا۔ اس کے بعد ان کا جانشین وہ مردہ زرہ پوش ہوگا جو اپنے کام میں ماہر اور آزمودہ کار ہوگا۔ اس کے پاس لوگ گروہ در گروہ جمع ہوں گے لوگ اس کو نقمت اور غضب سے قتل کریں گے۔ دانشمند اور بزرگ لوگ اس کا خون کا بدلہ لینے کے لئے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان کا جانشین وہ ناصر ہوگا جس کی رائے ایک مکر کرنے والے کی رائے کے ساتھ خلط ملط ہو جائے گی۔ اس کے بعد سلطنت اور خلافت کا والی اس کا بیٹا ہوگا اور اپنے باپ کی پوری دولت پر قابض ہو جائے۔ لوگ اس کی تعریف بہت کم کریں گے۔ وہ لوگوں سے مال لیکر خود کھائے گا اور اپنے بعد آنے والے کے لئے خزانہ کی شکل میں چھوڑے گا۔ اس کے بعد بادشاہی کا دور دورہ ہوگا۔

(ابونعیم)

(۳۱) قدیم پتھروں پر حضورؐ کا اسم گرامی نقش تھا

سلیمان راوی ہیں کہ حضرت عمرؓ بن الخطابؓ نے حضرت کعبؓ سے کہا کہ حضورؐ کے جو فضائل آپ کی پیدائش سے پیشتر وقوع میں آئے۔ آپ ہمیں بتلائیے حضرت کعبؓ نے کہا اے امیر المومنین میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہؑ کو ایک پتھر ملا تھا۔ اس پر چار سطریں لکھی ہوئی تھیں۔

(پہلی سطر) میں لکھا ہوا تھا۔ انا اللہ لا الہ الا انا فاعبدنی (اللہ میں ہی ہوں۔ میرے سوا کوئی معبود نہیں۔ میری ہی عبادت کرو)

(دوسری سطر) میں تھا۔ انی انا اللہ لا الہ الا انا محمد رسولی طوبی

لمن آمن وتبعہ (بلاشبہ میں ہی خدا ہوں۔ میرے سوا کوئی لائق پرستش نہیں۔ محمد میرا رسول ہے۔ جو شخص ان پر ایمان لائے گا اور ان کا اتباع کرے گا اس کے لئے جنّت ہے)

(تیسری سطر) یہ تھی۔ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا من اعتصم بی نجا (بلاشبہ میں ہی خدا ہوں اور میرے سوا اور کوئی لائق عبادت نہیں۔ جو شخص میرا دامن تھام لے گا۔ اسی کو نجات ملے گی)

(چوتھی سطر) میں یہ تھا۔ انی انا اللہ لا الٰہ الا انا الحرم لی والکعبۃ بیتی من دخل بیتی آمن عذابی (بلاشبہ میں ہی خدا ہوں اور میرے سوا کوئی پرستش کے لایق نہیں۔ حرم میرے لئے ہے۔ کعبہ میرا گھر ہے۔ جو شخص میرے گھر میں داخل ہو گا عذاب سے محفوظ رہے گا۔ (ابن عساکر)

(۳۲) زیرِ زمین ایک عجیب و غریب کتاب

محمد بن اسود نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ قریش کو مقام ابراہیم کے نیچے سے ایک ایسی کتاب دستیاب ہوئی تھی جس میں حضور سرور عالم صلعم کا ذکرِ مبارک تھا۔ قریش نے اس کتاب کو پوشیدہ کر دیا۔ (بیہقی)

(۳۳) خانہ کعبہ کے پتھر پر ایک عجیب و غریب نقش

حضرت طلحہؓ سے روایت ہے کہ پہلی مرتبہ بیت اللہ شریف کی جو عمارت گری۔ تو اس میں ایک ایسا پتھر پایا گیا۔ جس پر ایک عبارت کھدی

Marfat.com

ہوئی تھی۔ ایک آدمی کو بُلا کر پڑھوایا گیا تو اس پر یہ عبارت کندہ تھی۔ عبدی المنتخب المتوکل المنیب المختار مولدہ بمکة و مهاجره طیبة لایذهب حتی یقیم السنة العوجاء و یشهد ان لا اله الا الله امته الحمادون یحمدون الله بکل اکمة یاتزرون علی اوساطهم ویطهرون اطرافهم (میرا منتخب موکل انابت کرنے والا مختار بندہ اس کے پیدا ہونے کی جگہ مکہ اور ہجرت کی جگہ طیبہ ہوگی۔ وہ دنیا سے نہیں جائے گا۔ یہاں تک کہ ٹیڑھے راستے کو وہ سیدھا کر دے گا اور وہ یہ گواہی دے گا کہ سوائے اللہ تعالےٰ کے کوئی معبود نہیں۔ اس کی اُمت کے لوگ بڑے حمد کرنے والے ہوں گے۔ وہ ہر ایک ٹیلے پر اللہ کی حمد بیان کریں گے اور اپنی کمروں پر تہمد باندھیں گے اور اپنے ہاتھوں اور پیروں کو پاک رکھیں گے۔

(ابو نعیم)

(۳۴) شہر عموریہ کے ایک کنیسہ میں طلائی عبارت

ابو الطیب عبد المنعم بن غلبون المقری سے روایت ہے کہ جب عساکر اسلامی نے شہر عموریہ فتح کیا تو وہاں ایک کنیسہ میں سونے کے پانی سے یہ عبارت نقش تھی۔

شر الخلف خلف یشتم السلف و احد من السلف خیر من الف من الخلف یاصاحب الغار نلت کرامة الافتخار اذ اثنی علیک الملک الجبار اذ یقول فی کتابه المنزل علی نبیه المرسل ثانی اثنین اذهما فی الغار

یا عمر ما کنت والیا بل کنت والدا یا عثمان قتلوک مقهورا ولم یزدروک مقبورا وانت یا علی امام الابرار والذاب عن وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکفار فھذ اصاحب الغار ھذا احد الاخیار ھذا غیاث الامصار ھذا امام الابرار ومن ینقصھم فعلیہ لعنۃ الجبار (بُرا خلف کا وہ خلف ہے جو سلف کو بُرا کہے۔ سلف سے ایک شخص ہزار خلف سے بہتر ہے۔ اے صاحب غار تو نے افتخار کی بزرگی حاصل کی ہے۔ اس لئے کہ ملک جبار نے تیری ثنا کی ہے۔ ملک جبار اپنی اس کتاب میں جو اس نے اپنے نبی مرسل پر نازل کی ہے۔ کہتا ہے۔ ثانی اثنین اذ ھما فی الغار۔ یہ خطاب حضرت صدیق رضؓ کے متعلق ہے۔ اے عمر تو والی نہ تھا۔ بلکہ مخلوق کے واسطے عدل اور داد و دہش میں باپ تھا۔ اے عثمان تجھ کو لوگ ایسی حالت میں قتل کریں گے کہ تو مقہور ہوگا اور جب تو قبر میں ہوگا تو تیری زیارت نہ کریں گے اور اے علی تو ابرار کا امام ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے کفار کو دفع کرنے والا ہے۔ بس یہ صاحب غار ہے اور یہ اخیار میں سے ایک ہے اور یہ فریاد رس شہروں کا ہے اور یہ ابرار کا امام ہے۔ جو لوگ ان چاروں کی برائی کریں اور ان کو عیب لگائیں۔ ان پر جبار کی لعنت ہے۔)

ابو الطیب کہتے ہیں کہ میں نے اس کنیسہ والے کے ایک دوست سے جس کی بڑھاپے کی وجہ سے دونوں ابرو آنکھوں پر لٹک پڑی تھیں۔ دریافت کیا کہ تمہارے کنیسہ کے دروازے پر یہ عبارت کتنے عرصہ سے منقوش ہے

تو اس نے جواب دیا کہ تمھارے نبی کے مبعوث ہونے سے دو ہزار برس پہلے سے۔ (ابن عساکر)

(۳۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور سے ۶ سو برس پہلے کی کتابت

ابو محمد الجوہری نے اپنی امالی میں یحییٰ بن الیمان سے روایت کی ہے کہ بنی سلیم کی مسجد کے امام نے مجھ کو خبر دی ہے کہ ہمارے بزرگوں نے اہل روم سے جہاد کیا تو انھوں نے ایک کنیسہ میں یہ شعر لکھا پایا۔

اترجو امة قتلت حسینا　　شفاعة جده یوم الحساب

(جس اُمت نے حسینؑ کو قتل کیا۔ وہ اُمت حسینؑ کے نانا کی شفاعت کی اُمید روز حساب میں رکھے گی)

انھوں نے رومیوں سے دریافت کیا کہ یہ شعر کتنے عرصہ سے تمھارے کنیسہ میں تحریر ہے تو انھوں نے جواب دیا کہ تمھارے نبی کے ظہور سے چھ سو برس پہلے سے۔ (ابو محمد الجوہری)

(۳۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں آدمؑ سے حضرت عبد اللہ تک کوئی بے نکاح نہیں تھا

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدم علیہ السلام سے میرے باپ تک کسی نے زنا نہیں کیا۔ (ابن سعد)

Marfat.com

دوسری روایت میں ہے کہ مجھے عہد جاہلیت کی بے نکاحی سے کوئی تعلق نہیں۔ میں اسلامی نکاح کے بعد ظہور میں آیا ہوں۔ (طبرانی)

ایک اور روایت میں ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ میرے ماں باپ ہرگز بغیر نکاح نہیں ملے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ مجھ کو اصلاب طیبہ سے ارحام طاہرہ کی طرف منتقل کرتا رہا۔ میں مصفیٰ اور مہذب تھا۔ میں اچھے قبیلہ کی اچھی شاخ میں پیدا ہوا۔ (ابونعیم)

حضرت عبیداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو پیدا کیا۔ مخلوق میں سے بنی آدم کو منتخب کیا اور بنی آدم میں سے عرب کو چُنا۔ اور عرب سے مضر کو اور مضر سے قریش کو اور قریش سے بنی ہاشم کو اور بنی ہاشم سے مجھ کو چُنا۔ میں ابتدا سے انتہا تک سب سے اچھے لوگوں میں سے ہوں۔ (بیہقی)

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ نے مجھ سے کہا کہ میں نے کل زمین مشرق سے مغرب تک پلٹ ڈالی۔ میں نے کوئی مرد محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل اور کسی باپ کے بیٹے کو بنی ہاشم سے زیادہ افضل نہیں پایا۔ (طبرانی)

(۳۷) اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو حضور سرورِ عالم صلعم کی زیارت کرائی

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا اُن کو ان کے بیٹوں کو دکھایا۔ آدمؑ نے بعض کو بعض پر افضل پایا۔

سب سے آخر میں انھیں ایک نور لامع نظر آیا۔ حضرت آدمؑ نے اللہ تعالےٰ سے پوچھا یا اللہ یہ کون شخص ہے۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ یہ تمھارا بیٹا ہے جو سب سے اول اور سب سے آخر ہے۔ اس کا نام احمد ہے۔ قیامت کے دن سب سے پہلے شفاعت کرنے والا ہے۔ (بیہقی)

(۳۸) حضرت عبد المطلب کا خواب

ابوبکر بن عبد اللہ نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ ان سے ابو طالب نے عبد المطلب کی حدایث بیان کی۔ (عبد المطلب نے کہا) کہ میں مقام حجر میں سو رہا تھا۔ مجھے خواب نظر آیا۔ ڈر گیا اور فوراً قریش کی ایک کاہنہ کے پاس جا کر بیان کیا کہ میں نے آج رات ایک خواب دیکھا ہے کہ ایک درخت اُگا۔ اس کی چوٹی آسمان تک پہنچ گئی اور اس کی شاخیں مغرب سے مشرق تک پہنچ گئیں۔ اسی کے ساتھ ساتھ میں نے ایک نور دیکھا۔ وہ نور آفتاب کے نور سے ستّر درجہ بڑا تھا۔ تمام عرب وعجم اس نور کو سجدہ کر رہے تھے۔ اور وہ درخت عظمت نور، اور سربلندی میں آناً فاناً بڑھتا چلا جا رہا تھا۔ وہ نور کچھ دیر کے لئے چھپ جاتا تھا، کچھ دیر بعد پھر آب وتاب سے جلوہ گر ہوتا۔ میں نے قریش کے ایک گروہ کو اس درخت کی شاخوں سے لٹکا دیکھا اور ایک گروہ قریش کو دیکھا کہ وہ اس درخت کی جڑ پر تیشہ زنی کا قصد کر رہے ہیں۔ جس وقت قریش کے لوگ اس درخت کے قریب گئے تو ان کو ایک حسین و جمیل ومعطر نوجوان نے ان لوگوں کو پکڑ پکڑ کر کمریں توڑ ڈالیں اور آنکھیں

Marfat.com

نکال دیں۔ میں بھی اس درخت کا کچھ حصہ لینا چاہتا تھا مگر کامیاب نہ ہو سکا میں نے دریافت کیا آخر یہ درخت کن لوگوں کے لئے ہے تو مجھ سے کہا گیا کہ جو لوگ اس درخت کو پکڑ کر لٹکے ہوئے ہیں۔ یہ درخت ان ہی لوگوں کے لئے ہے۔ اسی حالت میں میری آنکھ کھل گئی خوف و ہیبت کی وجہ سے تھر تھرا رہا تھا۔

یہ خواب سن کر اس کاہنہ کے ہوش اڑ گئے اور کہنے لگی اگر یہ خواب سچا ہے تو تیری صلب سے ضرور کوئی ایسا مرد پیدا ہوگا جو مشرق اور مغرب کا مالک ہوگا۔ مخلوق اس کی مطیع فرمان ہوگی۔ اس کے بعد عبدالمطلب نے ابو طالب سے کہا شاید وہ بچہ تو ہی ہے۔ ابھی ذکر اذکار کا سلسلہ تھا کہ حضور نے ظہور فرمایا۔ ابو طالب کہنے لگے خدا کی قسم وہ درخت ابو القاسم آئین (حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت) ہیں۔ لوگ ابو طالب سے کہتے تھے کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کیوں ایمان نہیں لاتے تو وہ جواب دیتے کہ مجھے بے آبروئی اور شرم و ندامت کا خوف ہے۔

(ابو نعیم)

(۳۹) عبدالمطلب کو دیکھ کر ایک یہودی عالم کی حیرت انگیز پیشینگوئی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے اپنے والد ماجد سے روایت کی ہے کہ مجھ سے عبدالمطلب نے ذکر کیا کہ میں ایک بار ایام سرما میں یمن آیا

Marfat.com

اور ایک یہودی عالم کے پاس قیام کیا۔ ایک عالم اہل کتاب نے مجھ سے پوچھا تم کس قبیلے سے ہو؟ میں نے کہا قریش سے۔ پھر پوچھا قریش کے کن لوگوں میں سے ہو؟ میں نے جواب دیا۔ بنی ہاشم سے۔ یہ سنکر اس شخص نے کہا اگر تم اجازت دو تو میں تمھارے جسم کا کچھ حصہ دیکھ لوں۔ میں نے کہا۔ ہاں۔ ستر کے علاوہ دیکھ سکتے ہو۔ اس کے بعد اس عالم نے میری ناک کا ایک نتھن کھول کر دیکھا۔ پھر دوسرا کھولکر دیکھنے لگا۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تمھارے ایک ہاتھ میں ملک اور دوسرے میں نبوت ہے اور یہ بات میں بنی زہرہ میں پاتا ہوں۔ اس کے بعد اس عالم نے کہا کیا تم شادی شدہ ہو؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا اب جب تم لوٹ کر جاؤ تو بنی زہرہ میں شادی کرنا۔ اس کے بعد عبد المطلب مکہ معظمہ واپس آگئے اور ہالہ بنت وہب بن عبد مناف سے نکاح کر لیا جن کے بطن سے حضرت حمزہ اور صفیہ پیدا ہوئیں اور حضرت عبد اللہ بن عبد المطلب نے آمنہ بنت وہب سے نکاح کر لیا۔ جن کے بطن مبارک سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں رونق افروز ہوئے۔

(حاکم)

(۴۰) حضرت عبد اللہ پر عرب کی ایک ماہ پیکر عاشق ہو گئی

حضرت سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے والد ماجد حضرت عبد اللہ کسی مقام کی تعمیر میں مصروف تھے اتفاقاً ایسی حالت میں ان کا گزر لیلیٰ عدویہ کی طرف ہوا۔ حضرت عبد اللہ کی پیشانی

Marfat.com

میں نور نبوت تاباں تھا۔ وہ آپ کو دیکھتے ہی تنو جان سے عاشق ہو گئی اور کہنے لگی کہ اگر تم مجھ سے ملاقات کر لو تو تمہاری خدمت میں ایک سو اونٹ پیش کروں گی۔ حضرت عبداللہؓ نے کہا اچھا میں غسل کر کے آؤں گا۔ حضرت عبداللہؓ فوراً حضرت آمنہ کے پاس تشریف لائے۔ نور نبوت شکم آمنہ میں منتقل ہو گیا۔ غسل کر کے لیلےٰ کے پاس گئے تو اس نے سیدھے منہ بات نہ کی اور کہنے لگی۔ اب تمہارے پاس کیا رکھا ہے تمہارے پاس جو چیز تھی وہ تو تم آمنہ کو دے آئے۔ تم نے آمنہ کے ساتھ صحبت کی ہے۔ وہ ضرور ایک بادشاہ جنے گی۔ (ابو نعیم)

(۴۱) ایام حمل میں بی بی آمنہؓ کو کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی

زہری سے روایت ہے کہ حضرت آمنہؓ نے فرمایا ہے کہ جب حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم میرے بطن میں تشریف لائے تو آپ کے حمل سے ولادت تک مجھے کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ (ابن سعد)

(۴۲) حضرت آمنہؓ کو حضورؐ کی ولادت کی بشارت اور غیبی تعویذ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت آمنہؓ سے کسی شخص نے خواب میں کہا کہ تمہارے حمل میں خیر الخلائق اور سید العالمین ہیں۔ وہ جس وقت تولد ہوں۔ ان کا نام احمد اور محمد رکھنا اور آپ کے جسم مبارک پر یہ تعویذ باندھ دینا۔ جس وقت حضرت آمنہ خواب سے بیدار ہوئیں۔ ان کے سرہانے ایک سونے

Marfat.com

کی ایک تختی رکھی ہوئی تھی جس پر یہ عبارت نقش تھی۔

اعیذہ بالواحد من شر کل حاسد وکل خلق رائد من قائم وقاعد عن السبیل عاند علی الفساد جاھد من نافث او عاقد وکل خلق مارد یاخذ بالمراصد فی طرق الموارد انھاھم عنہ باللہ الاعلی واحطہ منھم بالید العلیا واکنف الذی لایری ید اللہ فوق ایدیھم وحجاب اللہ دون عادیھم لایطردونہ ولا یضرونہ فی مقعد ولا منام ولا سیر ولا مقام اول اللیالی وآخر الایام (ابونعیم)

(۴۳) حضور سرور عالم کے سال ولادت میں اصحاب فیل کی تباہی

ابن سعد اور ابن عساکر نے ابو جعفر محمد بن علیؓ سے روایت کی ہے کہ اصحاب فیل کا واقعہ محرم کی درمیانی تاریخوں میں رونما ہوا تھا اور اس واقعہ سے پچاس راتوں کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب اصحاب فیل مکہ مکرمہ کے نزدیک پہنچے تو عبدالمطلب نے ان کا استقبال کیا اور ان کے بادشاہ سے کہا۔ تم کس غرض سے یہاں آئے کسی آدمی کو ہمارے پاس کیوں نہیں بھیج دیا۔ بادشاہ نے جواب دیا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ جو شخص بیت اللہ میں داخل ہوتا ہے اسے امن مل جاتا ہے۔ میں بیت اللہ کے رہنے والوں کو ڈرانے آیا ہوں۔ عبدالمطلب نے کہا تجھے جن چیزوں کی ہوس یہاں کھینچکر لائی ہے

وہ چیزیں تیرے آگے لاکر رکھے دیتے ہیں۔ بہتر یہ ہے کہ تو آگے بڑھنے سے باز آجا اور واپس چلا جا۔ بادشاہ نے کوئی بات نہ سنی اور پیش قدمی جاری رکھی اور بیت اللہ کی طرف چل دیا۔ عبدالمطلب بیت اللہ کو چھوڑ کر ایک پہاڑ پر کھڑے ہوکر یہ اشعار پڑھنے لگے۔

اللھم لکل آلہ حلالا فامنع حلالک　　لا یغلبن محالھم محالک

اے میرے اللہ ہر ایک معبود کا ایک امر حلال کیا ہوا ہے تو اپنے حلال کو منع کر۔ ان لوگوں کا مکر و فریب تیرے عذاب اور قوت پر ہرگز غالب نہ ہوگا۔

اللھم فان فعلت فامر مابدالک

اے میرے اللہ اگر تو کرتا ہے تو جو شے تجھے ظاہر ہوئی ہے اس کے ساتھ تو حکم دے۔ اسی وقت دریا کی طرف سے ایک بادل سا اٹھا۔ عبید بن عمر اللیثی کی روایت میں ہے کہ ابلق ابابیلوں کی ایک ٹکڑی دریا کی طرف سے اڑتی ہوئی آئی۔ ہر ابابیل کے پاس تین تین کنکریاں تھیں (ایک چونچ میں اور ایک ایک دونوں پنجوں میں) یہ ابابیلیں اصحاب فیل کے سروں پر فضا میں صف بستہ کھڑی ہوگئیں اور کنکریاں پھینکنی شروع کردیں۔ تمام اصحاب فیل ہلاک ہوکر گھانس اور کوڑے کی مثل ہو گئے۔　(بیہقی)

(۳۲) حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کا گھر نور سے بھر گیا آسمان کے ستارے زمین کے قریب آگئے

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس رات میں حضور

Marfat.com

بطن مادر سے صفحۂ ہستی پر رونق افروز عالم ہوئے۔ اس رات میری والدہ بھی حضرت آمنہؓ کے پاس موجود تھیں۔ میری ماں کا بیان ہے کہ گھر میں نور ہی نور بھرا ہوا تھا۔ ستاروں پر نظر پڑی تو وہ اتنے قریب نظر آئے کہ مجھے خطرہ معلوم ہونے لگا کہیں مجھ پر گر نہ پڑیں۔ جب وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں تشریف لائے سارا مکان نور سے بھر گیا۔ نور ہی نور نظر آرہا تھا۔

(طبرانی)

(۴۵) حضور سرورِ عالمؐ دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے پیدا ہوئے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت آمنہؓ نے فرمایا ہے کہ میں جب حاملہ ہوئی مجھے اس وقت سے ولادت تک کچھ بھی تکلیف محسوس نہیں ہوئی۔ جس وقت حضور سرور عالمؐ میرے بطن سے جدا ہوئے اس وقت ایک ایسا نور رونما ہوا جس سے مشرق سے مغرب تک روشن ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ہاتھ زمین پر ٹیکے پیدا ہوئے۔ پھر آپ نے ایک مٹھی خاک اٹھا کر مٹھی میں بند کر لی اور آسمان کی طرف اپنا سر اٹھا کر دیکھا۔ (ابن سعد)

(۴۶) حضور سرور عالمؐ کی ولادت سے ملاء اعلیٰ میں جشن

عمر ابن قتیبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اپنے باپ سے سنا ہے کہ جس وقت حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے

Marfat.com

فرشتوں کو حکم دیا کہ آسمان کے سب دروازے کھولدو۔ بہشت کے سب دروازے کھولدو۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ حضور کے استقبال کے لیئے زمین پر جاؤ۔ فرشتے زمین پر اُترے اور ایک دوسرے کو بشارت دینے لگے۔ حضور سرور عالمؐ کی ولادت کی خوشی میں پہاڑوں کی ضخامت اور بلندی میں اضافہ ہوگیا۔ دریا جوش مارنے لگے۔ دریا کی مخلوق ایک دوسرے کو بشارت دینے لگی۔ ابلیس لعین کو ستر طوق گرانبار پہنا کر بحر اخضر کے قعر عمیق میں ڈال دیا گیا۔ دوسرے شیاطین کو بھی طوق پہنائے گئے۔ اس دن آفتاب کو بھی خاص قسم کا نورانی لباس پہنایا گیا۔ آفتاب کے سر پر ستر ہزار حوریں انتظار میں کھڑی تھیں اور ولادت باسعادت کی منتظر تھیں۔ جس وقت حضور سرور عالمؐ دنیا میں تشریف لے آئے۔ فرشتوں نے آپس میں ایک دوسرے کو مبارکباد دی۔ ہر آسمان میں زبرجد کا ایک ستون قائم کیا گیا جو آپ کے نور سے روشن ہوگیا۔ حضور سرور عالمؐ نے ان ستونوں کو ملاحظہ فرمایا ہے۔ جس رات آپ پیدا ہوئے اللہ تعالیٰ نے حوض کوثر کے کنارے ۷۰ ہزار درخت مشک اذفر اُگائے اور ان درختوں کے پھلوں کو جنتیوں کے لئے سامان بخور بنایا۔ اور اس وقت تمام اہل سماوات نے سلامتی کی دعا مانگی۔ تمام دنیا کے بُت اوندھے ہوگئے۔ لات و عزیٰ دونوں بتوں کا یہ حال تھا کہ وہ دونوں اپنے خزانوں سے نکل آئے اور اور یہ کہنے لگے کہ قریش کا بھلا ہو۔ قریش کے پاس امین آیا ہے۔ قریش کے پاس صدیق آیا ہے۔ قریش نہیں جانتے کہ ہمیں کیا مصیبت درپیش ہے بیت اللہ کی یہ حالت تھی کہ جوف بیت اللہ سے بہت دنوں تک لوگوں نے یہ آواز

Marfat.com

سُنی کہ اب میرا نور مجھے واپس مل جائے گا۔ اب میرے پاس میری زیارت کرنے والے آیا کریں گے۔ اب میں جاہلیت کی نجاستوں سے پاک ہو جاؤں گا اے عزیٰ تو ہلاک ہو گیا اور تین دن تین رات بیت اللہ کا زلزلہ ساکن نہ ہوا۔

(ابو نعیم)

(۴۷) ایک یہودی خاتم نبوت دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑا

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودی مکہ میں سکونت اختیار کر کے تجارت کیا کرتا تھا جس رات حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اس نے اہل قریش سے پوچھا کیا آج رات تمہارے قبیلہ میں کسی کے گھر میں بچہ پیدا ہوا ہے۔ لوگوں نے کہا ہمیں معلوم نہیں۔ یہودی نے کہا کہ میں جو بات کہہ رہا ہوں اس کو یاد رکھنا کہ آج رات اس اُمت کا نبی آخر الزماں پیدا ہوا ہے۔ اس کی علامت یہ ہے کہ اس کے دونوں شانوں کے درمیان ایک علامت ہے جس پہ بال بکثرت ہیں۔ اہل قریش نے ایک دوسرے سے اس بات کا تذکرہ کیا تو معلوم ہوا کہ عبد اللہ بن عبد المطلب کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے اور اس کا نام محمد رکھا گیا ہے۔ اہل قریش نے یہودی کو اطلاع دی۔ یہودی نے کہا مجھے اپنے ساتھ لے چلو۔ میں اس بچہ کو دیکھوں گا۔ وہ لوگ اس یہودی کو حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے گھر لے گئے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور عالم کو اس کے سامنے کر دیا۔ لوگوں نے حضور کی پشت اس کے سامنے کھول دی۔ یہودی خاتم نبوت کو دیکھتے ہی بیہوش ہو کر گر پڑا۔ ہوش آیا تو لوگوں

Marfat.com

نے اسے خوب بُرا بھلا کہا۔ یہودی نے کہا۔ خدا کی قسم کہ نبوت نبی اسرائیل میں سے چلی گئی۔ یہودی نے کہا۔ اے اہل قریش تم اس بچہ کی ولادت کی خوشیاں منا رہے ہو خدا کی قسم یہ بچہ ایک دن تمھارے اوپر غلبہ حاصل کرے گا اور اس کے غلبہ کی خبر مشرق سے مغرب تک پہنچ جائے گی۔ (ابن سعد)

(۴۸) ابلیس لعین کو حضرت جبرئیلؑ نے ٹھوکر رسید کی

حضرت عکرمہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ زمین نور سے منور ہو گئی اور ابلیس لعین نے کہا کہ آج کی رات ایک ایسا لڑکا پیدا ہوا ہے جو ہمارا کام خراب کر دے گا۔ ابلیس کے لشکریوں نے اس سے کہا کہ اگر تو اس لڑکے کے پاس گیا تو تیری عقل خراب ہو جائے گی۔ اس کے بعد ابلیس لعین حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ حق تبارک وتعالیٰ نے اسی وقت حضرت جبرئیل کو بھیجا۔ انھوں نے ابلیس لعین کے ایسی ٹھوکر رسید کی کہ وہ عدن میں جا گرا۔

(ابن ابی حاتم فی تفسیرہ)

(۴۹) ابلیس لعین کا آسمان پر داخلہ بند

ابن عساکر نے معروف بن خربوذ سے روایت کی ہے کہ ابلیس لعین ساتوں آسمانوں میں جہاں چاہے چلا جاتا تھا۔ جس وقت حضرت عیسیٰؑ پیدا ہوئے اس کا داخلہ چوتھے آسمان سے اوپر بند کر دیا گیا اور جب

حضور سرورِ کائنات ﷺ پیدا ہوئے تو پہلے آسمان پر جانے کی بھی ممانعت کردی گئی۔ (ابن عساکر)

(۵۰) ایوان کسریٰ میں زلزلہ۔ فارس کی آگ سرد ہوگئی

مخزوم بن ہانی المخزومی سے روایت ہے کہ جس رات حضور سرور عالم ﷺ پیدا ہوئے ایوان کسریٰ میں زلزلہ آیا جس کے سبب چودہ کنگورے گر گئے۔ فارس کی آگ بجھ گئی اور بحیرہ ساوہ خشک ہوگیا۔ (ابو نعیم)

(۵۱) بت خانہ میں بت اوندھے منہ گر پڑے

حضرت عروہ رضؓ سے روایت ہے کہ قریش کی ایک جماعت بت خانہ میں اپنے اپنے بتوں کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ وہ خود بخود اوندھے منہ گر پڑے ان لوگوں نے ان بتوں کو سیدھا کر دیا تھوڑی دیر بعد وہ خود بخود پھر گر پڑے۔ تیسری بار پھر خود بخود اوندھے ہو گئے۔ لوگوں نے کہا آج رات کوئی نیا واقعہ ضرور ظہور میں آیا ہے۔ تحقیقات کرنے پر معلوم ہوا کہ اس رات حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور ان بتوں کے پیٹ کے اندر سے آواز آئی کہ یہ بت اس مولود کی وجہ سے گر پڑے ہیں جس کے نور سے تمام راستے روئے زمین کے مشرق سے مغرب تک منور ہوگئے ہیں اور اس مولود کی وجہ سے تمام دنیا کے بت گر پڑے ہیں اور روئے زمین کے بادشاہوں کے دل کانپ گئے ہیں۔ (خرائطی فی الہواتف)

Marfat.com

(۵۲) حضور سرور عالم ختنہ شدہ اور ناف بُریدہ پیدا ہوئے تھے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ ختنہ شدہ اور ناف بریدہ پیدا ہوئے تھے۔ (ابن عساکر)

(۵۳) دنیا میں صرف بارہ نبی ختنہ شدہ پیدا ہوئے

ابن الکلبی کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت کعب احبارؓ نے بیان کیا ہے کہ ہم نے اپنی بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ آدمؑ ختنہ شدہ پیدا ہوئے تھے اور ان کے بعد بارہ نبی ان کی اولاد سے ختنہ شدہ پیدا ہوئے جن میں سب سے آخری حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ وہ انبیاء یہ ہیں۔ حضرت شیثؑ ادریسؑ۔ نوحؑ۔ سامؑ۔ لوطؑ۔ یوسفؑ۔ موسٰیؑ۔ سلیمانؑ۔ شعیبؑ۔ یحیٰؑ۔ ہودؑ اور صالح علیہم الصلوٰۃ السلام۔ (حاکم)

(۵۴) حضور سرور عالمؐ گہوارہ میں چاند سے باتیں کیا کرتے تھے

حضرت عباس بن عبدالمطلب سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے کہا کہ میں آپ کی نبوت کی علامت دیکھ کر مشرف بہ اسلام ہوا ہیں نے دیکھا تھا کہ آپ گہوارہ میں چاند سے باتیں کیا کرتے تھے اور انگشت مبارک سے چاند کی طرف اشارہ فرماتے تو وہ اسی طرف کو جھک جاتا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ میں چاند سے باتیں کیا کرتا تھا اور چاند مجھ سے باتیں کیا کرتا تھا جب

وقت میں رہتا چاند مجھے بہلایا کرتا تھا اور جس وقت چاند عرش کے نیچے سجدہ کرتا میں
اس کی آواز سنتا تھا۔ (بیہقی)

(۵۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم گہوارہ میں کلام کیا کرتے تھے

حافظ ابن حجر نے شرح بخاری میں سیر واقدی کے حوالے سے لکھا ہے
کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیدا ہونے کے وقت ہی کلام فرمایا تھا۔

(۵۶) حضور کا جھولا فرشتے جھلایا کرتے تھے

ابن سبع نے خصائص میں لکھا ہے کہ حضور سرور عالم کا جھولا فرشتے
جھلایا کرتے تھے۔ حضور نے دنیا میں سب سے پہلے جو کلام کیا وہ یہ تھا
اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا۔

(۵۷) بی بی حلیمہؓ کے گھر میں خیر و برکت

جس وقت حضرت بی بی حلیمہ سعدیہؓ نے حضور سرور عالم کو دودھ پلانے
کے لئے لیا تو حق تعالیٰ نے ان کو بے شمار خیر و برکت عطا فرمائی۔ تمام مویشی دود
دینے لگے اور ہر طرح کی آسودگی نمایاں ہوگئی۔ (طبرانی)

(۵۸) شق صدر

حضرت علی بن عبداللہ بن عباسؓ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ حلیمہ

باتیں کیا کرتی تھیں کہ جس وقت میں نے رسول اللہؐ کا دودھ چھڑایا تو آپ نے سب سے پہلے یہ کلام فرمایا اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا سبحان اللہ بکرۃ واصیلا۔ پھر جب آپ بڑے ہوئے تو اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ بکریاں چرانے جنگل جانے لگے۔ ایک دن دوپہر کے وقت حضورؐ کا سوتیلا بھائی باحال پریشاں بھاگتا ہوا آیا اور کہنے لگا جلدی چلو۔ ایک مرد ناگہانی طور پر آپ کو اٹھا کر پہاڑ پر لے گیا اور وہاں اس نے آپ کا سینہ ناف تک چیر دیا۔ اس کے بعد کیا ہوا مجھے معلوم نہیں۔ یہ سن کر حلیمہ اور ان کے شوہر دوڑے ہوئے گئے آپ پہاڑی کی چوٹی پر بیٹھے نظر آئے۔ آپ تحیّر سے آسمان کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔ بی بی حلیمہ فوراً پہاڑی پر چڑھ گئیں۔ اور سینہ سے لگا کر آپ کے دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا اور کہنے لگیں۔ ماں صدقے خیر تو ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اماں ہم دونوں بھائی ایک جگہ کھڑے تھے۔ یکایک تین آدمی نمودار ہوئے۔ ایک کے ہاتھ میں چاندی کا آفتابہ تھا۔ دوسرے کے ہاتھ میں زمرد کا طشت تھا جس میں برف بھرا ہوا تھا۔ یہ لوگ مجھے پکڑ کر پہاڑی کی چوٹی پر لے گئے اور احتیاط سے لٹا کر ایک شخص نے میرا سینہ ناف تک چیرا۔ میں اس کی طرف دیکھتا رہا۔ مجھے کسی قسم کی تکلیف یا درد محسوس نہ ہوا۔ پھر اس نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ کے اندر ڈالا اور میرے پیٹ میں آنتیں اور جو چیزیں تھیں باہر نکال دیں۔ اور ان کو برف سے دھویا اور خوب اچھی طرح سے دھویا اس کے بعد ان سب چیزوں کو سینہ کے اندر رکھ دیا۔ بعدازاں دوسرا آدمی میرے قریب آیا اور اس نے اپنا ہاتھ میرے پیٹ

Marfat.com

میں ڈالکر میرا دل نکالا اور اس کو چاک کیا۔ دل کے اندر سے ایک سیاہ قطرہ خون کا نکلا۔ اس کو نکالکر پھینک دیا اور مجھ سے کہا اے اللہ کے حبیب تمھارے قلب مبارک میں جو حصہ شیطان کا تھا اس کو نکال کر پھینک دیا۔ اسکے بعد اس شخص نے اس میں کوئی چیز بھر کر جو اس کے پاس موجود تھی نور کی مہر لگادی مجھے اس وقت بھی اس مہر کی برودت رگوں جوڑوں پٹھوں میں محسوس ہو رہی ہے اس کے بعد تیسرے شخص نے ان دونوں سے کہا کہ تمھارا کام ختم ہو چکا۔ اب تم ہٹ جاؤ۔ چنانچہ وہ تیسرا شخص آیا۔ اور اس نے اپنے ہاتھ کو شروع سینہ سے انتہائے ناف تک پھیرا اور کہا کہ آپ کو آپ کی امت کے دس آدمیوں کے ساتھ وزن کرو۔ ان دونوں آدمیوں نے مجھے وزن کیا۔ تو میں اُن سے وزنی نکلا۔ پھر اس نے کہا اچھا انہیں چھوڑ دو۔ اگر آپ کا کل اُمت کے ساتھ وزن کرو گے تب بھی آپ ان سے بھاری ہوں گے۔ اس کے بعد ان لوگوں نے مجھے اٹھا کر بٹھادیا اور میرے سر اور آنکھوں کے درمیان بوسہ دیکر کہا۔ اللہ کے حبیب آپ ہرگز خوف نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ خیر کا ارادہ کیا ہے۔ اسکے بعد وہ مجھے میری جگہ پر چھوڑ کر آسمان پر پرواز کرنے لگے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ آپ کو گود میں اٹھا کر لے آئیں۔ الخ (بیہقی)

(۵۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر ابر سایہ فگن رہتا تھا

حضور عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حلیمہ سعدیہ حضور سرور عالم کو تھوڑی دیر کے لئے بھی اپنے سے جدا نہ کرتی تھیں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کہیں

Marfat.com

دور چلے جائیں۔ ایک روز حلیمہ سعدیہ کی غفلت سے حضور سرورِ عالم ؐ اپنے رضاعی بھائی کے ہمراہ بکریوں کی چراگاہ کی طرف تشریف لے گئے۔ حلیمہ سعدیہ ان کو تلاش کرنے نکلیں کچھ دیر بعد آپ اپنی رضاعی بہن کے ساتھ ملے۔ حلیمہ سعدیہ نے اپنی لڑکی سے کہا کہ ایسی گرمی میں آپؐ کو یہاں کیوں لے کر آئی۔ اس نے جواب دیا۔ اماں جان میرے بھائی کو گرمی معلوم نہیں ہوئی۔ آپ کے اوپر ایک ابر سایہ کئے ہوئے تھا۔ جس وقت آپ ٹھہر جاتے تھے وہ ٹھہر جاتا تھا اور جس وقت آپ چلتے تھے۔ وہ بھی ساتھ ساتھ چل پڑتا۔ حلیمہ نے کہا بیٹی جو بات تو کہہ رہی ہے وہ سچ ہے۔ اس نے قسم کھا کر کہا۔ ہاں بالکل ٹھیک ہے۔ (ابن سعد)

(۶۰) خاتم نبوت

حضرت جابر بن سمرہؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضور سرورِ عالم ؐ کی مہر نبوت آپ کے دو شانوں کے بیچ کبوتر کے انڈے کی شکل دیکھی۔ اس کا رنگ آپ کے جسم کے رنگ کے مشابہ تھا۔ (مسلم)

(۶۱) خاتم نبوت پہ کیا عبارت تحریر تھی

حضرت سلمانؓ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم ؐ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی جس کے باطن پر تحریر تھا۔ اَللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور ظاہری حصہ پر یہ عبارت مسطور تھی۔ تَوَجَّہْ حَیْثُ شِئْتَ فَاِنَّکَ مَنْصُوْرٌ (ابو نعیم)

Marfat.com

(۶۲) حضور سرور عالمؐ آگے پیچھے دونوں جانب یکساں دیکھا کرتے تھے

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ تم لوگ میرے سامنے اس جگہ دیکھتے ہو۔ واللہ تم لوگوں کا رکوع و سجود مجھ پر مخفی نہیں رہتا میں اپنی پشت کے پیچھے سے بھی تم کو دیکھتا ہوں۔ (بخاری)

دوسری روایت میں ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے یہ فرمایا ہے جیسے میں اپنے سامنے دیکھتا ہوں ویسے ہی اپنے پیچھے بھی دیکھتا ہوں۔ (مسند عبدالرزاق)

(۶۳) حضور سرور عالمؐ کے لعاب دہن مبارک کی برکات

وائل بن حجر سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا۔ آپ نے اس ڈول میں سے تھوڑا سا پانی نوش فرمایا اور باقی پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ اس کنوئیں سے مشک کی خوشبو آنے لگی۔ (ابن ماجہ)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے ان کے گھر کے کنوئیں میں لعاب دہن مبارک ڈالا۔ مدینہ طیبہ میں اس سے زیادہ شیریں کنواں اور کوئی نہ تھا۔ (ابونعیم)

زرینہ (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی) سے روایت ہے کہ حضورؐ عاشورے کے دن اپنے شیر خوار بچوں کو اور اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہؓ کے شیر خوار بچوں کو بلا کر ان کے منہ میں لعاب دہن مبارک ڈالا کرتے تھے اور ان بچوں کی ماؤں سے فرما دیتے کہ اب ان کو دن بھر دودھ نہ پلانا۔ (بیہقی)

(٦۴) حضورؐ کے منہ کا چبایا ہوا گوشت کھانے سے بیہودہ گوئی کافور

ابو امامہؓ سے روایت ہے کہ ایک بدزبان عورت حضور سرورِ عالمؐ کے پاس
[آ]ئی۔ آپ اس وقت سوکھا ہوا گوشت کھا رہے تھے۔ اس عورت نے کہا۔ کیا
[آ]پ مجھے گوشت نہیں کھلائیں گے۔ آپ کے سامنے جو گوشت رکھا ہوا تھا آپ
نے اس میں سے کچھ اُس کو دیا۔ عورت نے لینے سے انکار کر دیا اور کہا مجھے وہ
[گو]شت دیجئے۔ جو آپ کے دہن مبارک میں ہے۔ حضورؐ نے اپنے دہن مبارک
[س]ے گوشت نکال کر اس عورت کو دے دیا۔ وہ اس گوشت کو کھا گئی۔ اس گوشت
[کھ]انے کی برکت سے اس کی بیہودہ وفحش گوئی کی عادت جاتی رہی۔ (طبرانی)

(٦۵) لعاب دہن مبارک کی حیرت انگیز تاثیر

ابو عبید نحوی سے روایت ہے کہ عامر بن کریز اپنے بیٹے عبد اللہ کو حضورؐ
کے پاس لائے۔ اس وقت عبد اللہ کی عمر ۵ سال تھی۔ حضورؐ نے اس کے منہ میں
[ل]عاب دہن مبارک ڈال دیا۔ اس کی برکت کچھ اس قسم کی تھی کہ وہ اگر کسی پتھر
[ک]و مارتے تو اس میں سے پانی نکل آتا تھا۔ (بیہقی)

(٦٦) حضورؐ کی زبان مبارک چوسکر حضرت امام حسنؓ سیراب ہوگئے

حضرت ابو جعفرؓ سے روایت ہے کہ ایک موقعہ پر حضرت امام حسنؓ حضورؐ کے
ساتھ تھے۔ پانی موجود نہ تھا امام حسنؓ کو سخت پیاس محسوس ہوئی۔ پانی تلاش کرایا

گیا۔ مگر دستیاب نہ ہوا۔ حضور سرورکائنات ؐ نے اپنی زبان مبارک امام حسنؑ کے منہ میں دے دی۔ وہ اسے چوس کر سیراب ہو گئے۔ پیاس رفع ہو گئی۔

(ابن عساکر)

(۶۷) حضور سرورِ عالمؐ کے دانتوں کے درمیان سے نور چھڑتا تھا

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالمؐ کے سامنے کے دو دانت کشادہ تھے۔ جب وقت آپ کلام فرماتے تو ایسا معلوم ہوتا ہے گویا آپ کے ان دونوں دانتوں کے درمیان سے نور نکل رہا ہے۔ (دارمی)

(۶۸) حضورؐ کے روئے مبارک سے نور کی شعاعیں نکلتی تھیں

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں ایک روز سحر کے وقت کپڑا سی رہی تھی۔ سوئی گر گئی۔ تلاش کی مگر تاریکی کی وجہ سے نہ ملی۔ اتنے میں حضور سرورِ عالمؐ تشریف لے آئے۔ آپ کے روئے مبارک کے نور کی شعاع سے وہ سوئی مل گئی۔ (ابن عساکر)

(۶۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بغلوں کا رنگ کبھی متغیر نہیں ہوا

حضرت جابر رضؓ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب ق[illegible] سجدہ کرتے۔ آپ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دیکھی جاتی۔ طبری نے لکھا ہے ک[illegible] عام طور پر لوگوں کی بغلوں کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے لیکن یہ حضورؐ کی خصوصیت

Marfat.com

ہے کہ آپ کی بغل کا رنگ کبھی تبدیل نہیں ہوا اور نہ آپ کی بغل میں کوئی بال تھا۔

(ابن سعد)

(۷۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کوئی شخص فصیح نہیں تھا

محمد بن ابراہیم التیمیؓ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ آپ سے زیادہ فصیح ہم نے کوئی شخص نہیں دیکھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ قرآن شریف میری زبان میں نازل کیا گیا ہے۔ قرآن کی زبان عربی مبین ہے۔ پھر میرے فصیح ہونے میں کون سی چیز مانع ہے۔ (بیہقی)

حضرت ابو سعید الخدریؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ میں اعرب العرب ہوں۔ میں قریش میں پیدا ہوا اور میں نے بنی سعد میں نشو ونما پائی۔ میرے کلام میں محاورہ کی غلطی کہاں سے آئے گی۔ (طبرانی)

(۷۱) شرح صدر اور اس کی کیفیت

ابراہیم بن طہمان سے روایت ہے کہ میں نے سعد سے اللہ تعالیٰ کے قول الم نشرح لک صدرک کے متعلق پوچھا تو سعد نے مجھ سے قتادہ سے روایت کی کہ انھوں نے انسؓ سے روایت کی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا شکم مبارک سینہ کے پاس سے اسفل البطن تک چیرا گیا اور سینہ سے آپ کا قلب مبارک نکال کر سونے کے ایک طشت میں دھویا گیا۔ پھر آپ کا قلب مبارک ایمان وحکمت سے بھرا گیا۔ پھر اپنی جگہ رکھدیا گیا۔ (بیہقی)

(۷۲) شق صدر میں کیا حکمت تھی ؟

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبرئیل امین آئے۔ حضور سرورِ عالمؐ لڑکوں کے ساتھ کھیل رہے تھے۔ انھوں نے آپ کو پکڑ لیا اور زمین پر لٹا کر آپ کا سینہ شق کیا۔ قلب کو باہر نکالا اور قلب کو شق کر کے علقہ نکال دیا اور کہا کہ یہ شیطان کا حصّہ آپ کی ذات مبارک میں تھا۔ پھر سونے کے طشت میں قلب کو دھو کر درست کیا اور اس کو اپنی جگہ رکھ کر سی دیا حضورؐ کا رضاعی بھائی یہ منظر دیکھ کر دوڑتا ہوا حلیمہ سعدیہ کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ کسی شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا۔ حلیمہ سعدیہ اور ان کے شوہر دوڑے ہوئے آئے۔ حضور کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر تھا۔ حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سینہ مبارک میں سلائی کا نشان موجود تھا۔ (احمد)

(۷۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی جماہی نہیں آئی

یزید بن الاصم سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالمؐ کو کبھی جماہی نہیں آئی۔
(ابن ابی شیبہ)

دوسری روایت میں ہے التثاؤب من الشیطان (جماہی شیطانی اثر سے آیا کرتی ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم چونکہ شیطان کے شر سے محفوظ تھے۔ اس لئے شیطانی اثر یعنی جماہی کا نہ آنا ظاہر ہے۔

(مؤلف)

Marfat.com

(۷۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کے فرشتوں کی آواز بھی سنا کرتے تھے

حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا ہے کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں وہ تمھیں نظر نہیں آتا اور جو بات سنتا ہوں وہ تمھیں سنائی نہیں دیتی۔ آسمان آواز دیتا ہے اور اس کے لئے حق ہے کہ آواز دے۔ اس لئے کہ آسمان میں مقدار چار انگشت بھی جگہ خالی نہیں جہاں فرشتہ سر بسجود نہ ہو۔ (ابونعیم)

(۷۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز اس جگہ پہونچتی تھی جہاں اور کسی کی آواز نہیں پہونچتی تھی

حضرت براءؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے ہم لوگوں میں خطبہ پڑھا۔ حضورؐ کا خطبہ پردہ نشین عورتوں نے پردہ میں سنا۔ (ابونعیم)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے جمعہ کے دن منبر پر خطبہ ارشاد فرمایا اور آپ نے لوگوں سے فرمایا۔ بیٹھ جاؤ۔ عبداللہ بن رواحہ اس وقت بنی غنم میں تھے۔ انھوں نے حضور سرور عالمؐ کی آواز سنی۔ وہ سن کر وہیں بیٹھ گئے۔ (بیہقی)

(۷۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عقل تمام دنیا کی مجموعی عقل سے زیادہ تھی

حضرت وہب بن منبہؓ سے روایت ہے کہ میں نے اکثر کتابوں میں پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کی ابتدا سے اس کے انتہائی وقت تک حضور سرور عالمؐ کی عقل شریف کے مقابلے میں تمام آدمیوں کو عقل نہیں دی۔ دنیا کے تمام آدمیوں

Marfat.com

کو حضور کے مقابلہ میں مجموعی طور پر اتنی عقل دی گئی ہے۔ جیسے ریگستان کے مقابلے میں ریت کا ذرہ۔ میں نے کتابوں میں یہ بھی پڑھا ہے کہ حضور عقل اور رائے میں سب سے راجح و برتر تھے۔ (ابن عساکر)

(۷۷) حضور صلعم کا پسینہ یا عطر روح افزا

حضرت جابر بن عبداللہ رضؓ سے روایت ہے کہ اگر حضورؐ کہیں تشریف لے جاتے اور یہ معلوم نہ ہوتا کہ کس جگہ تشریف لے گئے ہیں تو لوگ آپ کے پسینہ کی خوشبو سے معلوم کر لیتے تھے کہ حضورؐ اس گلی سے گزرے ہیں یا اس طرف تشریف لے گئے ہیں۔ حضورؐ جس پتھر یا درخت کے پاس سے گزرتے تھے وہ پتھر اور درخت آپ کو سجدہ کیا کرتا تھا۔ (دارمی)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضور سرور عالمؐ جس وقت سامنے سے تشریف لاتے ہم آپ کی خوشبو سے پہچان لیتے تھے کہ حضورؐ تشریف لا رہے ہیں۔ (ابن سعد)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضور سرور کائناتؐ سب لوگوں سے زیادہ خوبصورت اور نورانی تھے۔ چودھویں رات کا چاند بھی روئے زیبا کے سامنے شرماتا تھا۔ آپ کے روئے مبارک پر مثل موتی کے پسینہ آیا کرتا تھا اور خوشبو میں مشک سے زیادہ خوشبو اور مہک دار ہوتا تھا۔ (ابونعیم)

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کائناتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے اپنی لڑکی کی شادی کی ہے۔ آپ میری امداد فرمایئے۔ حضور سرور عالمؐ نے فرمایا کہ اس وقت تو میرے پاس کچھ دینے کو نہیں

Marfat.com

ایک چوڑے منہ کی شیشی اور کسی درخت کی لکڑی لے آ۔ وہ آدمی دونوں چیزیں لے کر حاضر خدمت ہوا۔ حضورؐ نے اپنی دونوں کلائیوں کے پسینہ سے شیشی بھر دی اور اُس شخص کو دیتے ہوئے فرمایا کہ اپنی بیٹی سے کہنا کہ اس لکڑی کو شیشی میں ڈبو کر جسم اور کپڑے پر خوشبو لگایا کرے۔ راوی کا بیان ہے کہ جس وقت وہ لڑکی خوشبو استعمال کرتی تھی اس کی مہک تمام مدینہ میں پھیل جاتی تھی۔ خوشبو اور مہک کی وجہ سے لوگوں نے اس کے گھر کا نام بیت المطیبین رکھ دیا تھا۔ (ابو یعلیٰ)

(۷۸) حضور سرورِ عالم صلعم کا قدِ موزوں

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نہ بہت لانبے تھے نہ بہت چھوٹے قد کے بلکہ آپ کا قد میانہ تھا۔ اگر آپ کہیں تنہا تشریف لے جاتے اور آپ کے ہمراہ کوئی شخص نہ ہوتا تو آپ میانہ قد معلوم ہوتے تھے اور اگر کوئی آپ کے ہمراہ دراز قد ہوتا تو حضورؐ اس سے لانبے معلوم ہوتے تھے۔ اکثر ایسا اتفاق ہوا کہ آپ کے دونوں جانب لانبے قد کے دو مرد ہوتے تو آپ ان دونوں سے لانبے معلوم ہوتے تھے۔ ابن سبعؒ نے خصائص میں ذکر کیا ہے کہ آپ جس وقت بیٹھتے تھے۔ آپ کے شانے حاضرینِ مجلس سے اونچے معلوم ہوتے تھے۔ (ابن ابی خیثمہ)

(۷۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کا سایہ نہ تھا

ذکوانؓ سے روایت ہے کہ حضور سرورِ عالمؐ کا سایہ نہ دھوپ میں نظر آتا تھا اور نہ چاندنی میں۔ ابن سبع نے کہا ہے کہ یہ بات بھی حضور علیہ السلام کی خصوصیات میں

Marfat.com

سے ہے کہ آپ کے جسم مبارک کا سایہ زمین پر نہیں پڑتا تھا۔ اس لئے کہ آپ نور تھے۔ جس وقت آپ دھوپ یا چاندنی میں چلتے تھے۔ آپ کا سایہ نظر نہیں آتا تھا۔

(۸۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک یا کپڑوں پر کبھی مکھی نہیں بیٹھی

قاضی عیاض نے شفا میں اور عزفی نے مولد میں ذکر کیا ہے کہ یہ بات حضور کی خصوصیات میں سے ہے کہ نہ کبھی آپ کے جسم مبارک پر مکھی بیٹھی نہ کپڑوں پر اور نہ کبھی آپ کے کپڑوں میں جوں پڑی۔ (شفا قاضی عیاض)

(۸۱) حضور سرور عالمؐ کے موئے مبارک کی کرامت

عبدالحمید بن جعفر نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ جنگ یرموک میں حضرت خالد بن ولید کی ٹوپی گم ہوگئی۔ تلاش کرنے پر دستیاب ہوگئی۔ اس دوران میں یہ سننے میں آیا کہ حضورؐ نے عمرہ ادا کیا اور سر مبارک کے بال منڈوائے۔ لوگ تبرک کے طور پر ان بالوں کو لینے کے لئے دوڑے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشانی مبارک کے کچھ بال میرے بھی ہاتھ لگے۔ میں نے وہ بال مبارک اپنی ٹوپی میں سی لئے۔ اسکے بعد میں جس جنگ میں شامل ہوا۔ حق تعالیٰ نے نصرت عطا فرمائی۔ (حاکم)

(۸۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا خونِ مطہر

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ سے روایت ہے کہ وہ حضور سرور عالمؐ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضور علیہ السلام اس وقت پچھنے لگوا رہے تھے جس وقت

آپ فارغ ہو گئے تو فرمایا۔ عبداللہ یہ خون لے جاؤ اور کسی ایسی جگہ ڈال دو۔ جہاں کسی کو نظر نہ آئے۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ نے وہ خون پی لیا۔ کچھ دیر بعد لوٹ کر آئے تو حضورؐ نے دریافت فرمایا کہ وہ خون تم نے کیا کیا۔ ابن زبیرؓ نے عرض کیا کہ میں نے وہ خون ایسی جگہ پوشیدہ کر دیا ہے کہ میرے خیال میں اس سے زیادہ اور کوئی پوشیدہ مقام نہ ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ وہ خون تم نے پی لیا ہوگا۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے عرض کیا۔ جی ہاں یا رسول اللہ میں نے پی لیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ویل للناس منک وویل لک من الناس (طبرانی)

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ بڑے زبردست بہادر صحابی تھے۔ لوگوں کا خیال ہے کہ آپ میں قوت حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی خون مطہر کی تھی۔

(۸۳) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی رفتار کا اعجاز

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک جنازہ میں شریک تھا۔ حضورؐ چلتے چلتے مجھ سے آگے بڑھ جاتے تھے۔ چنانچہ میں نے اپنی برابر کے ایک آدمی سے کہا۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی قسم چلتے وقت حضورؐ کے لئے زمین لپیٹ دی جاتی ہے۔ (ابن سعد)

یزید بن مرثد کی روایت میں ہے کہ حضور علیہ السلام اس قدر تیز چلا کرتے تھے کہ کوئی شخص اگر دوڑ کر آپ کو پکڑنا چاہتا تو نہ پکڑ سکتا۔

(ابن سعد)

Marfat.com

(۸۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی تھیں مگر دل نہ سوتا تھا

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ حضور نے فرمایا۔ اے عائشہ میری دونوں آنکھیں سوتی ہیں مگر میرا دل نہیں سوتا۔ (بخاری)

(۸۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت رجولیت

سلمیٰ کنیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے ایک رات میں اپنی ۹ بیویوں کے ساتھ مباشرت کی۔ (ابن سعد)

صفوان بن سلیم رضؓ نے روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبرئیلؑ میرے پاس ایک ہانڈی لائے اس میں کوئی چیز پکی ہوئی تھی۔ انھوں نے مجھ سے کہا کہ اس میں سے کھاؤ۔ چنانچہ اس کو کھاتے ہی مجھ میں جماع کی طاقت چالیس مردوں کی برابر ہو گئی۔ (ابن سعد)

(۸۶) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی احتلام نہیں ہوا

حضرت عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ کسی نبی کو ہرگز احتلام نہیں ہوا احتلام شیطان کی شرارت سے ہوا کرتا ہے۔

(طبرانی)

(۸۷) حضور صلعم کا بول و براز فوراً زمین کھا جاتی تھی

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپ بیت الخلا تشریف لے جاتے ہیں مگر وہاں کچھ بھی فضلہ نظر نہیں آتا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اے عائشہ تمھیں معلوم نہیں کہ جو فضلہ انبیاء علیہم السلام کے پیٹ سے خارج ہوتا ہے۔ اس کو زمین کھا جاتی ہے۔ (ابن سعد)

حضرت عائشہ رضؓ کی آزاد کردہ لونڈی لیلٰی سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ رضؓ نے ذکر کیا کہ حضور سرور عالمؐ قضائے حاجت کے لئے بیت الخلا میں داخل ہوئے آپ کے بعد میں داخل ہوئی۔ مجھے وہاں کوئی فضلہ نظر نہ آیا۔ البتہ مشک کی سی خوشبو اس مقام سے پائی۔ (حاکم)

(۸۸) حضور صلعم کے پیشاب سے پیٹ کی تمام بیماریاں غائب

حضرت ام ایمن رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ رات کو اُٹھے۔ مکان کے ایک گوشہ میں ہانڈی رکھی ہوئی تھی۔ اس میں پیشاب کیا۔ ام ایمن کہتی ہیں کہ میری آنکھ کھلی پیاس لگ رہی تھی۔ وہ ہانڈی میرے ہاتھ لگی۔ میں اس میں جو کچھ تھا پی گئی۔ صبح کو اُٹھ کر میں نے حضورؐ سے ذکر کیا تو آپ نے ہنس کر فرمایا اب تمھیں کبھی پیٹ کی بیماری عمر بھر نہ ہوگی۔ (دارقطنی)

(۸۹) حضور صلعم کا چہرہ چاند کی طرح گول تھا اور آپ چودھویں رات کے چاند کی مثل تھے

جابر بن سمرہ رضؓ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے پوچھا۔ کیا رسول اللہ صلعم کا چہرہ

مبارک لانبا تھا؟ جابرؓ نے جواب دیا۔ نہیں بلکہ سورج اور چاند کی طرح گول تھا
(مسلم)

ابواسحاق نے بنی ہمدان کی ایک عورت سے روایت کی ہے کہ میں نے حضورؐ کے ہمراہ حج کیا۔ تو میں نے اس عورت سے کہا کہ مجھے تشبیہ دیکر بتاؤ۔ حضورؐ کیسے تھے۔ اس عورت نے کہا کہ حضورؐ چودھویں رات کے چاند کے مثل تھے۔ آپ سے پہلے اور آپ کے بعد میں نے آپ جیسا نہیں دیکھا۔ (بیہقی)

(۹۰) حضور سرورِ عالمؐ کا رنگ گورا مگر سُرخی مائل تھا

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم گورے تھے اور آپ کے رنگ میں سُرخی ملی ہوئی تھی۔ (ابن عساکر)

(۹۱) حضورؐ کی آنکھیں بڑی بڑی، پلکیں دراز اور آنکھوں میں سُرخی کے ڈورے تھے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ کی آنکھیں بڑی بڑی پلکیں لمبی لمبی اور آپ کی آنکھوں میں سُرخی کے ڈورے تھے۔ (بیہقی)

(۹۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم آخر عمر تک بوڑھے نہیں ہوئے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ان سے کسی شخص نے دریافت کیا۔ کیا حضورؐ بوڑھے ہوگئے تھے۔ تو انھوں نے جواب دیا نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو بڑھاپے

کے عیب سے پاک رکھا۔ آپ کے سر اور داڑھی میں صرف ۱۷ یا ۱۸ اسفید بال تھے۔ (بیہقی)

(۹۳) حضور صلعم کے سر کے بال گھونگریالے تھے

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ اتنے گورے تھے گویا آپ چاندی سے بنائے گئے ہیں۔ سر مبارک کے بال گھونگریالے مگر لچکیلے تھے۔ شکم مبارک ہموار تھا۔ آپ کے شانوں کے جوڑ بڑے بڑے تھے۔ (ترمذی)

(۹۴) حضورؐ کی پیشانی چوڑی ناک ستواں اور بھنویں باریک تھیں

ایک صحابی سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ کو دیکھا آپ نہایت خوبصورت جسم کے مرد تھے۔ پیشانی بڑی۔ ناک ستواں اور بھنویں باریک تھیں۔ آپ کے سینے کے نیچے سے ناف تک بالوں کی ایک لمبی لکیر تھی۔ (بیہقی)

ہنستے وقت حضورؐ کے منہ سے نور کی شعاعیں نکلتی تھیں اور ان کا عکس دیواروں پر پڑتا تھا

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حضور چلتے تھے تو اپنا پورا قدم زمین پر رکھتے تھے۔ آپ کے پاؤں کے تلوے میں گڑھا نہ تھا اور جس وقت چادر کو دوش مبارک سے جدا کرتے تو حضورؐ کا جسم چاندی کا پترا معلوم ہوتا تھا جس وقت آپ ہنستے تو دیواروں پر روشنی پڑتی تھی۔ آپ جیسا میں نے آپ سے پہلے اور آپ کے

Marfat.com

بعد کبھی نہیں دیکھا۔ (بزار)

(۹۶) حضورؐ کی ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ ملائم تھیں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ کی ہتھیلیاں ریشم سے زیادہ ملائم تھیں اور حضور کے جسم کی خوشبو مشک و عنبر سے بہتر و اعلیٰ تھی۔ (بخاری)

(۹۷) حضورؐ کا مشہور نام اللہ تعالیٰ کے اسم مبارک سے مشتق ہے

حضرت حسان بن ثابتؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح بیان کرتے ہوئے کہا ہے۔

اغر علیہ للنبوۃ خاتم　　من اللہ من نور یلوح ویشھد

(آپ ایسے واضح النسب ہیں کہ خاتم نبوت اللہ کے نور کی آپ پر ظاہر ہوتی ہے اور گواہی دیتی ہے)

وضم الالٰہ اسم النبی الی اسمہ　　اذا قال فی الخمس المؤذن اشھد

(اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ نبی کا نام ملایا ہے جس وقت موذن نماز کے پانچ وقتوں میں اشہد ان لاالہ الا اللہ کہتا ہے تو اشہد ان محمداً رسول اللہ کہتا ہے)

وشق لہ من اسمہ لیجلہ　　فذوالعرش محمود وھذا محمد

(اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نام سے آپ کا نام نکالا ہے تاکہ آپ کی جلالت مرتبت عیاں ہو پس صاحب عرش محمود ہے اور یہ نبی محمدؐ ہے)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی صلعم پیدا ہوئے تو

Marfat.com

یک دنبہ سے عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کیا اور محمدؐ نام رکھا۔ کسی شخص نے عبدالمطلب سے دریافت کیا کہ تم نے حضورؐ کا نام محمدؐ کیوں رکھا۔ باپ دادا کے نام پر کیوں نام نہ رکھا تو انھوں نے جواب دیا کہ آپ کا نام میں نے اس خیال سے محمد رکھا کہ اللہ تعالیٰ آسمان میں آپ کی حمد کرے اور زمین پر آدمی آپ کی حمد کریں۔ (ابن عساکر)

(۹۸) حضورؐ کی والدہ محترمہ کا انتقال اور جنات کی نوحہ خوانی

ام سماعہ نے اپنی والدہ سے روایت کی ہے کہ میں حضورؐ کی والدہ محترمہ حضرت آمنہ رضؓ کے پاس ان کی بیماری کے زمانہ میں جس میں اُن کی موت واقع ہوئی تھی، حاضر ہوئی۔ حضورؐ اس وقت پانچ سال کے تھے۔ اپنی والدہ کے سرہانے بیٹھے ہوئے تھے۔ حضرت آمنہ رضؓ نے حضورؐ کے روئے مبارک کو دیکھ کر یہ اشعار پڑھے۔

بارك الله فيك من غلام   يا ابن الذى من حومة الحمام

(اے لڑکے اللہ تعالیٰ تجھے برکت عطا کرے۔ اے بیٹے اس شخص کے جو وفات پا چکا ہے)

نجا بعون الملك المنعام   فودى غداة الضرب بالسهام

(جس کا تو فرزند ہے اس نے اللہ تعالیٰ کی مدد سے نجات پائی تھی اور اس کی دیت اس روز دی گئی جس روز قرعہ ڈالا گیا تھا)

بمائة من ابل سوام   ان صح ما ابصرت فى المنام

(اس کی اُن سو اونٹوں سے دیت دی گئی تھی کہ وہ چھوٹے ہوئے چرتے تھے جو بات میں نے خواب میں دیکھی ہے۔ اگر وہ صحیح ہے)

فانت مبعوث الى الانام   من عند ذى الجلال والاكرام

Marfat.com

(تو مخلوق کی طرف بھیجا گیا ہے۔ ذوالجلال والاکرام کی طرف سے کہ وہ مخلوق کا خدا ہے)

تبعث فی الحل و فی الحرام   تبعث بالتحقیق والاسلام

(تو حرام اور حلال شے کے بارے میں بھیجا جائے گا اور تحقیق حق اور اسلام کے ساتھ بھیجا جائے گا)

دین ابیك البر ابراهام   فالله انهاك من الاصنام

(وہ حلال و حرام اور تحقیق و اسلام تیرے نکوکار باپ ابراہیم کا دین ہے۔ اللہ تعالیٰ تجھے بتوں سے منع کرے گا یعنی تو دین ابراہیم کی لوگوں کو ہدایت کرے گا اور حلال و حرام کی تعلیم دے گا اور بتوں کی عبادت سے لوگوں کو روکے گا)

ان لا توالیها مع الاقوام

اور اللہ تعالیٰ تجھ کو اس بات سے منع کرے گا کہ تو اقوام کے ساتھ بتوں کا والی نہ ہو اور اُن سے دشمنی کرے گا اور ان کو دوست نہ بنائے گا۔

اس کے بعد حضرت آمنہ رضؓ انتقال فرما گئیں۔ جنات نے آپ کی وفات پر مرثیہ پڑھے جس کے چند اشعار یہ ہیں۔ ؎

نبکی الفتاة البرة الامینة   ذات الجمال العفة الرزینة

(ہم روتے ہیں اس جوان عورت نکوکار امینہ پر کہ وہ صاحب جمال صاحب عفت اور صاحب وقار تھی)

زوجة عبد الله والقرینة   اُم نبی الله ذی السکینة

(وہ عبداللہ کی زوجہ اور ان کی ہمسر تھی۔ وہ اللہ تعالیٰ کے اس نبی کی والدہ تھی جو صاحب سکینہ و وقار ہے۔)

وصاحب المنبر بالمدینہ   صارت لذی حفر تھار ھینہ

(وہ نبی صاحب منبر مدینہ میں ہو گا۔ اس نبی کی والدہ ماجدہ اپنی قبر کے پاس رہن ہو گی)

(ابو نعیم)

(۹۹) حضورؐ کے توسل سے اہل مکّہ پر نزول باراں

رقیقہ بنت صیفی حضورؐ کے دادا عبدالمطلب کی ہم سن تھیں۔ رقیقہ کا بیان ہے کہ مکّہ میں اس قدر قحط سالی ہوئی کہ لوگوں کے گوشت پوست خشک ہو گئے۔ میں سو رہی تھی کہ ہاتف نے بڑی بھاری آواز سے پکار کر کہا۔

اے قریش والو! یہ نبی تمہیں میں سے بھیجا گیا ہے اس کے دن آ گئے ہیں۔ یہ اس کے خروج کا وقت ہے۔ تم لوگ بارش اور فراخ سالی کے لئے کیوں دعا نہیں کرتے تم اپنے آدمیوں میں ایسے شخص کو تلاش کرو جو نسب اور قوم میں متوسط ہے اور مرتبہ میں تم سے بڑا ہے اور وہ گورے رنگ کا عظیم و جسیم ہے۔ اس کی جلد باریک اور نازک ہے اس کی پلکیں گھنی اور رخسار کشیدہ ہیں۔ اس کی ناک اونچی ہے۔ اسی پر مخلوق کی حاجت روک دی گئی ہے۔ اس کا ایک راستہ ہے۔ وہ اس کی طرف رہنمائی کرے گا۔ ضرورت ہے کہ وہ شخص اور اس کے بیٹے اس کام کے لئے کھڑے ہو جائیں اور ان کے ساتھ عرب کے ہر خاندان کا ایک مرد ہو۔ یہ سب لوگ پانی سے غسل کریں۔ خوشبو لگائیں پھر رکن کو بوسہ دیں اور بیت اللہ شریف کا سات سات بار طواف کریں اور یہ سب لوگ کوہ ابوقبیس پر چڑھ جائیں اور وہ مرد موصوف الذکر یعنی عبدالمطلب اللہ تعالیٰ سے پانی کے لئے دعا مانگے۔ قوم

Marfat.com

آمین کہے۔ اس وقت تم جو دعا مانگو گے قبول ہوگی"۔

رقیقہ کہتی ہیں کہ میں جب صبح کو بیدار ہوئی تو میری عقل زائل ہو چکی تھی۔ خوف کی وجہ سے بدن کا رواں رواں کھڑا تھا۔ میں نے فوراً شعاب مکہ میں آکر اپنا خواب بیان کیا۔ تمام اہل قریش حضرت عبدالمطلب کے پاس جمع ہوگئے۔ اور حسب ہدایت غسل و طواف کرکے کوہ ابو قبیس پر چڑھ گئے۔ حضرت عبدالمطلب پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے ہوگئے۔ ان کے ہمراہ حضورؐ بھی تھے۔ حضرت عبدالمطلب نے خدا سے دعا مانگی۔ ابھی لوگ پہاڑ سے اترنے نہ پائے تھے کہ موسلا دھار بارش شروع ہوگئی۔ قریش کے بڑے بوڑھوں نے عبدالمطلب کے شکریہ کے طور پر یہ اشعار پڑھے۔ ؎

بشیبۃ الحمد اسقی اللہ بلدتنا لما فقدنا الحیاد اجلوذ المطر

(شیبۃ الحمد کے سبب سے اللہ تعالیٰ نے ہمارے شہر کو سیراب کیا جب کہ ہم نے امیر کو گم کیا اور بارش نے اپنا دامن کھینچ لیا۔)

فجاد بالماء جونی لہ سبل سحا نعاشت بہ الانعام والشجر

(شیبۃ الحمد کے سبب سے اس سیاہ ابر نے پانی کے ساتھ بخشش کی کہ اس کے لئے بارش ازروئے بہنے کے ہے۔ اس ابر سے حیوانات اور درخت زندہ ہوگئے)

منامن اللہ بالیمون طایرہ وخیر من بشرت یوما نیہ مضر

(سیاہ ابر کی بارش اور حیوانات و اشجار کا زندہ ہو جانا اللہ تعالیٰ کا احسان ہے اور یہ احسان اس شخص کے سبب سے ہے کہ اس کا طایر مبارک ہے اور وہ ان لوگوں سے اچھا ہے جس کی بشارت ایک دن مضر نے دی ہے۔)

Marfat.com

مبارک الاسم یستسقی الغمام بہ ۔ مافی الانام لہ عدل ولاخطر

(وہ ایسا مبارک نام ہے کہ اس کے سبب سے ابر سے پانی مانگا جاتا ہے۔ وہ ایسا ہے کہ مخلوق میں اس کی مثل اور اس کی ہم قدر و منزلت کوئی نہیں ہے) (ابن سعد)

(۱۰۰) حضورؐ اپنے دادا کے جس کام کیلئے جاتے تھے وہ کام ہو جاتا تھا

کندیر بن سعید نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں حج کیا۔ ایک مرد کو طواف کرتے دیکھا وہ کہہ رہا تھا۔ رب رد الی راکبی محمد ایا رب ردہ واصطنع عندی یدا (پھیر دے میرے راکب محمد کو اے میرے رب پھیر دے اور میرے ساتھ بخشش اور بھلائی کر) میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون شخص ہے۔ لوگوں نے کہا یہ عبدالمطلب ہیں۔ انھوں نے اپنے بیٹے کو اپنے اونٹ کی تلاش کے لئے بھیجا ہے۔ وہ جب اپنے بیٹے کو کسی کام کے لئے بھیجتے تھے وہ کام فوراً ہو جاتا تھا۔ اب کی بار ذرا دیر ہو گئی۔ اسی واسطے یہ دعا مانگ رہے ہیں۔ ابھی کچھ دیر نہ گزری تھی کہ حضورؐ بھی تشریف لے آئے اور اونٹ بھی آ گیا۔ (بخاری فی تاریخہ)

(۱۰۱) عبدالمطلب کے فرش پر حضور صلعم کے سوا اور کوئی نہیں بیٹھ سکتا تھا

عباس بن عبداللہ بن معبد سے روایت ہے کہ عبدالمطلب کے واسطے ظل کعبہ میں فرش بچھایا جاتا تھا اور عبدالمطلب کے کسی بیٹے کو ان کے عظمت و جلال کی وجہ سے اس فرش پر بیٹھنے کی ہمت نہ ہوتی تھی۔ حضور سرور عالمؐ اس فرش پر آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ آپ کے چچا حضور کو فرش پر سے اٹھانے کی کوشش کرتے تو عبدالمطلب

کہتے۔ میرے بیٹے کو چھوڑ دو۔ میرے بیٹے کو بیٹھا رہنے دو۔ عبدالمطلب آپ کی پشت پر ہاتھ پھیر کر کہتے میرے اس بیٹے کی بڑی شان ہوگی۔ عبدالمطلب کی وفات کے وقت حضورؐ کی عمر ۸ سال تھی۔ عبدالمطلب نے ابوطالب کو بلا کر وصیت کی کہ میرے بعد حضورؐ کی پرورش اور تربیت میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھنا۔

(۱۰۲) ابوطالب کی کفالت کے زمانے میں حضور سرورِ عالمؐ کے حالات

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ابوطالب کے بیٹے صبح کے وقت خواب سے بیدار ہوئے تو ان کی آنکھوں میں چیپڑ لگے رہتے تھے۔ آنکھوں سے رطوبت بہتی رہتی تھی۔ حضورؐ بالکل صاف ستھرے اُٹھتے تھے اور کھانے کے وقت جب ابوطالب اپنے بیٹوں کے سامنے کھانے کی رکابیاں رکھتے تو آپس میں چھینا جھپٹی کرنے لگتے۔ حضورؐ یہ دیکھ کر فوراً اپنا ہاتھ روک لیتے اور ان کے ساتھ چھینا جھپٹی میں شریک نہ ہوتے تھے۔ ابوطالب نے اپنے بیٹوں کی بدتمیزیاں دیکھ کر حضورؐ کے واسطے علیحدہ کھانے کا انتظام کر دیا تھا۔ (ابن عساکر)

(۱۰۳) حضور سرورِ عالمؐ نے کبھی بھوک پیاس کی شکایت نہیں کی

حضرت ام ایمن سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ کو کبھی بھوک پیاس کی شکایت کرتے نہیں سُنا۔ آپ جس وقت صبح کو اُٹھتے تو تھوڑا سا آبِ زمزم نوش فرما لیتے۔ ہم اکثر صبح کا کھانا آپ کے سامنے پیش کرتے تو حضورؐ فرماتے۔ میرا ارادہ کھانا کھانے کا نہیں ہے۔ میرا پیٹ بھرا ہوا ہے۔ (واقدی)

Marfat.com

(۱۰۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر درخت سایہ کرتا تھا

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو طالب شام کی طرف گئے۔ حضورؐ ان کے ہمراہ تھے۔ ملک شام میں ایک راہب رہتا تھا۔ راہب کے پاس ہی قیام کیا۔ اونٹوں کے کجاوے کھول دیئے۔ راہب اُٹھ کر آیا اور اِدھر اُدھر گھوم پھر کر حضورؐ کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا کہ یہ لڑکا سید العالمین ہے۔ رسول رب العالمین ہے۔ یہ وہ ہے جس کو حق تعالیٰ نے رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے۔ قافلہ والوں نے اس راہب سے دریافت کیا۔ تمھیں کیسے معلوم ہوا کہ یہ رسول رب العالمین ہیں تو اس نے جواب دیا کہ تمھارا قافلہ جس وقت گھاٹی سے نکلا۔ حضورؐ جس درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تھے وہ فوراً سجدہ میں گر جاتا تھا۔ درخت اور پتھر سوائے نبی کے اور کسی کو سجدہ نہیں کرتے۔ میں حضور سرورِ عالمؐ کو ان کی خاتم نبوت سے بھی پہچانتا ہوں۔ اس بات چیت کے بعد راہب واپس چلا گیا۔ قافلہ والوں کے لئے کھانا پکوا کر لایا۔ اس وقت سرورِ عالمؐ اونٹ چرانے تشریف لے گئے تھے راہب نے کہا کسی آدمی کو بھیجکر حضورؐ کو بلواؤ۔ حضورؐ تشریف لے آئے۔ آپ کے سر پر ایک بادل کا ٹکڑا سایہ کئے ہوئے تھا۔ (ابن ابی شیبہ)

(۱۰۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے بارانِ رحمت کا نزول

جلہمہ بن عرفطہ سے روایت ہے کہ میں مکۂ معظمہ پہنچا۔ اس وقت مکہ میں قحط سالی تھی۔ قریش نے عرض کیا۔ اے ابو طالب قحط کی وجہ سے ہم لوگوں کا بُرا حال ہو گیا ہے بارش

کے لئے دُعا مانگو۔ ابوطالب بارش کی دُعا کرنے چلے۔ حضورؐ اور مکہ مکرمہ کے بہت سے لڑکے ہمراہ تھے۔ بیت اللہ شریف سے پشت لگا کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی انگلیاں حضورؐ نے پکڑیں۔ حق تعالےٰ سے نزول باراں کی درخواست کی۔ اسی وقت آسمان پر بادل آکر برسنے لگا۔ جل تھل بھر گئے۔ شہر میں غلہ کی ارزانی اور چرندوں کے لئے چارہ کی فراوانی ہو گئی۔ ابوطالب نے اس واقعہ کو ان الفاظ میں نظم کیا ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامیٰ عصمۃ للارامل

(آپ ایسے گورے اور ایسے واضح النسب ہیں کہ ابر آپ کے چہرۂ مبارک یا آپ کی ذات اقدس کے ساتھ پانی مانگتا ہے اور آپ یتیموں کی پناہ ہیں اور بیوہ عورتوں کے نگہبان ہیں)

یلوذ بہ الھلاک من آل ھاشم فھم عندہ فی نعمۃ و فواضل

(آپ کے ساتھ وہ لوگ جو آل ہاشم سے ہیں اور ہلاک ہونے والے ہیں پناہ چاہتے ہیں۔ وہ آپ کے پاس نعمت اور عظیم نعمتوں میں ہیں) (ابن عساکر)

(۱۰۶) حق تعالےٰ نے حضورؐ کو زمانہ شباب میں جاہلیت کی باتوں سے محفوظ رکھا

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ کعبۃ اللہ کی تعمیر کے لئے پتھر اُٹھا اُٹھا کر لا رہے تھے۔ آپ اس وقت صرف تہمد پہنے ہوئے تھے۔ آپ کے چچا حضرت عباسؓ نے فرمایا۔ اے میرے بھتیجے اگر تم اپنا تہمد کھول کر کاندھے پر رکھ لو تو پتھر کی رگڑ وغیرہ سے محفوظ رہو۔ حضورؐ نے ایسا ہی کیا۔ آپ بے ہوش ہو کر گر پڑے

اس کے بعد کسی شخص نے آپ کو برہنہ نہیں دیکھا۔ (بخاری)

عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے کہ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کبھی ایام جاہلیت میں عورتوں کے کھیل تماشہ میں شریک ہوئے تھے۔ فرمایا نہیں۔ (طبرانی)

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ سے روایت ہے کہ کسی شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ آپ نے کبھی بتوں کی پوجا کی ہے۔ فرمایا نہیں۔ صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ! آپ نے کبھی شراب پی؟ فرمایا ہرگز نہیں۔ اس لئے کہ میں اس بات کو جانتا تھا کہ جو شخص بُت پرستی اور شراب نوشی کا مرتکب ہوگا۔ وہ کفر کا مرتکب ہوگا۔ مجھے اس وقت نہ کتاب کا علم تھا نہ ایمان کو پہچانتا تھا۔ (ابونعیم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ اپنے چچا زاد بھائیوں کے ساتھ اساف بُت کے پاس کھڑے تھے۔ آپ نے خانہ کعبہ کی پشت کی طرف ایک ساعت نظر اٹھائے رکھی اس کے بعد واپس لوٹ گئے۔ حضور کے چچا زاد بھائیوں نے کہا اے محمد تجھے کیا ہو گیا؟ آپ نے فرمایا مجھے اس بُت کے پاس کھڑے ہونے کی ممانعت کی گئی ہے۔ (ابن عساکر)

(۱۰۷) حضورؐ کی قوم آپ کے عہدِ شباب میں آپ کی تعظیم کرتی تھی اور آپ کے ذریعہ دُعا کراتی تھی

ابن شہاب سے روایت ہے کہ جس وقت قریش نے خانہ کعبہ تعمیر کیا اور بناتے بناتے رکن کی جگہ تک پہنچے تو ان میں آپس میں جھگڑا ہو گیا کہ رکن کو کون اٹھائے

Marfat.com

جب کوئی صورت فیصلہ کی نظر نہ آئی تو باہمی قرار داد سے طے پایا کہ جو شخص ہمارے آگے سے آئے اسی کو اپنا حکم بنالیں۔ اتنے میں حضورؐ تشریف لے آئے۔ اس وقت آپ لڑکے اور کم عمر تھے۔ قریش نے آپ کو حکم قرار دیا۔ حضور سرور عالمؐ نے اس پتھر کو ایک کپڑے کے اندر رکھ کر حکم دیا کہ ہر قبیلہ کا سردار اس کپڑے کو پکڑ کر اٹھائے۔ رؤسائے قبائل نے تعمیل حکم کی۔ حضورؐ نے دیوار پر چڑھ کر اس پتھر کو اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر اس کی مقررہ جگہ پر رکھ دیا۔ اس بات سے تمام اہل قریش آپ سے بہت خوش ہوئے اور آپ کی کمال ذہانت و فطانت کی داد دی۔ قریش حضورؐ سے اس درجہ خوش تھے کہ انھوں نے متفقہ رائے سے حضور صلعم کو امین کا خطاب دیا۔

(۱۰۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتوں نے سایہ کیا

ابن اسحاق نے کہا ہے کہ حضرت خدیجہؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپ ان کا مال لے کر تجارت کے واسطے شام جائیں۔ چنانچہ آپ حضرت خدیجہؓ کے غلام میسرہ کے ہمراہ شام تشریف لے گئے اور ایک درخت کے سایہ میں جو ایک راہب کے صومعہ کے قریب تھا۔ قیام فرمایا۔ راہب نے میسرہ سے دریافت کیا۔ تمہارے ہمراہ یہ کون شخص ہے۔ میسرہ نے کہا یہ ایک قریشی اہل حرم ہیں۔ یہ سُن کر راہب نے کہا کہ اس درخت کے نیچے سوائے نبی کے کسی نے قیام نہیں کیا۔ میسرہ کا بیان ہے کہ دوپہر کے وقت جب گرمی شدت کی ہوتی تھی۔ دو فرشتے سر مبارک پر سایہ کئے رہتے تھے۔ پھر جب سامان تجارت فروخت کر کے حضورؐ شام سے مکہ مکرمہ

Marfat.com

واپس تشریف لائے تو یہ نظارہ حضرت خدیجہ رضؓ نے بھی اپنی آنکھوں سے دیکھا میسرہ نے بھی دوران سفر کے حالات بیان کئے۔ اسی وقت سے حضرت خدیجہ رضؓ کو حضورؐ سے عقد مسنون کرنے کا شوق دامنگیر ہوا۔ (ابن سعد)

(۱۰۹) حضرت خدیجہ رضؓ کو نکاح کرنے کا غیبی اشارہ

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ رجب کی عید میں اہل مکہ کی عورتوں میں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ یہ سب عورتیں ایک بُت کے پاس کھڑی ہوئی تھیں۔ یکایک ان کو ایک انسانی شبیہ نظر آئی اور اس نے ان عورتوں کے قریب آکر بلند آواز سے پکار کر کہا۔

"اے تیما کی عورتو! عنقریب تمھارے شہر میں ایک نبی جس کا نام احمد ہے مبعوث ہونے والا ہے۔ جو عورت اس سعادت کی خواہش مند ہو کہ وہ اس نبی کی زوجیت قبول کرے۔ اس کو بلا تامل اپنا ارادہ پورا کرنا چاہیئے۔"

یہ آواز سن کر عورتوں نے اس کو کنکریاں ماریں۔ برا بھلا کہا۔ حضرت خدیجہ رضؓ بھی ان عورتوں میں شامل تھیں۔ مگر وہ خاموش رہیں اور انھوں نے اپنی زبان سے کچھ نہ کہا۔ (ابن سعد)

(۱۱۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت اور آغازِ وحی

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ پر شروع شروع میں آغاز وحی اس طور پر ہوئی کہ آپ کو سچے خواب نظر آتے تھے۔ آپ جو کچھ خواب میں مشاہدہ فرماتے

Marfat.com

صبح کو ہوبہو اسی طرح ظہور میں آتا۔ اس کے بعد حضورؐ خلوت گزیں ہو گئے۔ آپ غار حرا میں کئی کئی رات عبادت میں مشغول رہتے تھے۔ حضورؐ کھانے پینے کا سامان اپنے ہمراہ لے جاتے تھے۔ جب ختم ہو جاتا پھر واپس تشریف لا کر لے جاتے اسی دوران میں ایک روز حضور سرور عالمؐ عبادت میں مشغول تھے کہ آپ کے پاس ایک فرشتہ نے آکر کہا پڑھو۔ حضورؐ نے فرمایا مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ اس فرشتہ نے حضورؐ کو بغل میں لے کر خوب دبوچا۔ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ اس فرشتے نے مجھے اس زور سے بھینچا کہ مجھ میں طاقت باقی نہ رہی۔ اس کے بعد اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ میں نے جواب دیا مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ اس فرشتے نے پھر مجھے آغوش میں لے کر خوب دبایا۔ اس کے بعد مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ میں نے کہا۔ مجھے پڑھنا نہیں آتا۔ اس بار فرشتے نے پھر مجھے دبایا۔ میں بے حال ہو گیا۔ اس کے بعد اس نے مجھے چھوڑ دیا اور کہا پڑھو۔ اقرأ باسم ربک الذی خلق۔ خلق الانسان من علق اقرأ و ربک الاکرم الذی علم الانسان مالم یعلم فرشتہ چلا گیا۔ میرا دل خوف کی وجہ سے کانپ رہا تھا۔ اس کے بعد حضورؐ حضرت خدیجہؓ کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا۔ مجھے کمبل اڑھاؤ۔ آج میرے ساتھ ایسا واقعہ پیش آیا ہے جس سے مجھے جان کا خطرہ محسوس ہو رہا ہے۔ حضرت خدیجہؓ نے آپ کو کمبل اڑھایا۔ عرض کیا حضورؐ آپ کسی بات کا خیال نہ کریں۔ آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ سچی بات کہتے ہیں۔ سختی برداشت کرتے ہیں۔ مہمانوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔ نادار اور مفلس لوگوں کو کسب کراتے ہیں۔ جو شخص حق پر ہوتا ہے اور مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے آپ اس کی اعانت کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کا حافظ و ناصر ہے۔

Marfat.com

کچھ دیر بعد جب حضورؐ کے اوسان درست ہوئے۔ خدیجہؓ حضورؐ کو ورقہ بن نوفل بن اسد بن عبد العزیٰ کے پاس لے کر گئیں اور اُن سے سارا واقعہ ذکر کیا (ورقہ بن نوفل ایک زبردست نصرانی عالم تھا۔ ورقہ نے ہی انجیل کا ترجمہ عربی زبان میں کیا تھا) ورقہ نے حضورؐ کی زبانی سارا حال سُنا۔ ورقہ نے جواب دیا کہ یہ وہی فرشتہ تھا جو حضرت موسیٰؑ پر نازل ہوا تھا۔ ورقہ نے کہا۔ کاش میں اس وقت زندہ رہوں جب وقت آپ کی قوم آپ کو وطن سے نکالے گی۔ حضورؐ نے فرمایا کیا مجھے میری قوم جلا وطن کرے گی۔ ورقہ نے جواب دیا۔ ہاں آپ جو چیز لے کر آئے ہیں اور کوئی اس جیسی چیز لے کر نہیں آیا۔ قوم نے ہمیشہ ایسے لوگوں کے ساتھ عداوت اور مخالفت کی ہے۔ اگر میں آپ کی نبوت کے زمانہ میں زندہ رہا تو آپ کی پوری پوری مدد کروں گا۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد ہی ورقہ کا انتقال ہو گیا۔ (بخاری و مسلم)

(۱۱۱) فترت وحی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اضطراب اور حضرت جبرئیلؑ کی تسلی دہانی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ وحی آتے آتے کچھ روز بندش ہو گئی۔ اس بات سے حضورؐ کو سخت قلق و اضطراب ہوا۔ آپؐ نے کئی بار ارادہ کیا کہ پہاڑ کی چوٹی پر چڑھ کر اپنے آپ کو نیچے گرا دیں مگر اسی وقت حضرت جبرئیل نے حاضر ہو کر آپ کو تسلی دی: "اے محمدؐ آپ بلا شبہ اللہ تعالیٰ کے برحق رسول ہیں" اس بات سے حضورؐ کو تشفی ہو جاتی اور دولت خانہ واپس آجاتے۔ (احمد)

حافظ ابن حجر عسقلانیؒ نے شرح بخاری میں لکھا ہے کہ ابتدائے نزولِ وحی

Marfat.com

میں حضور سرورِ عالم کو فرشتہ کا دبوچنا حضور کی خصوصیات میں سے ہے۔ آغوش میں لے کر دبوچنے کی حکمت یہ تھی کہ آپ کسی دوسری شے کی طرف التفات سے فارغ الذہن رہیں اور اس امر میں شدت و کوشش کا اظہار اس امر کی تنبیہ کے پیش نظر تھا کہ وہ قولِ ثقیل جو آپ کو آئندہ القا کیا جانے والا ہے آپ اس کے متحمل ہو سکیں اور ابتدائے وحی میں اس کی ضرورت بھی تھی کہ آپ کے قلب مبارک میں تخیل اور وسوسہ کی گنجائش نہ رہے۔

(۱۱۲) ابتدائے نبوت میں حضرت اسرافیل تین سال تک حضور کو تعلیم دیتے رہے

حضرت امام بیہقی نے شعبی سے روایت کی ہے کہ حضور کو چالیس سال کی عمر میں خلعت نبوت پہنایا گیا۔ نبوت کے شروع کے تین سال میں حضرت اسرافیل حضور کے ساتھ رہے۔ ان ایام میں قرآن شریف نازل نہیں ہوا تھا۔ حضرت اسرافیل حضور کو کلمہ اور دوسری چیزوں کی تعلیم دیتے تھے۔ تین سال بعد حضرت جبرئیل آپ کے ساتھ رہے۔ جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ بیس سال تک قرآن نازل ہوتا رہا دس سال مکہ معظمہ میں اور دس سال مدینہ طیبہ میں۔

(۱۱۳) آغاز نبوت سے پیشتر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو درخت اور پتھر سلام کرتے تھے

عبدالملک بن عبداللہ بن ابی سفیان بن العلا بن جاریۃ الثقفی نے بعض

اہل علم سے روایت کی ہے کہ جب حق تعالیٰ نے حضورؐ کو نبوت کی کرامت عطا کرنے کا ارادہ کیا تو اس کی ابتدا اس طرح ہوئی کہ حضورؐ جب درخت یا پتھر کے پاس سے گزرتے تھے وہ درخت یا پتھر آپ کو سلام کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم السلام علیك یا رسول اللہ کی ندا سُن کر اِدھر اُدھر مڑ کر دیکھتے تھے۔ مگر کوئی سلام کرنے والا نظر نہ آتا تھا۔ (بیہقی)

(۱۱۴) عسکلان بن عواکن الحمیری کا قبول اسلام

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف نے اپنے والد سے اور انھوں نے اپنے والد سے روایت کی ہے کہ میں ایک مرتبہ یمن کے سفر پر گیا۔ عسکلان بن عواکن الحمیری کے ہاں قیام کیا۔ عسکلان بہت بوڑھا مرد بزرگ تھا۔ عسکلان نے مجھ سے دریافت کیا۔ سناؤ تم لوگوں میں کوئی نیا آدمی ظاہر ہوا ہے جس نے تمھارے دین کے خلاف کیا ہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کا اعلان فرما چکے تھے۔ عسکلان کبرسنی کے باعث ثقل سماع میں مبتلا تھا۔ نشست و برخاست دشوار تھی۔ میں جب اس کے پاس پہنچا تو اس کے بیٹوں پوتوں نے اس کو گاؤتکیہ کے سہارے بٹھایا۔ عسکلان نے مجھ سے کہا۔ تم اپنا نسب بیان کرو۔ میں نے کہا۔ میں عبدالرحمٰن بن عوف بن عبدالحارث بن زہرہ ہوں۔ عسکلان نے کہا۔ اے زہرہ کے بھائی میں تجھے ایک خوشخبری سناتا ہوں۔ میں نے کہا ضرور۔ عسکلان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کے شروع میں تیری قوم میں ایک نبی کو مبعوث کیا ہے اور اس پر ایک کتاب نازل کی ہے۔ وہ نبی بتوں کی عبادت کو منع کرتا ہے۔ اسلام کی طرف بلاتا ہے۔ حق بات

کا حکم کرتا ہے۔ بری باتوں سے روکتا ہے۔ میں نے پوچھا کہ وہ نبی کن لوگوں میں سے ہے۔ عسکلان نے کہا کہ وہ بنی ہاشم سے ہے اور تم اس کی ننہیال میں سے ہو۔ اے عبدالرحمٰن تم یہاں سے جلد واپس چلے جاؤ اور اس کی مدد کرو اس کی تصدیق کرو اور اس نبی کے پاس یہ میرے چند اشعار لے جاؤ ؎

اشہد باللہ ذی المعالی — وفالق اللیل والصباح

(میں گواہی دیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ صاحب بلندیوں کا ہے اور نکالنے والا رات اور صبح کا)

انک فی السر من قریش — یا ابن المفدی من الذباح

(آپ شرف اور جوانمردی میں قریش سے ہیں، اے فرزند اس شخص کے ذبح سے جس کا فدیہ دیا گیا ہے۔)

ارسلت تدعوا الی یقین — ترشد للحق والفلاح

(آپ خدا کی طرف سے بھیجے گئے ہیں۔ مخلوق کو یقین کی طرف بلاتے ہیں، اور حق و فلاح کے واسطے رہنمائی کرتے ہیں)

اشہد باللہ رب موسیٰ — انک ارسلت بالبطاح

(میں اس اللہ کے ساتھ گواہی دیتا ہوں کہ وہ موسیٰ کا رب ہے۔ تحقیق آپ بطحا میں بھیجے گئے ہیں)

فکن شفیعی الی ملیک — یدعوا البرایا الی الفلاح

(آپ ملیک یعنی اللہ تعالیٰ کے پاس میری شفاعت فرمائیں کہ وہ اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق کو فلاح کی طرف بلاتا ہے)

Marfat.com

عبدالرحمٰن بن عوف رضؓ کا بیان ہے کہ یہ اشعار میں نے اسی وقت حفظ یاد کر لئے اور مال تجارت جلدی جلدی فروخت کر کے مکہ مکرمہ واپس آیا اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے ملاقات کی اور ان کو سارا قصہ سنایا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا کہ وہ نبی محمد بن عبداللہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے ان کو رہنما بنا کر بھیجا ہے۔ تم ان کے پاس چلو۔ حضورؐ اس وقت حضرت خدیجہ رضؓ کے مکان میں تشریف فرما تھے۔ ہم دونوں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضورؐ نے مجھے دیکھکر متبسمانہ انداز میں فرمایا۔ تمہارے چمکنے اور پُررونق چہرہ سے مجھے خیر کی اُمید ہے۔ بتاؤ کیا خبر ہے۔ جو امانت لے کر آئے ہو، پیش کرو۔ میں نے سارا واقعہ حضورؐ کے سامنے پیش کیا اور عسکلان کے اشعار پڑھ کر سنائے اور خود بھی مشرف بہ اسلام ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ حمیر کا بھائی (عسکلان) خاص ایماندار لوگوں میں سے ہے۔ حضورؐ نے یہ بھی فرمایا کہ مجھ پر بہت سے لوگ ایمان لاتے ہیں۔ میری نبوت کی تصدیق کرتے ہیں اور وہ میرے پاس حاضر نہیں ہوئے۔ وہ لوگ میرے سچے بھائی ہیں۔ (ابن عساکر)

(۱۱۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے وقت غیب کی آوازیں

(۱) حضرت عمر فاروق رضؓ نے فرمایا ہے کہ میں ایک روز بتوں کے پاس سو رہا تھا ان بتوں کے پاس کسی شخص نے ایک گائے کا بچہ ذبح کیا۔ اس وقت اس گائے کے بچے کے پیٹ میں سے کسی نے اس شدت کے ساتھ شور مچایا۔ یاجلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الٰہ الا اللہ (اے جلیح یہ امر نجات دینے والا ہے۔ مرد فصیح

Marfat.com

کرنے والا ہے وہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے) یہ سن کر لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ میں اس فکر میں رہا کہ میں اس آواز کا حال اور انجام معلوم کروں۔ کچھ دیر بعد دوسری اور تیسری مرتبہ پھر بھی آواز بلند ہوئی۔ اس واقعہ کو کچھ زیادہ دن نہیں گزرے تھے کہ ہم نے حضورؐ کی بعثت کی خبر سُنی۔ (بخاری)

(۲) حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے سواد بن اقارب سے کہا کہ اپنے ابتدائے اسلام کی بات سناؤ۔ سواد بن اقارب نے کہا کہ ایک جن میرا دوست تھا میں ایک رات سو رہا تھا۔ اس جن نے مجھے آکر جگاتے ہوئے کہا۔ اٹھو اور سمجھو کہ لوئی بن غالب میں ایک نبی مبعوث ہوا ہے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے۔

عجبت للجن وانجاسها　　　وشرها العیس باحلاسها

(جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور جنات کے نجس لوگوں سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اپنے اونٹوں پر کجاوے باندھتا ہے)

تھوی الی مکۃ تبغی الھدیٰ　　　ما مومنوھا مثل ارجاسھا

(وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں۔ ان جنات میں جو مومن ہیں وہ ان نجس جنات کی شکل نہیں)

فانھض الی الصفوۃ من ھاشم　　　واسمر بعینیک الی راسھا

(تو اس کے خلاصہ کی طرف جا۔ جو ہاشم سے ہے اور اپنی آنکھوں کو ذروہ ہاشم کی طرف اٹھا کے دیکھ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کہ بنی ہاشم کے راس ہیں اور اس قبیلہ کا ذروہ ہیں)

اس کے بعد اس جن نے مجھے بیدار کر کے ڈرا کے کہا کہ اے سواد بن اقارب

اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کو مبعوث کیا ہے تو اس کے پاس جا تو ہدایت پائے گا اور تجھ کو بزرگی حاصل ہوگی۔

دوسری رات بھی اسی قسم کا واقعہ پیش آیا۔ اس جن نے مجھے بیدار کر کے یہ اشعار سنائے۔ ؎

عجبت للجن و تطلابها　　وشدها العیس باقتابها

(میں جنات سے اور اُن کی طلب سے تعجب کرتا ہوں اور جنات اونٹوں کے اوپر کجاوے باندھتے ہیں اس سے تعجب کرتا ہوں)

تھوی الی مکۃ تبغی الھدیٰ　　ماصادقوا الجن ککذابھا

(وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں۔ جنات میں سے صادق لوگ ان کذابوں کے مثل نہیں)

فارحل الی صفوۃ من ھاشم　　لیس قدامھا کاذنابھا

(ہاشم سے جو خلاصہ مرد ہے اس کی طرف کوچ کر دے۔ جنات کے اگلے لوگ ان کے بعد کے لوگوں اور اتباع کے مثل نہیں)

تیسری رات اس جن نے مجھے یہ اشعار سنائے۔ ؎

عجبت للجن و تجارھا　　وشدھا العیس باکوارھا

(جنات سے میں تعجب کرتا ہوں اور ان کی دلیری سے تعجب کرتا ہوں اور اس امر سے تعجب کرتا ہوں کہ وہ اونٹوں پر کجاوے باندھتے ہیں اور آمادہ سفر ہیں)

تھوی الی مکۃ تبغی الھدیٰ　　لیس ذوو الشر کاخیارھا

(وہ جنات مکہ کی طرف میل کرتے ہیں اور ہدایت کی خواہش کرتے ہیں جو جنات شریر

ہیں وہ نیک جنوں کے مثل نہیں)

فانہض الی الصفوۃ من ہاشم ما مومنوا الجن ککفارہا

(تو ہاشم کے منتخب اور خلاصہ مرد کی طرف کوچ کر۔ جو جنات ایمان والے ہیں وہ ان جنات کی مثل نہیں، جو کافر ہیں)

سواد بن اقارب کہتے ہیں کہ تین رات پے در پے اس جن کے اشعار سُنکر میرے دل میں اسلام کی محبت جاگزیں ہوگئی۔ میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا حضورؐ نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا۔ مرحبا یا سواد بن اقارب۔ جو چیز تجھ کو میرے پاس لائی ہے۔ مجھے اس کا علم ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے چند اشعار کہے ہیں۔ سماعت فرمایئے۔ ؎

اتانی رئی بعد لیل وھجعۃ ولم یک فیما قد بلوت بکاذب

(میرے پاس ایک اچھی صورت والا سو جانے کے بعد رات میں آیا۔ جس امر میں میں نے اس کو آزمایا ہے وہ جھوٹا نہیں ہے)

ثلاث لیال قولہ کل لیلۃ اتاک رسول من لوئی ابن غالب

(وہ اچھی صورت والا تین رات آیا۔ اس کا قول ہر رات یہی تھا کہ تیرے پاس ایک رسول آیا ہے جو لوئیؑ بن غالب کی اولاد سے ہے)

فشمرت عن ساقی الازار و وسطت بی الذعلب الوجناء عند السباسب

(میں نے اپنی پنڈلی سے اپنے تہبند کو باندھا (یعنی میں آمادہ سفر ہوا) اور تیز رفتار اونٹنی نے جو بڑے چہرے والی ہے اس نے میدانوں کو قطع کرنے کے بعد مجھ کو بیچ میں لا پہنچایا۔

فاشھد ان اللہ لا رب غیرہ وانک مامون علی کل غالب

Marfat.com

(میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ رب ہے اور اس کے سوا کوئی رب نہیں ہے اور آپ ہر ایک غالب پر مامون ہیں یعنی ہر ایک غالب آپ پر بھروسہ کئے ہوئے ہے)

وانک ادنی المرسلون شفاعۃ الی اللہ یا ابن الاکرمین الاطایب

(اور میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ ازروئے شفاعت کے اللہ تعالیٰ کے پاس مرسلوں سے زیادہ قریب ہیں۔ اے اکرمین اور پاکوں کے بیٹے)

فمرنا بما یاتیک یا خیر من مشی وان کان فیما جاء شیب الذوائب

(جو شئے آپ کے پاس آئی ہے اے خیر مخلوق آپ ہمیں اس کا حکم فرمایئے۔ اگرچہ اس میں ایسی محنت اور دشواری ہو کہ آدمی بوڑھا ہو جائے)

وکن لی شفیعا یوم لاذو شفاعۃ سواک بمغن عن سواد بن قارب

(آپ میری شفاعت اس دن فرمائیں کہ کوئی صاحب شفاعت اس دن آپ کے سوا سواد بن اقارب کو بے نیاز کرنے والا نہیں) (رواہ البخاری فی تاریخہ)

(۳) حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی خبر سب سے پہلے مدینہ میں اس طرح آئی تھی کہ مدینہ کی عورت کے ایک جن تابع تھا۔ وہ جن ایک پرندہ کی شکل میں اس عورت کے مکان پہ آکر بیٹھ گیا۔ اس عورت نے جن سے کہا کہ نیچے اتر آ۔ مگر اس نے نیچے آنے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں ایک ایسا نبی مبعوث ہوا ہے۔ جس نے ہم لوگوں کے ٹھہرنے کو منع کیا اور زنا کو ہم پہ حرام کیا ہے۔ (طبرانی)

(۴) ارطاۃ بن المنذر سے روایت ہے کہ میں نے ضمرہ سے سنا ہے۔ وہ کہتے تھے کہ مدینہ میں ایک عورت تھی۔ ایک جن اس سے جماع کیا کرتا تھا۔ وہ

Marfat.com

غائب ہو گیا۔ اس عورت نے اس کو چھوڑ دیا۔ ایک روز یہ اتفاق سے
... سے ظاہر ہوا۔ اس عورت نے جن سے کہا کہ آج خلاف عادت
... ہوئے آیا۔ اس جن نے جواب دیا کہ ایک نبی مکہ میں ظاہر ہوا ہے اور وہ
... کو حرام قرار دیتا ہے۔ لوگ اسلام
... رخصت ہو گیا۔

(...)

... سے روایت ہے کہ حضرت عثمان بن عفانؓ اور طلحہ
بن عبید اللہؓ ... اسلام قبول کیا۔ حضرت عثمانؓ
... شام سے آ رہے ... معان اور زرقا کے درمیان رات
... ایک ... کوئی شخص پکار پکار کر کہہ رہا تھا۔ اے
سونے والو بیدار ہو جاؤ ... احمد ... مکہ میں ظاہر ہو گیا۔ چنانچہ مکہ میں پہنچ کر
... بعثت کی خبر سنی۔ (ابن سعد)

(۱۱) ایک جن شاتم رسولؐ کو ایک عفریت نے قتل کر دیا

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ کسی جن نے مکہ معظمہ کے کوہ
ابو قبیس پر چڑھ کر یہ اشعار پڑھے۔ ؎

قبح اللہ رای کعب بن فہر ما ارق العقول و الاحلام

(برا کرے اللہ تعالیٰ کعب بن فہر کی رائے کا یہ لوگ کتنے کمزور عقل ہیں)

دینھا انھا نعیمت فیھا دین آبائھا الحماۃ الکرام

(یعنی کعب کا دین ان کے آبائے کرام حمایت کرنے والوں کا دین ہے اور وہ اس دین میں

ملامت کیے جاتے ہیں)

حالف الجن حین یقضی علیکم ورجال النخیل والآطام

(تمھارا ساتھ جنات دیں گے جس وقت تم پر حکم کیا جائے گا اور وہ مرد تمھارا ساتھ دیں گے جو نخیل اور آطام کے ہیں)

یوشك الخیل ان تراها ترادی تقتل القوم فی البلاد العظام

(قریب ہے کہ تو سواروں کو دیکھے گا کہ وہ خرام کریں گے۔ ایسی حالت میں کہ قوم کو بڑے بڑے شہروں میں قتل کریں گے)

هل کریم منکم له نفس حر ماجد الوالدین والاعمام

(کیا تم لوگوں میں کوئی ایسا کریم ہے کہ اس کا نفس آزاد ہے اور اس کے ماں باپ اور چچا شریف ہیں)

ضارب ضربة تکون نکالا ورواحا من کربة واغتمام

(وہ کریم ایسی ضرب لگانے والا ہو کہ وہ ضرب عذاب اور خوشی ہو سختی اور غم سے)

یہ بات بجلی کی طرح سارے مکہ میں مشہور ہو گئی۔ مشرکین بھی ان اشعار کو پڑھنے لگے۔ ان اشعار کو سن کر مشرکین نے مومنوں کی طرف رخ کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یہ وہ شیطان ہے جو بتوں کے اندر سے آدمیوں سے کلام کرتا ہے۔ اس کا نام مسعر ہے اللہ تعالیٰ اس شیطان کو ذلیل کرے گا۔ اس واقعہ کے تیسرے دن کسی ہاتف نے پہاڑ پر چڑھ کر یہ اشعار پڑھے۔ ؎

نحن قتلنا مسعرا لما طغی واستکبرا

(ہم نے مسعر شیطان کو قتل کر ڈالا جبکہ اس نے سرکشی اور تکبر کیا)

وسفہ الحق و سن المنکرا　　قنعتہ سیفا جرو فا متبرا

(اور مسعر شیطان نے حق کو سُبک سمجھا اور امرِ منکر کو سنت ٹھہرایا۔ میں نے مسعر کا قناع اس تلوار سے بنایا کہ وہ بنیاد ہستی کھودنے والی اور قاطع ہے)

بشتمۃ نبینا المطہرا

(اس شیطان کو اس سبب سے میں نے قتل کیا کہ اس نے ہمارے نبی مطہر کو بُرا کہا تھا)

یہ اشعار سُن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنات میں سے یہ وہ عفریت ہے جس کا نام سمحج ہے میں نے اس کا نام عبداللہ رکھا ہے۔ یہ مجھ پر ایمان لایا ہے۔ اس نے مجھے خبر دی ہے کہ وہ اس شیطان کی جستجو میں چند روز سے تھا۔ (ابونعیم)

حضرت تمیم داری رضؓ سے روایت ہے کہ میں شام میں تھا جس وقت رسول اللہ صؐ مبعوث ہوئے میں کسی کام کے لیے جنگل کی طرف گیا تھا۔ رات ہو گئی میں وہیں لیٹ گیا۔ یکایک ایک زوردار آواز آئی۔ اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ پناہ حاصل کرو۔ اس لئے کہ جن کسی شخص کو اللہ تعالیٰ سے نجات نہیں دلا سکتا۔ میں نے کہا تجھے خدا کی قسم بات صاف صاف کہو۔ اس نے کہا کہ رسول اللہ صؐ نے ظہور فرمایا ہے اور ہم نے مقام جیحون میں آپ کے پیچھے نماز پڑھی۔ ہم مسلمان ہو گئے ہیں اور آپ کا ہم نے اتباع کیا ہے۔ اب جنات کا مکر چلا گیا۔ اب جنات آگ کے شعلوں سے مارے جاتے ہیں تو محمد رسول اللہ صؐ رسول رب العالمین کی طرف جا اور مسلمان ہو جا۔

تمیم داری رضؓ کہتے ہیں کہ میں صبح اٹھتے ہی ایک راہب کے پاس گیا۔ اور اس سے رات کی بات ذکر کی۔ اس نے جواب دیا کہ تجھ سے جنات نے جو کچھ کہا ہے

Marfat.com

وہ بالکل صحیح ہے۔ وہ نبی حرم سے ظہور کرے گا۔ اس کی ہجرت کی جگہ حرم ہوگی۔ وہ خیر الانبیاء ہے تو ان کی طرف کیوں نہیں جاتا۔ (ابو نعیم)

(۱۱۷) حضورؐ کی بعثت کے وقت بت اوندھے ہوگئے، طاق کسریٰ میں شگاف آگیا

حضرت وہب بن منبہ سے روایت ہے کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم خلعت نبوت سے سرفراز ہوئے تو طاق کسریٰ شق ہوگیا۔ دریائے دجلہ کٹ کر ٹکڑے ہوگیا۔ (واقدی)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ہر ایک بت صبح کے وقت اوندھا پڑا ہوا تھا۔ شیاطین نے ابلیس لعین کو جا کر خبر کی۔ ابلیس نے کہا کہ ایک نبی مبعوث ہوا ہے۔ شیاطین تلاش میں نکلے مگر پتہ نہ چل سکا۔ ابلیس نے کہا اچھا میں تلاش کرتا ہوں۔ ابلیس چل دیا۔ مکہ معظمہ میں حضورؐ کو پایا اور شیاطین سے آکر کہا کہ میں اس نبی کو دیکھ آیا ہوں۔ اس کے ساتھ جبرئیل علیہ السلام ہیں۔ (ابو نعیم)

(۱۱۸) حضور صلعم کی بعثت کی وجہ سے جنات کا آسمان میں داخلہ بند

صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ شیاطین آسمان پر چڑھ کر وحی کے کلمات سن کر زمین پر اترتے تھے اور جو کلمات سنتے تھے۔ ان میں

Marfat.com

اپنی طرف سے کچھ اور باتیں ملا کر لوگوں کو بتایا کرتے تھے جس وقت حضورؐ مبعوث ہوئے۔ شیاطین ان جگہوں پر جانے سے روک دیئے گئے۔ شیاطین نے ابلیس لعین سے ذکر کیا۔ ابلیس نے کہا زمین پر ضرور کوئی حادثہ رونما ہوا ہے۔ ابلیس نے شیاطین کو دریافت کے لئے بھیجا۔ انھوں نے رسول اللہؐ کو قرآن شریف پڑھتے ہوئے پایا۔ شیاطین نے قرآن شریف سن کر اور حضورؐ کو دیکھ کر فرمایا۔ واللہ وہ حادثہ یہی ہے۔ اب تو شیاطین آگ کے انگاروں سے مارے جاتے ہیں جس وقت کوئی ستارہ ٹوٹتا ہوا معلوم ہو تو سمجھو کہ اس نے شیطان کو پا لیا۔ اس کا نشانہ خطا نہیں ہوتا۔ اس ستارہ سے شیطان قتل تو نہیں ہوتا۔ لیکن اس کا چہرہ، پسلی اور ہاتھ جل جاتے ہیں۔ (احمد)

(۱۱۹) حضور سرور عالمؐ کی بعثت پر ستارے ٹوٹنے سے قریش کی گھبراہٹ

حضرت ابی بن کعبؓ سے روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو آسمان پر اٹھا لئے جانے کے بعد ستارے ٹوٹنے بند ہو گئے تھے۔ جب حضورؐ مبعوث ہوئے۔ پھر ستارے ٹوٹنے لگے۔ قریش ستاروں کو ٹوٹتا دیکھ کر ڈر گئے اور وہ یہ خیال کرنے لگے کہ دنیا کے خاتمہ کا وقت آگیا۔ بنی ثقیفہ نے تو اپنے غلام اور چوپائے آزاد کرنے شروع کر دیئے۔ پھر جس وقت یہ خبر عبد یا ئیل کو پہونچی تو اس نے لوگوں سے کہا۔ گھبراؤ مت۔ جلدی نہ کرو۔ یہ بات معلوم کرو کہ جو ستارے آسمان سے ٹوٹتے ہیں وہ کون سے ستارے ہیں۔ اگر وہ ستارے مشہور و معروف ہیں تو سمجھو کہ دنیا کے خاتمہ کا وقت آگیا اور اگر وہ ستارے غیر معروف ہوں تو اُ

Marfat.com

کا باعث کوئی واقعہ عظیم ہے۔ لوگوں نے دیکھ بھال کر کہا کہ وہ غیر معروف ستارے ہیں۔ عبد یائیل نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کسی نبی کا ظہور ہوا ہے۔ کچھ دنوں بعد سفیان بن حرب طائف گئے تو انھوں نے لوگوں سے ذکر کیا کہ محمد بن عبداللہ نے نبوت کا اعلان کیا ہے۔ (واقدی)

(۱۲۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد حضرت جبرئیل نے ابلیس کے زور سے دھکا مارا

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضور کو مبعوث کیا تو ابلیس لعین آپ کے پاس آکر مکر کرنے لگا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسی وقت آکر ابلیس لعین کو اتنی زور سے دھکا مارا کہ وہ وادی اردن میں جا کر گرا۔

(ابونعیم)

(۱۲۱) قرآن شریف کا اعجاز اور مشرکین قریش کا اعتراف

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز ولید بن مغیرہ حضور کے پاس آیا۔ حضور نے اس کو قرآن پڑھ کر سنایا۔ اس پر رقت طاری ہوئی۔ یہ خبر ابوجہل کو پہنچی تو وہ فوراً ولید کے پاس جا کر کہنے لگا۔ اے چچا! مجھے معلوم ہوا ہے کہ قوم تمھارے واسطے مال جمع کرنے کا ارادہ کر رہی ہے کیونکہ تم محمد کے پاس گئے تھے اور اس کی باتیں سن کر تمھیں بڑا تاثر ہوا۔ ولید نے کہا۔ قریش کو علم ہے کہ میں ان سے زیادہ مالدار ہوں۔ ابوجہل نے کہا تو پھر

Marfat.com

کوئی ایسی بات کہو۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ تمھارا محمدؐ سے کوئی تعلق نہیں۔ ولید نے کہا ایسی کیا بات کہوں خدا کی قسم تم لوگوں میں مجھ سے بہتر شاعر۔ رجز اور قصیدہ خواں نہیں۔ جو بات محمدؐ کہتے ہیں۔ وہ اشعار سے مشابہ نہیں۔ اس کے کلام میں بڑی حلاوت ہے۔ اس کا کلام سن کر خوش دلی پیدا ہوتی ہے۔ اس کا قول دلکش دار اور فائق ہے۔ ابو جہل نے کہا کہ ان باتوں سے تیری قوم راضی نہ ہوگی۔ جب تک محمدؐ کے بارے میں کوئی تشفی خیز بات نہ کہو۔ ولید نے کہا اچھا میں سوچ کر جواب دوں گا۔ چنانچہ کئی روز بعد اُس نے کہنا شروع کیا کہ محمدؐ پر تو کسی نے سحر کر دیا ہے۔ اس کا کلام اور اس کی باتیں سحر کاری کا ثمرہ ہیں۔

(حاکم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ نصر بن حارث بن کلدہ بن عبد مناف نے قریش کے ایک مجمع میں کھڑے ہو کر کہا۔ اے اہل قریش تم لوگ ایک ایسے امتحان میں مبتلا ہوئے ہو کہ اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئے تھے۔ محمدؐ کم سن تھے تو تم ان کی بڑی قدر و منزلت کرتے تھے۔ وہ تم میں نہایت سچے اور امین تھے۔ جب ان کا بڑھاپے کا زمانہ آیا اور انھوں نے تمھارے سامنے وہ چیز پیش کی جو وہ لے کر آئے تھے تو تم نے ان کو ساحر کہا خدا کی قسم محمدؐ ساحر نہیں۔ ہم نے بہت سے ساحروں کو دیکھا ہے۔ وہ کاہن بھی نہیں ہم نے بہت سے کاہنوں کا حال دیکھا ہے۔ وہ مجنون بھی نہیں ہم نے بہت سے جنون والوں کا حال دیکھا ہے۔ شاعر بھی نہیں، بھلا فن شعر میں ہم سے بڑھ چڑھ کر کون ہے۔ اے قریش والو اپنے معاملہ کو اچھی طرح سوچ سمجھ لو۔ یہ تمھارے

Marfat.com

امتحان کا وقت ہے۔ (ابن اسحاق)

(۱۰۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو مال و دولت اور خوبصورت عورتوں کا لالچ دینے کی کوشش

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ قریش کے ایک مجمع میں اس بابت مشورہ ہوا کہ محمدؐ کی بات تمام قوم میں پھیل گئی ہے۔ اگر کوئی آدمی شاعر، کاہن اور ساحر ہوتا تو ہم اس کو محمدؐ کے پاس بات چیت کرنے بھیجتے۔ یہ سُن کر عتبہ نے کھڑے ہو کر کہا میں ان باتوں کا بہت بڑا عالم ہوں۔ اگر یہ بات ہے کہ محمدؐ ساحر ہیں۔ کاہن ہیں یا شاعر ہیں تو مجھے پتہ چل جائے گا۔ چنانچہ عتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ عتبہ نے آپ سے پوچھا۔ اے محمد آپ اچھے ہیں یا ہاشم؟ آپ اچھے یا عبدالمطلب؟ آپ اچھے ہیں یا عبداللہ؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اس کے بعد عتبہ نے کہا تو پھر آپ ہمارے معبودوں کو کیوں برا بھلا کہتے ہیں۔ اور ہمارے باپ داداؤں کو گمراہ قرار دیتے ہیں۔ اگر آپ کو ریاست کی خواہش ہے تو ہم آپ کو اپنا سردار ماننے کے لئے تیار ہیں اور اگر آپ کو حسین عورتوں کی ضرورت ہے تو ہم وہ بھی مہیا کر سکتے ہیں۔ اگر مال و دولت کی خواہش ہے تو ہم آپ کے واسطے اتنا مال جمع کر دیں گے کہ آپ کے پسماندگان کے لئے بھی کافی ہوگا۔ عتبہ یہ باتیں کہہ رہا تھا۔ حضورؐ خاموش بیٹھے سُن رہے تھے۔ جس وقت عتبہ خاموش ہوا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم حٰمٓ تنزیل من الرحمٰن الرحیم فصلت آیاتہ قرآنا عربیا لقوم یعقلون پڑھتے پڑھتے فان

اعرضوا فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود تو عتبہ نے حضورؐ کو قسم دیتے ہوئے کہا کہ آپ خدا کے واسطے باز رہیں۔ ایسا نہ ہو کہ مجھ پر عذاب نازل ہو جائے۔ ابوجہل کو فکر ہوا کہیں ایسا نہ ہو کہ عتبہ حضورؐ کی طرف مائل ہو جائے ابوجہل اور اس کے رفقا عتبہ کے گھر گئے اور اس سے کہا۔ ہمارا تو خیال تھا کہ تو محمدؐ کی طرف مائل ہو گیا ہے اور تجھے ان کی باتیں اچھی معلوم ہوئی ہیں۔ اگر تجھے مال و دولت درکار ہو تو ہم دینے کے لیے تیار ہیں۔ عتبہ نے یہ بات سن کر غضبناک ہو کر خدا کی قسم کھا کر کہا کہ اب میں محمدؐ سے کبھی کلام نہیں کروں گا۔ تم مجھے مال و دولت کا کیا لالچ دیتے ہو۔ میں قریش میں سب سے زیادہ مالدار ہوں۔ میں محمدؐ کے پاس گیا تھا آپ نے میری بات کا جواب جس چیز سے دیا۔ وہ خدا کی قسم نہ شعر ہے۔ نہ سحر ہے نہ کہانت ہے۔ آپ نے میرے سامنے بسم اللہ الرحمن الرحیم حٰم تنزیل من الرحمن الرحیم کتاب فصلت آیاتہ کو پڑھا جب آپ پڑھتے پڑھتے فقل انذرتکم صاعقۃ مثل صاعقۃ عاد و ثمود تک پہونچے تو میں نے آپ کو قسم دی کہ آپ رحم فرمائیں اور مجھ سے باز رہیں۔ تم لوگوں کو علم ہے کہ محمدؐ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ مجھے اسی وقت خوف دامنگیر ہوا کہیں تم لوگوں پر عذاب نازل نہ ہو جائے۔ (ابن ابی شیبہ)

دوسری روایت میں یہ ہے کہ عتبہ نے اپنے یار دوستوں سے کہا کہ تم آج کے دن میری اطاعت کرو۔ اس کے بعد تمھارا جی چاہے میری بات نہ ماننا۔ میں نے خدا کی قسم اس آدمی سے ایسا کلام سُنا ہے کہ میں نے اس جیسا کلام آج تک نہیں سُنا۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اسکی تردید کیوں کر کروں۔ (بیہقی)

(۱۲۴۳) ابوجہل بھی حضورؐ کی نبوت اور صداقت کا معترف تھا

مغیرہ بن شعبہ کہتے ہیں کہ میں ابوجہل بن ہشام کے ساتھ مکّہ کی گلیوں میں سے گزر رہا تھا کہ ہماری ملاقات حضور صلعم سے ہوئی۔ حضور سرورِ عالمؐ نے ابوجہل سے فرمایا۔ "اے ابوالحکم اللہ اور اس کے رسول کی طرف آجاؤ۔ میں تم کو اللہ تعالیٰ کی طرف بُلاتا ہوں۔" ابوجہل نے جواب دیا۔ "اے محمدؐ کیا آپ ہمارے معبودوں کو بُرا بھلا کہنے سے باز نہ آئیں گے۔ ان باتوں سے ہماری یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ہم آپ کے کمالات اور بزرگی کے قائل ہو جائیں۔ ہم اقرار کرتے ہیں کہ آپ واقعی باکمال آدمی ہیں اور آپ نے حق رسالت خوب ادا کیا ہے۔ اگر مجھے یہ علم ہو جائے کہ آپ جو بات کہتے ہیں حق ہے تو میں آپ کا ضرور اتباع کروں گا۔ یہ سُن کر حضور سرورِ عالمؐ لوٹ کر چلے گئے اور ابوجہل نے مجھے مخاطب کر کے کہا۔ خدا کی قسم میں جانتا ہوں کہ جو بات محمدؐ کہتے ہیں وہ بالکل حق و صداقت ہے لیکن کیا کروں اپنی قوم سے مجبور ہوں (بیہقی)

(۱۲۴۴) کلام الٰہی سُن کر بنی سلیم آغوشِ اسلام میں

شعبی اور زہری سے روایت ہے کہ قبیلہ بنی سلیم کا ایک مرد حضور سرورِ عالمؐ کے پاس آیا۔ اس کا نام قیس بن نسیبہ تھا۔ اُس نے حضورؐ کی زبان مبارک سے کلام الٰہی سُنا۔ بہت سی باتیں دریافت کیں۔ مسلمان ہو گیا۔ اسلام قبول کرنے کے بعد اس نے اپنی قوم سے آکر کہا کہ میں نے روم و فارس کی نرم نرم باتیں، عربوں کے اشعار

کاہنوں کی کہانت اور بڑے بڑے لوگوں کا کلام سنا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام ان لوگوں کے کلام سے کوئی مشابہت نہیں رکھتا۔ اے میری قوم کے لوگو! تم میری بات مانو اور حضورؐ پر ایمان لے آؤ۔" راوی کا بیان ہے کہ فتح مکہ کے سال بنی سلیم کے سات سو یا ایک ہزار افراد نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر اسلام قبول کیا۔

(ابن سعد)

(۱۲۵) وحی کس طرح نازل ہوتی تھی اور وحی کے وقت حضورؐ کی کیا کیفیت ہوتی تھی

ابو جعفر سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راز کی باتیں کرتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضؓ ان باتوں کو سنتے تھے۔ مگر جبرئیلؑ نظر نہ آتے تھے۔ (ابن ابو داؤد)

حضرت عمر فاروق رضؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ پر وحی نازل ہوتی تھی۔ ہمیں ایسی آواز سنائی دیتی تھی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ۔ (ترمذی)

حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حارث بن ہشام نے جناب رسول اللہؐ سے پوچھا کہ آپ کے پاس وحی کیوں کر آتی ہے؟ حضور نے فرمایا کہ کبھی وحی مثل گھنٹی کی آواز کے آتی ہے۔ جب آواز منقطع ہو جاتی ہے تو فرشتہ ہم کلام ہوتا ہے۔ یہ وحی مجھ پر زیادہ سخت ہوتی ہے اور کبھی وحی اس طور پر آتی ہے کہ ایک فرشتہ انسانی شکل میں متشکل ہو کر میرے پاس آکر مجھ سے ہمکلام ہوتا ہے۔ وہ جو کچھ کہتا ہے میں اسے یاد کر لیتا ہوں۔ حضرت عائشہ رضؓ فرماتی ہیں کہ میں نے موسم سرما

Marfat.com

میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ پر وحی نازل ہوئی اور آپ کی پیشانی مبارک پسینہ سے تر ہو گئی۔ (بخاری)

حضرت عبادہ بن صامت رضؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ پر وحی نازل ہوتی آپ کے چہرۂ مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔

یعلی بن امیہ رضؓ کہتے ہیں کہ میں نے اک روز حضور سرور عالمؐ کو ایسی حالت میں دیکھا جب آپ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ اس وقت آپ کی دونوں آنکھیں اور پیشانی مبارک سُرخ تھی اور آپ کے منہ سے ایسے خراٹے نکل رہے تھے جیسے اونٹ کے نکلا کرتے ہیں۔ (بخاری)

ابوارویٰ الدوسی سے روایت ہے کہ حضورؐ پر وحی نازل ہو رہی تھی۔ آپ اونٹ پر سوار تھے۔ وحی کے بار سے وہ اونٹ بلبلا رہا تھا۔ اس کے دونوں ہاتھ دوہرے ہوئے جا رہے تھے۔ مجھے اس کی یہ حالت دیکھ کر گمان ہوتا تھا کہ اس کے ہاتھ نہ ٹوٹ جائیں۔ وہ اونٹ کئی دفعہ زمین پر بیٹھ گیا اور کئی بار وحی کے ثقل سے اس طرح کھڑا ہوا کہ اس نے اپنے دونوں ہاتھ میخوں کی طرح تان لئے۔ جس وقت وحی کا نزول ختم ہوا آپ کی پیشانی سے پسینہ موتیوں کی طرح بہہ رہا تھا۔ (ابن سعد)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ پر وحی نازل ہوتی تھی۔ ہماری کسی کی طاقت نہ ہوتی تھی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ سکیں۔ (مسلم)

(۱۲۶) حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو اُن کی اصلی صورت میں دیکھا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا ہے۔ جبرئیلؑ کے چھ سو بازو تھے۔ ان کے بازوؤں میں سے ہر ایک بازو ایسا تھا جس نے افق کا احاطہ کر لیا تھا۔ اور ان کے بازوؤں میں سے مختلف رنگ کے جواہرات موتی اور یاقوت وغیرہ جھڑتے تھے۔ (احمد)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ کو سبز حُلّہ میں دیکھا ہے۔ وہ اتنے عظیم الخلقت تھے کہ آسمان و زمین بھر گئے تھے۔

شریح بن عبید سے روایت ہے کہ حضور جس وقت آسمان پر تشریف لے گئے تو حضورؐ نے جبرئیلؑ کو ان کی اصلی صورت میں دیکھا۔ اُن کے بازوؤں میں زبرجد، موتی اور یاقوت پروئے ہوئے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھ کو یہ نظر آیا کہ جبرئیلؑ کی دونوں آنکھوں کے درمیان کا فاصلہ اتنا تھا جو تمام افق آسمان کو محیط ہو جائے۔ اس سے پہلے میں نے جبرئیل علیہ السلام کو مختلف صورتوں میں دیکھا۔ وہ مجھے اکثر دحیۃ الکلبیؓ کے مشابہ نظر آتے تھے اور کبھی میں نے ان کو اس طرح دیکھا جیسے کوئی شخص اپنے دوست کو چلمن کے پیچھے دیکھ رہا ہو۔ (ابو الشیخ)

Marfat.com

(۱۲۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے درخت چل کر آیا

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ مشرکین مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سخت ایذا پہنچائی جبرئیل علیہ السلام آپؐ کو اپنے ہمراہ ایک ایسے صحرا کے کنارہ کی طرف لے گئے جہاں درختوں کا گھنا جنگل تھا۔ حضرت جبرئیلؑ نے کہا۔ آپ جس درخت کو چاہیں آواز دیں حاضر ہوگا۔ حضورؐ نے ان درختوں میں سے ایک درخت کو آواز دی۔ وہ فوراً آپ کے روبرو آکر کھڑا ہو گیا اور حضورؐ کی خدمت میں سلام عرض کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اپنی جگہ لوٹ جا۔ وہ درخت پھر اپنی جگہ واپس چلا گیا۔ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا آپ بلاشبہ حق پر ہیں۔ (ابو یعلی)

(۱۲۸) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بن بیاہی بکری کا دودھ دوہا

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ میں قریب البلوغ تھا عقبہ بن معیط کی بکریاں مکہ میں چرایا کرتا تھا۔ ایک روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کی معیت میں کفار کی اذیت سے تنگ آکر میرے پاس آئے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت صدیق اکبرؓ نے مجھ سے فرمایا۔ ہمیں دودھ پلاؤ گے۔ میں نے عرض کیا کہ میں امانت دار ہوں۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے فرمایا کہ تیرے پاس کوئی ایسی بکری ہے جس کے ساتھ بکرے نے جفتی نہ کی ہو۔ میں ایک ایسی بکری کو پکڑ کر حضرت صدیق اکبرؓ کے پاس لے آیا۔ حضرت صدیق اکبرؓ نے اس بکری کے پیر پکڑے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے تھنوں کو اپنے ہاتھ سے ملنا

Marfat.com

شروع کیا۔ دعا فرمائی ۔ اس بکری کے تھن دودھ سے بھر گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ دوہا۔ ان دونوں حضرات نے نوش فرمایا اور مجھے بھی پینے کے لئے دیا۔ اس کے بعد حضورؐ نے بکری کے تھنوں سے فرمایا "سکڑ جاؤ" بکری کے تھن جیسے پہلے تھے ویسے ہی ہو گئے۔ (طیالسی)

(۱۲۹) حضور سرور عالمؐ نے خالد بن سعید بن العاص کو دوزخ میں گرنے سے بچا لیا

محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عثمان نے حضرت خالد بن سعید بن العاص کے اسلام لانے کا یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ خالد نے خواب میں دیکھا کہ میں دوزخ کے کنارے کھڑا ہوں اور میرے باپ مجھے دوزخ میں دھکا دے رہے ہیں اتنے میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے دونوں کولھے پکڑ لئے اور مجھے دوزخ میں گرنے سے بچا لیا۔ یہ خواب دیکھ کر خالد ڈر گئے۔ انھوں نے اس خواب کا تذکرہ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ سے کیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا میں تمھیں بہترین مشورہ دیتا ہوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں۔ تم اُن پر ایمان لے آؤ۔ حضرت صدیق رضؓ کا مشورہ سن کر خالد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ لوگوں کو کس چیز کی طرف بلاتے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں لوگوں کو اس خدا کی طرف بلاتا ہوں جس کا کوئی شریک نہیں۔ اور محمدؐ اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہے۔ تو پتھروں کی پوجا کرتا ہے۔ یہ کام چھوڑ دے۔ یہ پتھر کے بت نہ نقصان پہنچا سکتے ہیں

نہ نفع۔ ان کو یہ بھی پتہ نہیں کہ ان کی پوجا کرنے والے کون لوگ ہیں اور کون کون لوگ ان کی پرستش سے بیزار ہیں یہ بات سُن کر خالد بن سعید مسلمان ہو گئے۔ خالدؓ کے والد کو جب معلوم ہوا تو انھوں نے اپنے بیٹے کو سخت زجر توبیخ کی اور کہا میں تیری روٹی پانی بند کر دوں گا۔ خالدؓ نے جواب دیا مجھے تمہاری روٹی کی پروا نہیں۔ خدا رزاق ہے۔ خدا مجھے اتنا رزق دے گا کہ میں اپنی زندگی اس سے بسر کر لوں گا۔ (بیہقی)

(۱۳۰) حضرت سعد بن وقاصؓ کا خواب

حضرت سعد بن وقاصؓ نے فرمایا ہے کہ میں نے اسلام قبول کرنے سے پیشتر خواب دیکھا کہ میں ایک ایسی تاریکی میں ہوں جہاں مجھے کوئی چیز سوائے تاریکی کے نظر نہیں آتی کچھ دیر بعد مجھے ایک روشن چاند نظر آیا۔ میں اس چاند کے قریب گیا۔ وہاں کچھ آدمی مجھے اپنے سے آگے جاتے دکھائی دیئے۔ یہ لوگ زید بن حارثہؓ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ تھے۔ گویا میں ان لوگوں سے بزبان حال دریافت کر رہا تھا کہ تم لوگ اس طرف کب آئے۔ ان حضرات نے بتایا کہ "ہم ابھی ابھی تیرے آگے آگے آ رہے ہیں"۔ اس خواب کے کچھ دنوں بعد میں نے سُنا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کو اسلام کی خفیہ دعوت دے رہے ہیں۔ چنانچہ ایک روز اجیاد کی گھاٹیوں میں میری ملاقات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئی۔ میں نے آپ سے پوچھا۔ آپ کس چیز کی دعوت دے رہے ہیں؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس بات کی گواہی دو کہ لا الہ الا اللہ وانی

Marfat.com

رسول اللہ (اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کا رسول ہوں) میں نے اسی وقت کلمہ پڑھ لیا۔ (ابن ابی الدنیا)

(۱۳۱) معجزۂ تکثیر طعام ایک پیالہ کھانے سے چالیس آدمی شکم سیر

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہٗ سے روایت ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ ۝ نازل ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ بکری کے پائے اور ایک صاع گندم لے کر کھانا تیار کرو اور ایک بڑا پیالہ دودھ کا ہمارے واسطے مہیا کرو۔ جب یہ سب انتظام مکمل ہو جائے تو بنی عبد المطلب کو کھانے کی دعوت دو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہٗ فرماتے ہیں کہ میں نے حسب ارشاد کھانا تیار کیا۔ بنی عبد المطلب کے چالیس آدمی کھانے کے لئے جمع ہوئے۔ ان لوگوں میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب۔ حمزہ اور عباس بھی تھے۔ میں کھانے کا بڑا پیالہ حضورؐ کے سامنے لے کر گیا۔ حضورؐ نے اس پیالہ میں سے گوشت کا ایک لمبا سا ٹکڑا اپنے دندان مبارک سے ٹکڑے ٹکڑے کر کے پیالہ میں چاروں طرف ڈال دیا اور فرمایا بسم اللہ پڑھ کر کھانا شروع کرو۔ لوگوں نے کھانا شروع کیا۔ سب شکم سیر ہو گئے اور کھانا اتنے کا اتنا پیالہ میں رہا۔ اس کے بعد حضور سرور عالمؐ نے فرمایا۔ اے علی! اب ان لوگوں کو دودھ پلاؤ۔ سب لوگوں نے خوب سیر ہو کر پیا اور دودھ اتنے کا اتنا پیالہ میں رہا۔ کھانے سے فراغت پا کر ابو لہب نے حاضرین مجلس سے کہا۔ دیکھا تمھارے میزبان نے تم پر جادو کر دیا۔ یہ سن کر تمام حاضرین اُٹھ کھڑے ہوئے۔ حضورؐ نے ان سے کوئی بات نہیں کی۔

Marfat.com

دوسرے دن حضورؐ نے پھر کھانا تیار کرایا اور کل والے مہمانوں کو مدعو کیا۔ کھانے سے فراغت کے بعد حاضرین سے فرمایا۔ اے بنی عبدالمطلب خدا کی قسم میں تمہارے واسطے دنیا و آخرت لایا ہوں۔ میرا اتباع کرو۔

(۱۳۲) حضور سرورِ عالمؐ کی برکت سے زمین سے پانی برآمد ہو گیا

عمرو بن سعید سے روایت ہے کہ ابو طالب نے مجھ سے بیان کیا کہ میں ایک روز مقام ذی المجاز میں اپنے بھتیجے محمد رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا مجھے پیاس معلوم ہوئی۔ میں نے حضورؐ سے ذکر کیا مجھے پیاس لگ رہی ہے۔ میرا خیال تھا کہ شاید آپ کے ساتھ پانی ہو گا۔ حضورؐ نے اونٹنی سے اُتر کر ابو طالب سے کہا۔ چچا آپ کو پیاس لگ رہی ہے۔ حضورؐ نے اپنی پشت کی جانب مڑ کر دیکھا تو پانی موجود تھا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ لو چچا جان پانی پیو (ابن سعد)

(۱۳۳) حضور سرورِ عالمؐ کی دعا سے ابو طالب بسترِ مرض سے اُٹھ کھڑے ہوئے

حضرت انس رضؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ ابو طالب بیمار ہو گئے۔ حضورؐ ان کی مزاج پرسی کے لئے گئے۔ ابو طالب نے کہا اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا ہے۔ اس سے میری عافیت کے لئے دُعا کر۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللھم اشف عمی ابو طالب۔ ابو طالب اسی وقت صحت یاب ہو کر اُٹھ کھڑے ہوئے ابو طالب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا۔ اے بھتیجے جس رب کی تو عبادت کرتا

Marfat.com

ہے وہ تیرا مطیع ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اگر تم اللہ کی اطاعت کروگے۔ اللہ تمہاری اعانت ضرور کرے گا۔ (ابن عدی)

(۱۳۴) مکہ میں قحط اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے توسل سے نزول باراں

حلیمہ بن عرفطہ سے روایت ہے کہ میں مسجد حرام میں گیا۔ وہاں شور و غوغا بلند تھا۔ قریشی دعا مانگ رہے تھے۔ ان لوگوں میں سے کوئی کہہ رہا تھا کہ لات و عزیٰ کے پاس جاؤ۔ اور ان سے پانی مانگو۔ کوئی کہہ رہا تھا۔ منات کے پاس جاؤ اور اس سے پانی مانگو۔ غرض جتنے منہ تھے اتنی باتیں تھیں۔ ان ہی لوگوں میں سے کسی بڑے بوڑھے صائب الرائے نے کہا کہ کیوں ایسی کمزور رائے دیتے ہو۔ ابھی تم لوگوں میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی باقیات اور حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد موجود ہے ان سے مدد کی درخواست کرو۔ لوگ سمجھ گئے کہ اس کا اشارہ ابوطالب کی طرف ہے۔ چنانچہ ہم سب لوگ ابوطالب کے گھر گئے۔ دروازہ پر دستک دی۔ ابوطالب باہر آئے۔ اس وقت وہ زرد رنگ کا تہمد باندھے ہوئے تھے سب لوگوں نے ابوطالب سے کہا کہ بارش نہ ہونے سے قحط پڑ گیا ہے۔ لوگ اور جانور بھوکے مر رہے ہیں۔ آپ بارش کے لئے دعا کریں۔ ابوطالب نے کہا۔ ذرا آفتاب ڈھلنے دو۔ ہوا چل جائے۔ زوال آفتاب کے بعد ابوطالب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمراہ لے کر مسجد حرام میں تشریف لائے۔ خدا سے دعا کی۔ اسی وقت بادل گھر آیا۔ موسلا دھار بارش ہونے لگی۔ جل تھل بھر گئے اسی وقت ابوطالب نے چند اشعار پڑھے۔ جن میں سے ایک شعر یہ ہے۔

وابیض یستسقی الغمام بوجھہ ثمال الیتامی عصمۃ للارامل

آپ ایسے پاک ناموس ہیں کہ بادل آپ کے چہرۂ مبارک سے پانی حاصل کرتے ہیں۔ آپ یتیموں کے فریادرس اور بیوہ عورتوں کی عصمت ہیں۔

(تاریخ ابن عساکر)

(۱۳۵) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہؓ کو حضرت جبرئیلؑ کی زیارت کرا

عمار بن ابی عمار سے روایت ہے کہ حضرت حمزہؓ نے کہا یا رسول اللہ مجھے جبرئیل علیہ السلام کو ان کی اصلی صورت میں دکھلا دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان کی دید کی تاب نہ لاسکو گے۔ حضرت حمزہؓ نے کہا۔ نہیں آپ مجھے ضرور دکھلائیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا، بیٹھ جاؤ۔ تھوڑی دیر بعد حضرت جبرئیلؑ اس لکڑی پر اترے۔ جس لکڑی پر مشرکین کعبہ کا طواف کرتے وقت اپنے کپڑے ڈال دیا کرتے تھے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تو اب جبرئیلؑ کو دیکھ لو۔ حضرت حمزہؓ نے آنکھ اوپر اٹھائی تو ان کو حضرت جبرئیلؑ کے قدم مثل زبرجد کے سبز نظر آئے۔ حضرت حمزہؓ انھیں دیکھتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ (ابن سعد)

(۱۳۶) حضورؐ کی انگلی کے اشارہ سے چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز مشرکین نے حضورؐ کے پاس جمع ہو کر کہا کہ اگر آپ سچے ہیں تو ہمیں چاند کے دو ٹکڑے کر کے

Marfat.com

دکھائیں۔ ایک ٹکڑا ابو قبیس پر رہے اور آدھا قیقعان پر۔ چودھویں رات تھی۔ پورا چاند تھا۔ حضورؐ نے اس معجزہ کے لئے حق تعالیٰ سے درخواست کی۔ فوراً ہی چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے۔ نصف حصہ ابو قبیس پر چلا گیا اور نصف حصہ قیقعان پر چلا گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ گواہ رہو۔ (ابو نعیم)

(۱۳۷) ابو جہل کے شر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ابو جہل نے لوگوں سے پوچھا۔ کیا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تم لوگوں کے سامنے اپنا چہرہ گرد آلود کرتے ہیں (یعنی نماز میں سجدہ کرتے ہیں) لوگوں نے کہا۔ ہاں آپ ہمارے سامنے سجدہ کرتے ہیں۔ ابو جہل نے کہا لات و عزیٰ کی قسم اگر میں نے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو نماز پڑھتے دیکھا تو ان کا سر کچل دوں گا یا ان کا چہرہ گرد آلود کر دوں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ ابو جہل حضورؐ پر حملہ کرنے کی نیت سے آیا۔ مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ پیچھے ہٹتا چلا گیا اور دونوں ہاتھوں سے اپنے کو بچاتا رہا۔ لوگوں نے ابو جہل سے پوچھا تجھے کیا ہو گیا تو اس نے بیان کیا کہ میرے اور محمدؐ کے درمیان آگ کی ایک ہولناک خندق ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر وہ میرے نزدیک آتا تو فرشتے اس کی تکا بوٹی کر دیتے۔ (مسلم)

(۱۳۸) ابو جہل نے حضورؐ کے سر پر پتھر مارنے کیلئے اٹھایا مگر اسکا ہاتھ خشک ہو گیا

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز ابو جہل نے قریش

Marfat.com

کے ایک گروہ سے کہا۔ تمھیں معلوم ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہمارے دین میں کس قدر عیب نکالتے ہیں اور ہمارے باپ دادا کو کس قدر بُرا کہتے ہیں اور ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہیں۔ ہمیں بے عقل بتاتے ہیں۔ میں اللہ تعالیٰ سے عہد کرتا ہوں کہ کل ایک پتھر لے کر بیٹھوں گا۔ جس وقت محمدؐ اپنی نماز میں مشغول ہوں گے اس پتھر سے ان کا سر کچل دوں گا۔ اگلے روز ابوجہل ایک پتھر لے کر بیٹھ گیا حضورؐ نماز پڑھنے کھڑے ہوئے۔ جس وقت حضورؐ نے سجدہ کیا تو وہ پتھر لے کر آپؐ کی طرف آیا۔ قریب پہنچا تو اس کے حواس ایک دم خراب ہو گئے۔ اس کے چہرہ کا رنگ اُڑ گیا اور اُس کے دونوں ہاتھ پتھر کو اٹھائے ہوئے خشک ہو گئے ابوجہل نے اسی وقت وہ پتھر ہاتھوں سے پھینک دیا۔ اس کے بعد قریش کے کچھ آدمی ابوجہل کے پاس آکر پوچھنے لگے تمھیں کیا ہو گیا۔ ابوجہل نے جواب دیا کہ جس وقت میں نے پتھر پھینکنے کا ارادہ کیا تو آپؐ کے اُس طرف سے ایک اونٹ مجھے کھانے کے لئے دوڑا۔ اس اونٹ کی کھوپڑی اور گردن کی جڑ اتنی موٹی تھی کہ میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ یہ واقعہ کسی شخص نے حضورؐ کو سنایا تو آپ نے فرمایا وہ جبرئیلؑ تھے۔ اگر ابوجہل میرے قریب آتا تو وہ اُسے پکڑ لیتے۔ (ابن اسحاق)

(۱۳۹) حضورؐ کے غیبی محافظوں کو دیکھ کر ابوجہل کے ہوش خراب ہو گئے

ابوقزعۃ الباہلیؒ سے روایت ہے کہ کسی شخص کا قرضہ ابوجہل کے ذمہ تھا۔ مگر وہ ادا نہ کرتا تھا۔ اس شخص سے لوگوں نے کہا۔ ہم تجھے ایسا آدمی بتاتے ہیں کہ اس کی وجہ سے تیرا قرضہ وصول ہو جائے گا۔ لوگوں نے اس کو حضورؐ کا نام و پتہ بتایا

Marfat.com

وہ شخص حضورؐ کے پاس آیا۔ حضور اسی وقت اس شخص کے ہمراہ ابوجہل کے مکان پر تشریف لے گئے اور اُس سے کہا کہ اس شخص کا جو کچھ قرضہ تیرے ذمہ ہے۔ فوراً ادا کر دے۔ ابوجہل نے اسی وقت گھر میں سے روپیہ لاکر قرض خواہ کے حوالے کر دیا۔ اس کے بعد لوگوں نے ابوجہل کا مذاق اُڑاتے ہوئے کہا۔ لو یہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ڈر گیا۔ ابوجہل نے جواب دیا۔ خدا کی قسم محمدؐ کے ساتھ میں نے ایسے محافظ نیزہ بردار دیکھے تھے کہ اگر میں ان کا کہنا نہ مانتا تو میرا پیٹ چیر ڈالتے۔ (ابونعیم)

(۱۴۰) اللہ تعالیٰ نے حضورؐ کو دشمنوں کی آنکھوں سے پردہ میں رکھا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب سورۂ تبت نازل ہوئی تو ابولہب کی عورت آئی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے فرمایا کہ اگر آپ اس کے سامنے سے ہٹ جاتے تو بہتر تھا کیونکہ یہ عورت بدزبان ہے۔ حضور نے فرمایا۔ فکر نہ کرو میرے اور اس کے درمیان حجاب حائل ہو جائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ابولہب کی بیوی نے حضرت صدیق اکبرؓ سے کہا کہ تمہارے صاحب نے ہماری ہجو کی ہے حضرت صدیق اکبرؓ نے جواب دیا۔ خدا کی قسم نہ وہ شاعر ہیں۔ نہ کبھی شعر پڑھتے ہیں۔ ابولہب کی بیوی یہ بات سن کر بولی کہ تم ضرور تصدیق کرنے والے ہو۔ یہ کہہ کر واپس چلی گئی۔ اس کے بعد حضرت صدیقؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ حضورؐ اس نے آپ کو نہیں دیکھا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس کے اور میرے درمیان ایک فرشتہ حائل تھا۔ اس فرشتہ نے مجھے اپنے بازو میں چھپا رکھا تھا۔ (ابن ابی حاتم)

Marfat.com

(۱۴۱) جانی دشمنوں پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا رحم وکرم

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ مسجد میں جہری قرأت کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے کہ قریش ایذا رسانی کے لئے آپ کو گرفتار کرنے پہنچے۔ حضورؐ تک نہ پہنچ سکے تھے کہ ان کے ہاتھ ان کے گلے میں خود بخود طوق ہو گئے اور وہ ایسے اندھے ہو گئے کہ انھیں حضورؐ نظر نہ آئے۔ یہ لوگ افتاں و خیزاں حضورؐ کے پاس آئے اور کہنے لگے ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دیتے ہیں۔ آپ رحم فرمائیں۔ حضورؐ نے دعا فرمائی۔ یہ لوگ صحیح حالت پر واپس آ گئے اور پوری سورۂ یٰسین نازل ہوئی۔ (ابو نعیم)

(۱۴۲) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے رکانہ پہلوان کو کشتی میں پچھاڑ دیا

اسحاق بن یسار نے روایت کی ہے کہ حضور سرورِ عالمؐ نے رکانہ بن عبد یزید سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا۔ رکانہ نے جواب دیا کہ اگر مجھے علم ہو جائے کہ آپ جو بات کہتے ہیں وہ حق ہے تو میں مسلمان ہو جاؤں گا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تو تو پہلوان ہے۔ اگر میں تجھے کشتی میں پچھاڑ دوں تب تو تجھے میری بات کی صداقت کا یقین ہو جائے گا۔ رکانہ نے کہا بیشک۔ حضورؐ کھڑے ہو گئے اور ایک ہی داؤ میں اس کو پچھاڑ دیا۔ رکانہ نے کہا۔ محمد! اب کی بار پھر لڑو۔ حضورؐ نے اس کو دوبارہ پچھاڑ دیا۔ اس کے بعد رکانہ یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ یہ شخص ساحر ہے۔ اس جیسا ساحر میں نے نہیں دیکھا۔ (بیہقی)

Marfat.com

(۱۴۳) حضرت عثمانؓ کی خالہ کی بشارت اور اُنکا قبول اسلام

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ میں ایک شب قریش کے ایک گروہ کے ساتھ صحن کعبہ میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ خبر سننے میں آئی کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اپنی صاحبزادی رقیہؓ کا نکاح عتبہ بن ابو لہب کے ساتھ کر دیا۔ حضرت رقیہؓ نہایت صاحب جمال خاتون تھیں۔ مجھے حسرت رہی کہ تو نے اس معاملہ میں کیوں پیشقدمی نہ کی۔ کچھ دیر بعد میں گھر چلا آیا۔ اپنی خالہ کے پاس پہنچا۔ وہ اپنی قوم کی کاہنہ مانی جاتی تھیں۔ انھوں نے مجھے دیکھتے ہی بشارت دی کہ تیری شادی قریش کی ایک صاحب جمال ناکتخدا لڑکی سے ہوگی۔ مجھے خالہ کی بات پر تعجب ہوا۔ میں نے کہا خالہ جان کیا کہہ رہی ہو۔ اُنھوں نے جواب دیا۔ اے عثمان تو صاحب جمال و صاحب لسان ہے۔ دیکھو ہمارے شہر میں نبی برحق کا ظہور ہوا ہے۔ تم اس کا اتباع کرو۔ ایسا نہ ہو کہ یہ بُت تمھیں دھوکہ دے کر ہلاک کر ڈالیں اور میری خالہ نے اسلام قبول کرنے پر زور دیا۔ خالہ کی باتیں سُن کر میرا دل متاثر ہوا۔ میں فوراً حضرت ابو بکر صدیق رضؓ کے پاس گیا اور ان سے بتوں کی بے بسی کے متعلق بات چیت ہوتی رہی۔ حضرت صدیق نے فرمایا کہ تمھاری خالہ نے تم سے جو کچھ کہا وہ بالکل درست ہے۔ تم حضورؐ کے پاس جاؤ اور ان کا کلام سُنو حضرت عثمان حضورؐ کے پاس گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے عثمان اللہ تعالیٰ تم کو جنّت کی طرف بلاتا ہے۔ تم خدا کی اطاعت کرو۔ میں خدا کا رسول ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو تمھاری طرف اور اپنی مخلوق کی طرف ہدایت کے

Marfat.com

واسطے بھیجا ہے۔ حضرت عثمان رضؓ نے کہا۔ آپ نے درست فرمایا اور میں مسلمان ہوگیا اور کچھ دنوں بعد حضرت رقیہ رضؓ سے میرا نکاح ہوگیا۔ (ابن عساکر)

(۱۴۴) حضرت عمرؓ حضورؐ کے قتل کے ارادے سے چلے مگر خود ہی محبّت کے خنجر سے ذبح ہو گئے

حضرت عمر رضؓ سے روایت ہے کہ میں ایک روز ابوجہل اور شیبہ بن ربیعہ کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ ابوجہل نے کہا۔ اے قریشیو! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے تمھارے معبودوں کو بُرا کہا ہے۔ تمھیں بے وقوف اور کم عقل کہتے ہیں اور ہمارے مرے ہوئے باپ داداؤں کو کہتے ہیں کہ وہ دوزخ میں پڑے ہوئے ہیں میں اعلان کرتا ہوں کہ جو شخص (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرے گا۔ میں اس کو سَو اونٹنیاں سُرخ وسیاہ رنگ کی اور ایک ہزار اوقیہ چاندی دوں گا۔ حضرت عمر فاروق یہ سُنتے ہی تلوار حمائل کرکے اُٹھ کھڑے ہوئے۔ آپ چلے جارہے تھے کہ قبیلہ بنی زہرہ کا کوئی آدمی راستہ میں ملا۔ اس شخص نے کہا۔ اے عمر! کہاں کا قصد ہے۔ حضرت عمر نے جواب دیا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرنے جارہا ہوں۔ اس آدمی نے کہا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو قتل کرکے بنی ہاشم اور بنی زہرہ کے انتقام سے محفوظ رہ سکوگے؟ یہ بات سُن کر حضرت عمر نے فرمایا معلوم ہوتا ہے تو بھی بے دین ہوگیا ہے۔ اس آدمی نے کہا خیر تم جو چاہو کہو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تو بعد میں خبر لینا۔ پہلے اپنے گھر کی تو خبر لو۔ تمھاری بہن، بہنوئی بھی بے دین ہوگئے ہیں۔ حضرت عمر یہ بات سنتے ہی آگ بگولا ہوگئے۔ غصہ میں بھرے ہوئے

Marfat.com

اپنی بہن کے مکان پر پہنچے۔ اس وقت حضرت عمرؓ کی بہن اپنے شوہر کے پاس بیٹھی تھیں انھوں نے جونہی حضرت عمرؓ کی آواز سنی ڈر کے مارے مکان میں چھپ گئے حضرت عمرؓ کے بہنوئی اس وقت کلام پاک کی تلاوت کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ کی آواز سنتے ہی بہن بہنوئی نے قرآن شریف چھپا کر رکھ دیا۔ حضرت عمرؓ نے کہا تم کیا پڑھ رہے تھے۔ انھوں نے جواب دیا ہم باتیں کر رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ تم دونوں بے دین ہو گئے ہو۔ بہنوئی نے جواب دیا۔ اگر حق تمھارے غیر دین میں ہو تو کیا ہم اسے ترک کر دیں۔ یہ بات سن کر حضرت عمرؓ غصہ سے بے قابو ہو گئے اور اپنے بہنوئی کو زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ شوہر کو پٹتے دیکھ کر بہن چھڑانے آئیں تو ان کو بھی خونم خون کر دیا۔ اب اپنی بہن کو خون آلودہ دیکھ کر حضرت عمرؓ کا دل پسیجا۔ کہنے لگے جو کتاب تم پڑھ رہے تھے۔ وہ میرے سامنے لاؤ۔ حضرت عمرؓ کی بہن نے کہا کہ تم ناپاک ہو۔ اس کتاب کو پاک آدمی ہی ہاتھ لگا سکتا ہے۔ اٹھو وضو کرو۔ حضرت عمرؓ نے وضو کر کے قرآن شریف کھولا۔ سورہ طٰہٰ پر نظر پڑی جس وقت آپ اس آیت پر پہنچے۔ اننی انا اللہ لا الٰہ الا انا فاعبدنی واقم الصلوٰۃ لذکری حضرت عمرؓ نے کہا کہ "مجھے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے چلو" یہ سن کر حضرت خبابؓ گھر سے باہر نکل آئے۔ کہنے لگے۔ عمر تمہیں بشارت ہو مجھے امید ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعرات کے دن جو دعا کی تھی اللھم اعز الاسلام بعمر بن الخطاب او بعمرو بن ہشام۔ وہ دعا قبول ہو گئی اس کے بعد حضرت عمرؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ (ابن سعد)

Marfat.com

(۱۴۵) قبیلہ ازد کا ایک عامل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا علاج کرنے آیا اور خود ہی مسلمان ہو گیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قبیلہ ازد شنودہ کا ایک مرد بہت بڑا عامل تھا۔ آسیب جنات اُتارا کرتا تھا۔ یہ عامل مکہ میں آیا۔ اسے بعض بے وقوفوں کی زبانی معلوم ہوا کہ حضورؐ عارضہ جنون میں مبتلا ہیں۔ اس عامل نے کہا میں آپ کے پاس جاؤں گا۔ شاید اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے ان کو شفا عطا فرمائے۔ اس عامل کا نام ضماد تھا۔ ضماد کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے ملاقات کی اور ان سے کہا کہ میں جنات کے دفعیہ کے منتر جانتا ہوں میرے ہاتھ سے بہت سے مریض شفا پا چکے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سُن کر فرمایا۔ الحمد للہ نحمدہ ونستعینہ ونؤمن بہ ونتوکل علیہ ونعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا من یھدہ اللہ فلا مضل لہ ومن یضللہ فلا ھادی لہ واشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ۔ ضماد نے یہ کلمات سُن کر عرض کیا کہ آپ یہ کلمات مجھے پھر سنائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات دوبارہ سُنائے۔ ضماد نے کہا کہ میں نے شاعروں، کاہنوں اور ساحروں کا قول سُنا ہے مگر اس جیسا کلام نہیں سُنا۔ آپ اپنا ہاتھ دیجئے۔ میں آپ سے اسلام پر بیعت کرتا ہوں ضماد مسلمان ہو گیا۔

(احمد)

Marfat.com

(۱۴۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر جنات ایمان لائے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ میں صحابہؓ کے ایک گروہ میں تھے۔ حضورؐ نے فرمایا میرے ساتھ تم لوگوں میں سے وہ شخص چلے جس کے دل میں ذرّہ برابر آلودگی نہ ہو۔ میں حضورؐ کے فرماتے ہی کھڑا ہو گیا اور میں نے ایک چھاگل اٹھالی۔ میرا خیال ہے کہ اس میں پانی ہو گا۔ اس کے بعد میں حضورؐ کے ساتھ چل دیا۔ یہاں تک کہ جب اعلیٰ مکہ میں پہنچے تو وہاں بہت سے لوگ جمع دیکھے۔ حضورؐ نے ایک خط کھینچکر مجھے اس کے پاس بٹھا کر فرمایا کہ جب تک میں واپس آؤں اس خط سے باہر نہ آنا۔ اس کے بعد حضورؐ جنات کی طرف تشریف لے گئے۔ میں نے دیکھا کہ حضورؐ کے اردگرد جنات کا بے شمار ہجوم تھا۔ حضورؐ رات بھر ان کے ساتھ باتیں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ حضورؐ میرے پاس تشریف لائے اور پوچھا ابن مسعود تم اپنی جگہ بیٹھے رہے؟ میں نے عرض کیا جی حضور! حضورؐ نے فرمایا تھا میں جب تک واپس آؤں اسی جگہ بیٹھے رہو۔ اس کے بعد حضورؐ نے وضو کیا اور نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے اسی وقت دو جن آپ کے پاس آئے اور دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہماری خواہش ہے آپ امامت فرمائیں۔ اس کے بعد حضورؐ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فراغت کے بعد حضورؐ میرے پاس تشریف لائے۔ میں نے پوچھا۔ حضورؐ یہ کون لوگ تھے؟ حضور نے فرمایا۔ یہ نصیبین کے جنّات تھے۔ بعض معاملات میں ان کا باہمی نزاع تھا۔ وہ فصل خصومت کے واسطے میرے پاس آئے تھے۔ انھوں نے مجھ سے

Marfat.com

زادراہ کے بارے میں سوال کیا۔ میں نے ان کو گوبر اور ہڈی کا توشہ دیا۔ گوبر یا گوبر کی قسم سے جو چیز پائیں گے وہ ان کے لئے چھوارہ اور ہڈی گوشت دار ہڈی بن جائے گی۔ ان چیزوں کو بیان کرتے وقت حضورؐ نے گوبر اور ہڈی سے استنجا کرنے کی ممانعت فرمائی۔ (طبرانی)

ابونعیم نے ابورجا کے طریق سے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ دوران سفر میں ہم نے ایک جگہ پانی کے پاس قیام کیا۔ خیمے ڈیرے نصب کرائے۔ میں قیلولہ کے واسطے ڈیرے میں لیٹا تھا کہ ایک سانپ ڈیرے کے اندر آکر تڑپنے لگا۔ میں نے لوٹا اُٹھاکر اس پر پانی چھڑکا۔ کچھ سکون ہوگیا۔ جب پانی ڈالنا بند کردیا تو وہ پھر تڑپنے لگا۔ یہاں تک کہ عصر کا وقت آگیا۔ میں نے نماز پڑھی۔ وہ سانپ مرگیا۔ میں نے کپڑوں کی پوٹلی میں سے ایک کپڑا نکال کر اس سانپ کو کفن پہنایا اور ایک گڑھے میں دفن کر دیا۔ پھر ہم اسی دن شام کو چل دیئے۔ ایک دن رات بعد ہم نے پانی کی جگہ قیام کیا۔ میں دوپہر کو آرام کرنے لیٹا تو یکایک آوازیں آنے لگیں۔ تم پر سلام ہو ایک بار، دس بار، سو بار، ہزار بار بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ میں نے پوچھا۔ تم کون لوگ ہو؟ انھوں نے جواب دیا۔ ہم جن ہیں۔ تو نے ہمارے ساتھ بڑی نیکی اور احسان کیا تھا۔ ہم میں اس احسان کا بدلہ دینے کی طاقت نہیں۔ میں نے سوال کیا۔ میں نے تمھارے ساتھ کیا احسان کیا۔ کون سی نیکی کی؟ انھوں نے جواب دیا کہ وہ سانپ جو تمھارے پاس مرگیا تھا۔ وہ ان جنّات میں سے تھا جنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی۔ یہ جن اس گروہ کا آخری فرد تھا۔ (ابونعیم)

معاذ بن عبداللہ بن معمر سے روایت ہے کہ میں حضرت عثمان غنیؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک شخص نے آکر امیرالمومنین سے عرض کیا کہ میں ایک جنگل سے گزر رہا تھا یکایک سامنے سے دو بچھولے آئے اور آپس میں لڑنے لگے۔ کچھ دیر بعد وہ الگ الگ ہو گئے۔ میں لڑائی کی جگہ پر آیا تو وہاں زرد رنگ کا ایک سانپ مرا ہوا نظر آیا۔ اس سانپ میں سے مشک کی سی خوشبو پھوٹ رہی تھی۔ مجھے اس سانپ کو دیکھ کر تعجب ہوا۔ میں نے اپنا عمامہ پھاڑ کر اس سانپ کو لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا اور آگے چل دیا۔ کچھ دُور جا کر میرے کانوں میں ندا آئی۔ بولنے والا نظر نہ آتا تھا۔ اس ندا کرنے والے نے مجھ سے پوچھا۔ یہ کام تونے کیا کیا؟ میں نے راستہ میں جو کچھ دیکھا تھا۔ بیان کیا۔ اس ندا کرنے والے نے کہا تونے بہت اچھا کیا۔ یہ دو سانپ ان جنات میں سے تھے جو بنی شیعبان اور بنی اقیس سے تھے۔ یہ دونوں آپس میں لڑے دونوں مارے گئے۔ جس سانپ کو تونے کفن پہنا کر دفن کیا۔ وہ سانپ شہید تھا اور وہ ان جنّات میں سے تھا جس نے حضورؐ کی زبانِ مبارک سے وحی سنی تھی۔ (ابونعیم)

حضرت ابراہیم نخعیؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ کے اصحاب کا ایک گروہ حج کے قصد سے روانہ ہوا۔ راستہ میں انھیں ایک سانپ ملا۔ اس سانپ کا رنگ بالکل سفید تھا اور اس میں سے مشک کی خوشبو آرہی تھی اور وہ سانپ زمین پر پڑا پڑا ابل کھا رہا تھا۔ میں نے اپنے ہمراہیوں سے کہا۔ تم چلو میں اس سانپ کا انجام دیکھ کر آتا ہوں۔ تھوڑی دیر بعد وہ سانپ مر گیا۔ میں نے اسے ایک سفید کپڑے میں لپیٹ کر زمین دفن کر دیا اور اپنے قافلہ سے جا ملا۔ چلتے چلتے

ایک جگہ قیام کیا۔ یکایک مغرب کی طرف سے چار عورتیں ہمارے پاس آئیں اور ان میں سے ایک عورت نے ہم سے پوچھا۔ تم لوگوں میں سے کس شخص نے عمرو کو دفن کیا۔ لوگوں نے پوچھا کون عمرو؟ اس عورت نے کہا تم لوگوں میں سے کس شخص نے سانپ کو دفن کیا۔ یہ سُن کر میں نے کہا کہ میں نے دفن کیا تھا۔ اس عورت نے کہا۔ سُنو! تم نے ایسے شخص کو دفن کیا جو بہت روزہ رکھنے والا اور بڑا نمازی تھا۔ کتاب اللہ پر عمل کرتا تھا اور لوگوں کو عمل کرنے کی ہدایت کرتا تھا اور وہ تمھارے نبی پر اُن کے مبعوث ہونے سے چار سو برس پہلے ایمان لا چکا تھا۔ یہ بات سُن کر میں نے خدا کی حمد بیان کی۔ اُس کے بعد ہم نے حج کیا۔ حج کے بعد مدینہ طیبہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں گیا اور اس سانپ کا واقعہ ذکر کیا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ اس عورت نے سچ کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ میری بعثت سے چار سو برس پہلے وہ مجھ پر ایمان لایا تھا۔ دوسری روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جن اُن نو جنات میں سے تھا جنھوں نے حضور سرورِ عالمؐ کی زبان مبارک سے قرآن سُنا تھا۔

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہامہ کے ایک پہاڑ پر بیٹھا ہوا تھا کہ یکایک ایک بوڑھا آدمی ہمارے سامنے آیا۔ اس کے ہاتھ میں عصا تھا۔ اس نے حضورؐ کو سلام کیا۔ حضورؐ نے جواب دیکر فرمایا یہ آواز اور لہجہ تو جنات کا ہے تو کون ہے؟ اس نے جواب دیا۔ میں ہامہ بن ہیم بن لاقیس بن ابلیس ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تیری کیا عمر ہے؟ ہامہ نے جواب دیا کہ جس زمانہ میں قابیل نے ہابیل کو قتل کیا تھا۔ اس وقت میری عمر

Marfat.com

تین چار سال تھی۔ میں اس زمانہ میں باتوں کو سمجھتا تھا۔ لوگوں کے کھانے خراب کر دیتا تھا۔ قطع رحمی کی تلقین کیا کرتا تھا۔ حضور سرور عالمؐ نے اس کو سخت و سست کہا۔ ہامہ بولا۔ آپ مجھے بُرا بھلا نہ کہئے۔ میں نے اعمال بد سے خدا سے توبہ کی ہے۔ نوح علیہ السلام کے قوم کے آدمی جو ان پر ایمان لائے تھے۔ میں انکے ساتھ نوح علیہ السلام کی مسجد میں نماز پڑھا کرتا تھا۔ جب حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم کے لئے بد دعا کی تو میں نے نوحؑ پر غصہ کا اظہار کیا۔ جس پر وہ خود بھی روئے اور مجھے بھی رلایا اور نوح علیہ السلام نے فرمایا۔ واقعی میں نے بُرا کیا۔ میں اپنے اس فعل پر نادم ہوں۔ حضرت نوح علیہ السلام سے میں نے کہا کہ جو لوگ ہابیل شہید کے خون میں شریک تھے میں بھی ان میں کا ایک فرد ہوں۔ آپ حق تعالیٰ سے دعا فرمایئے کہ وہ میرے اس گناہ کو معاف فرمادے۔ حضرت نوحؑ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تواب اور غفور الرحیم ہے۔ اُٹھ۔ وضو کر کے دو سجدے کر۔ میں نے تعمیل حکم کی۔ حضرت نوحؑ نے فرمایا تو اپنا سر سجدہ سے اُٹھا تیری توبہ قبول ہوگئی۔ اس کے شکرانہ میں میں ایک سال تک سجدہ میں پڑا رہا۔ میں حضرت ہود علیہ السلام پر بھی ایمان لایا۔ میں حضرت یعقوب علیہ السلام کی زیارت کو بھی جایا کرتا تھا۔ میں یوسف علیہ السلام کے ساتھ مکان امین میں رہا۔ میں نے الیاس علیہ السلام سے جنگلات میں ملاقات کی اور اب بھی ان سے ملتا رہتا ہوں۔ میں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی دیکھا ہے۔ انھوں نے مجھے توریت کی تعلیم دی تھی اور مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تیری ملاقات ہو تو میرا سلام ان کو پہنچا دینا۔ میں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام

Marfat.com

سے ملاقات کی اور ان کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا سلام پہنچایا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اگر تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرے تو میرا سلام ان کو پہنچا دیجیو۔ راوی کا بیان ہے کہ ہامہ کی زبان سے یہ بات سن کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر سلام پہنچتا رہے جب تک دنیا قائم رہے اور اے ہامہ تجھ پر سلام تو نے امانت ادا کی۔ ہامہ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ حضرت موسیٰ علیٰ نے مجھے توریت کی تعلیم دی تھی۔ آپ بھی مجھے تعلیم فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہامہ کو سورہ واقعہ سورہ مرسلات اور سورہ تکویر معوذتین اور سورہ اخلاص تعلیم فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ ہم سے ملنا جلنا نہ چھوڑنا۔ اگر کوئی حاجت ہو تو ہمارے سامنے پیش کرنا۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہامہ کے مرنے کی خبر نہیں ملی۔ نہیں معلوم وہ زندہ ہے یا مر گیا۔ (بیہقی)

(۱۴۷) مشرکین نے حضورؐ کا امتحان تین سوالوں سے لیا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش نے اپنا ایک وفد یہود مدینہ کے پاس بھیجا کہ وہ ان سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دریافت کر کے آئیں کہ وہ واقعی نبی ہیں یا ان کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ ان لوگوں نے حضور کے تمام اوصاف یہودیوں سے بیان کئے۔ علمائے یہود نے کہا کہ اگر یہ اوصاف واقعی ان میں موجود ہیں تو وہ بلاشبہ نبی مرسل ہیں۔ ان کی توصیف توریت میں مذکور ہے لیکن تم لوگ ایسا کرو کہ امتحان کے طور پر ان سے تین سوال

Marfat.com

کرو۔ اگر وہ نبی ہوں گے تو دو سوالوں کا جواب دیں گے تیسرے کے متعلق لاعلمی کا اظہار کریں گے۔ وہ سوالات یہ تھے۔

(۱) ذوالقرنین کا حال۔

(۲) اصحاب کہف کا حال

(۳) روح کیا چیز ہے۔

اس کے بعد قریش کا وفد مکہ معظمہ آیا اور حضورؐ سے تین متذکرہ بالا سوالات کئے۔ حضورؐ نے اصحاب کہف اور ذوالقرنین کا حال بیان کیا اور روح کے متعلق فرمایا کہ وہ امر رب ہے اس کی حقیقت خدا ہی کو معلوم ہے۔

قریش کے وفد نے آپس میں کہا لو بھائی توریت اور قرآن دونوں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مؤید ہیں۔ ہم نہ توریت کو مانتے ہیں اور نہ قرآن کو۔ (ابونعیم)

(۱۴۸) عقبہ بن معیط۔ ابوجہل اور امیۃ بن الخلف کے قتل کی پیشین گوئی

حضرت عثمان غنیؓ سے روایت ہے کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگوار باتیں کہیں۔ ایذا اور نقصان پہنچایا۔ ایک روز کا واقعہ ہے حضورؐ بیت اللہ کا طواف کر رہے تھے اور مقام حجر میں عقبہ بن معیط۔ ابوجہل اور امیۃ بن الخلف بیٹھے تھے جس وقت حضورؐ ان لوگوں کے مقابل آئے تو انھوں نے حضورؐ کو بری بات کہی جس کی ناگواری چہرۂ انور پر ظاہر ہوئی۔ دوسرے اور تیسرے طواف میں

بھی یہی بات پیش آئی۔ تیسرے طواف میں حضورؐ ٹھہر گئے اور فرمایا۔ آگاہ ہو جاؤ خدا کی قسم تم اس وقت تک متنبہ نہ ہو گے جب تک تم پر عذاب نازل نہ ہو۔ یہ کلمات سُنتے ہی ان تینوں کے جسم پر لرزہ طاری ہو گیا۔ حضورؐ غصہ میں بھرے ہوئے گھر تشریف لے آئے۔ حضرت عثمان غنیؓ فرماتے ہیں کہ ہم آپ کے پیچھے پیچھے تھے حضورؐ نے ہم سے فرمایا۔ تم لوگوں کو بشارت ہو اللہ کا دین غالب آنے والا ہے۔ کلمۂ حق بلند ہو گا۔ خدا اپنے دین کی مدد کرے گا۔ جن لوگوں کو تم نے بیت اللہ میں دیکھا ہے۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ بہت جلد تمھارے ہاتھوں ذبح کرنے والا ہے۔ حضرت عثمان غنیؓ نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم یہ لوگ ہمارے ہی ہاتھوں سے ذبح ہوئے۔ (ابو نعیم)

(۱۴۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی کنکریاں جس جس کافر کے لگیں وہ جنگ بدر میں قتل ہوا

حضرت فاطمہؓ سے روایت ہے کہ مشرکین نے مقام حجر میں جمع ہو کر طے کیا کہ جس وقت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمھارے پاس سے گزریں تو تم میں سے ہر ایک آدمی خوب بھرپور ضرب لگائے۔ یہ بات اتفاقاً میں نے سُن لی۔ میں نے حضورؐ سے ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ بیٹی چپ رہ۔ پھر آپ گھر سے نکل کر بیت اللہ میں تشریف لائے۔ مشرکین نے جس وقت حضورؐ کو دیکھا تو آپس میں ایکدوسرے سے پوچھنے لگے۔ کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہیں۔ یہ کہہ کر انھوں نے اپنی نگاہیں نیچی کر لیں۔ اور آپ کی طرف نظر نہ اُٹھائی اور نہ کوئی شخص ان میں سے اپنی

جگہ سے اُٹھا۔ آپ آگے بڑھتے بڑھتے ان کے سروں پر پہنچ گئے اور ایک مٹھی خاک اُٹھا کر ان لوگوں کی طرف پھینک دی اور شاھت الوجوہ فرمایا۔ حضرت فاطمہ فرماتی ہیں کہ آپ نے جو کنکریاں اُن کی طرف پھینکی تھیں وہ کنکریاں جس جس چیز کو لگیں وہ جنگ بدر میں بحالت کفر قتل کیا گیا۔ (احمد)

(۱۵۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بد دعا سے ابولہب کے بیٹے کو شیر نے چبا ڈالا

طاؤس رضؓ سے روایت ہے کہ جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والنجم اذا ھویٰ پڑھی تو عتبہ بن ابی لہب نے کہا کفرتُ برب النجم۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللھم سلط علیہ کلبا من کلابک (اے اللہ اپنے کتوں میں سے ایک کتا اس پر مسلّط کر دے) اس واقعہ کے چند روز بعد عتبہ بغرض تجارت شام گیا۔ وہاں اس کو شیر کی آواز سنائی دی۔ خوف کے مارے تھر تھر کانپنے لگا۔ قافلہ والوں نے حتی الامکان اس کی حفاظت کا انتظام کیا۔ مگر اس کے دل سے دہشت دُور نہ ہوئی۔ کھانا سامنے آیا تو اس نے ایک لقمہ بھی نہ کھایا رات کو سوتے وقت قافلہ والوں نے اُسے اپنے بیچ میں لٹایا جب سب لوگ سو گئے تو ایک شیر آکر سب کا منہ سونگھنے لگا اور عتبہ کے پاس پہنچکر اس کا سر منہ میں لے کر چبا گیا۔

(ابونعیم)

Marfat.com

(۱۵۱) مسلمانوں کی ہجرت حبشہ اور قریش کا تعاقب اور بداخلاقی کا رکیک مظاہرہ

مکہ مکرمہ میں اسلام کا اعلان ہوتے ہی مشرکین نے مسلمانوں کی زندگی دوبھر کردی تھی۔ جینا مشکل ہوگیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اجازت عطا فرمادی تھی کہ حبشہ ہجرت کر جائیں۔ ادھر مسلمان کشتیوں میں سوار ہو کر حبشہ روانہ ہوئے۔ قریش نے عمرو بن العاص اور عمارہ بن ولید بن مغیرہ کو تحفہ تحائف دیکر نجاشی والئ حبشہ کے پاس روانہ کیا۔ یہ لوگ حبشہ پہنچکر دربار نجاشی میں حاضر ہوئے تحفے تحائف پیش کئے۔ نجاشی نے ان کی بڑی تعظیم تکریم کی۔ قریش کے ان دونوں نمائندوں نے عرض کیا کہ ہماری قوم کے کچھ بے وقوف لوگ آپ کے ہاں آ گئے ہیں۔ وہ لوگ بے دین ہیں، نہ ہمارے مذہب کے پیرو کار رہیں نہ آپ کے۔ آپ انھیں ہمارے سپرد کر دیجئے۔ نجاشی نے کہا جب تک میں ان سے بات چیت نہ کر لوں اور مجھے نہ معلوم ہو جائے کہ ان کا دین و مذہب کیا ہے میں ان لوگوں کو تمھارے سپرد کرنے کو تیار نہیں۔ عمرو بن العاص اور اس کے ساتھی نے کہا کہ ہماری قوم کے ایک شخص نے نئے مذہب کا اعلان کیا ہے! یہ لوگ اس کے متبع و پیرو کار ہیں۔ یہ لوگ نہ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں اور نہ آپ کے سامنے حاضرِ دربار ہو کر آپ کو سجدہ کریں گے۔

یہ سُن کر نجاشی نے کسی آدمی کے ذریعہ حضرت جعفرؓ اور ان کے اصحاب کو طلب کیا۔ حضرت جعفرؓ اور ان کے اصحاب نے دربار میں حاضر ہو کر نجاشی کو

سلام کیا۔ عمرو بن العاص اور عمارہ نے فوراً نجاشی کو توجہ دلائی۔ ہم نے آپ سے کہا تھا کہ یہ لوگ انتہائی سرکش ہیں۔ آپ کو سجدہ نہ کریں گے۔ نجاشی نے حضرت جعفر رضؓ کو مخاطب کر کے کہا۔ کیا آپ لوگ مجھ سے بات چیت نہ کریں گے۔ تم نے تعظیم بھی نہ کی۔ بتاؤ۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں تمھارا کیا اعتقاد ہے تمھارا دین کیا ہے؟ تم نصرانی ہو۔ یہودی ہو یا کس مذہب کے پیرو کار ہو؟ حضرت جعفر نے جواب دیا کہ ہم نصرانی نہیں۔ نجاشی نے پوچھا تو تم یہودی ہو؟ حضرت جعفر نے کہا۔ نہیں؟ نجاشی نے سوال کیا کہ تم لوگ اپنی قوم کے دین پر ہو؟ انھوں نے جواب دیا نہیں۔ نجاشی نے کہا تو پھر تمھارا دین کیا ہے؟ حضرت جعفر نے جواب دیا کہ ہم مسلمان ہیں۔ ہمارا دین اسلام ہے۔ نجاشی نے پوچھا اسلام کیا چیز ہے؟ انھوں نے جواب دیا کہ ہم اس اللہ کی عبادت کرتے ہیں جو ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور اس کے ساتھ ہم کسی کو شریک نہیں کرتے۔ نجاشی نے پوچھا کہ اسلام تمھارے پاس کون شخص لے کر آیا ہے۔ حضرت جعفر رضؓ نے جواب دیا کہ اس دین کو وہ خدا کا بندہ لے کر آیا ہے جو خود ہماری ذات برادری کا ہے۔ ہم اس کی ذات اور نسب سے بخوبی واقف ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ہماری طرف اس شان سے بھیجا ہے جس شان سے اس نے ان سے پہلے دیگر مرسلین کو بھیجا تھا۔ اُس شخص نے ہمیں ماں باپ کے ساتھ نیکی کرنے صدقہ دینے۔ وعدہ وفا کرنے اور امانت ادا کرنے کی تعلیم دی ہے اور اس نے ہمیں بتوں کی پرستش سے منع کیا ہے اور ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم صرف اللہ وحدہٗ کی عبادت کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں۔ ہم نے اس رسول کی تصدیق کی ہے

Marfat.com

ہم نے اللہ تعالیٰ کے کلام کو پہچانا ہے اور ہمیں یقین ہوگیا ہے کہ جو چیز وہ رسول لے کر آیا ہے۔ وہ واقعی خدا کی طرف سے آیا ہے۔ جب ہم نے ان باتوں پر عمل کیا اور اس کا علم ہماری قوم کو ہوا تو وہ ہماری عداوت پر کمربستہ ہوگئی۔ قوم نے اس رسول برحق کی تکذیب کی اور اس کو قتل کرنا چاہا۔ وہ چاہتے ہیں کہ ہم پھر بُت پرست بن جائیں۔ ہم اپنے مذہب اور اپنی جانوں کی حفاظت کے لئے آپ کے ملک میں آئے ہیں۔

نجاشی نے حضرت جعفر کا بیان سن کر کہا اگر واقعی یہی بات ہے جو تم نے مجھ سے بیان کی تو یہ نور اسی چراغ کا ہے جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چراغ روشن تھا۔ حضرت جعفر نے کہا کہ ہمارے رسولؐ نے فرمایا ہے کہ اہل جنت ایک دوسرے کی تعظیم و تکریم سلام سے کرتے ہیں۔ تم بھی سلام سے ایک دوسرے کی تعظیم و تکریم کیا کرو۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق ہمارا عقیدہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہیں جو حضرت مریم کی طرف القا کیا گیا تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام روح اللہ اور عذرا و بتول کے فرزند ہیں۔ یہ بات سن کر نجاشی نے اپنا ہاتھ زمین کی طرف جھکا کر کہا کہ خدا کی قسم صرف عیسیٰ بن مریمؑ نے اپنے متعلق اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا۔

درباریوں نے شاہِ نجاشی کی زبان سے یہ سچی باتیں سُنکر کہا کہ اگر اہل حبشہ کے کانوں میں تمھاری یہ باتیں پڑ گئیں تو وہ فوراً سلطنت سے معزول کر دیں گے۔ نجاشی نے کہا مجھے سلطنت و حکومت کی پروا نہیں۔ میں حق بات کہنے میں دریغ نہ کروں گا۔

Marfat.com

نجاشی نے حکم دیا کہ عمرو بن العاص کا ہدیہ واپس کر دو۔ خدا کی قسم اگر وہ اس معاملے میں مجھے سونے کا پہاڑ بھی رشوت میں دیں تو میں ہرگز قبول نہ کروں گا نجاشی نے حضرت جعفر رضؓ سے کہا کہ تم لوگ یہاں امن و عافیت سے رہو۔ میں تم لوگوں کی ضروریات زندگی کا کفیل ہوں۔ نجاشی نے حکم دیا کہ "جو شخص ان مہاجرین کو کسی قسم کی اذیت پہنچائے گا میں اس کو سخت سزا دوں گا"

اس واقعہ کے بعد عمرو بن العاص اور عمارہ میں عداوت پیدا ہو گئی اور ایک دوسرے کو زک پہنچانے کی فکر میں لگ گئے۔ عمرو بن العاص نے عمارہ سے کہا کہ تو خوبصورت آدمی ہے جس وقت نجاشی دربار میں چلا جائے۔ اس کی بیوی کے پاس جانا۔ اس سے باتیں کرنا۔ مجھے اُمید ہے کہ اس ترکیب سے ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ عمارہ نے نجاشی کی عورت سے خط و کتابت کی۔ آخر وہ ایک روز نجاشی کی عورت کے پاس جانے میں کامیاب ہو گیا۔ ادھر عمارہ نجاشی کی عورت کے پاس پہنچا۔ ادھر عمرو بن العاص نے نجاشی کو مخبری کی کہ میرا ساتھی عورتوں کا دلدادہ ہے وہ آج تیری عورت کے پاس گیا ہے۔ نجاشی نے اسی وقت ایک خادم کو بھیجا۔ عمارہ اس کی بیوی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ نجاشی اس حرکت سے غیض و غضب میں بھر گیا اور اس کو گرفتار کر کے دریا کے ایک جزیرہ میں چھڑوا دیا۔ عمارہ اس جزیرے میں پہنچ کر دیوانہ ہو گیا اور وحشیوں کے ساتھ وحشی بن کر پھرنے لگا۔ اس کے بعد عمرو بن العاص بصد ناکامی مکہ مکرمہ واپس آ گیا۔

(بیہقی)

Marfat.com

(۱۵۲) شب معراج رواقِ تو گذشت از افلاک
بمقامے کہ رسیدی نہ رسد ہیچ نبی

نبوت کے بارہویں سال ۲۷ رجب کو بروز دوشنبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ام ہانیؓ کے مکان میں آرام فرما تھے کہ مکان کی چھت شق ہوئی اور اس میں سے حضرت جبریل و میکائیل برآمد ہوئے اور آپ کو بیدار فرما کر بارگاہ ایزدی میں لے جانے کا پیغام سنایا۔ حضورؐ نے وضو کی جبرئیلؑ آپ کو چاہ زمزم کے پاس لے گئے اور وہاں آپ کے سینہ مبارک کو چاک کیا اور قلب اطہر کو نکال کر آب زمزم سے دھویا۔ اس کے بعد سونے کا ایک طشت ایمان و حکمت سے بھرا ہوا لایا گیا۔ جبرئیل امین نے اس طشت سے ایمان و حکمت کے خزانہ کو لے کر آپ کے سینہ میں رکھ کر برابر کر دیا۔ اس کے بعد آپؐ کے سامنے براق لایا گیا (براق قد میں گدھے سے اونچا اور خچر سے نیچا تھا اور اس کے پیر دونوں پہلوؤں پر تھے تیز رفتاری کا یہ عالم تھا کہ اس کا ہر قدم وہاں پڑتا تھا جہاں نگاہ کی آخری حد ہوتی ہے۔ براق پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کی یہ شان تھی کہ جبرئیلؑ براق کی رکاب تھامے ہوئے تھے۔ میکائیلؑ کے ہاتھ میں اس کی لگام تھی۔ حضورؐ براق پر سوار ہو کر چشم زدن میں بیت المقدس پہنچ گئے۔ جہاں پہلے ہی سے تمام انبیاؑ جمع تھے حضورؐ نے دو رکعت نماز ادا کی۔ تمام انبیاء نے اقتدا کی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام بنے۔

نماز سے فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو جبرئیلؑ نے آپ کے سامنے

Marfat.com

دو پیالے پیش کئے۔ ایک میں دودھ تھا۔ دوسرے میں شراب۔ حضورؐ نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا۔ حضرت جبرئیل نے فرمایا کہ اگر آپ شراب کا پیالہ اٹھا لیتے تو آپ کی اُمت گمراہ ہو جاتی۔ ان امور سے فراغت کے بعد سونے چاندی اور جواہرات سے مرصع ایک سیڑھی جو جنّت الفردوس سے لائی گئی تھی لگائی گئی۔ اس کے ذریعے جبرئیلؑ نے آپ کو لے کر آسمان پر چڑھنا شروع کیا۔ جب آسمان دنیا کے دروازے پر پہنچے تو وہاں کے محافظ فرشتے صف بستہ کھڑے ہو گئے۔ سبوحا سبوحا لرب الملائکۃ قدوسا قدوسا لرب الارباب سبحان العظیم الاعلیٰ ان کے ورد زبان تھا۔

انھوں نے کہا کون ہے؟ جبرئیلؑ نے تعارفی الفاظ ادا کئے۔ دروازہ کھولا گیا۔ آپ آسمان پر تشریف لے گئے۔ پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ سے ملاقات ہوئی۔ دوسرے آسمان پر حضرت یحییٰ و عیسیٰ علیہما السلام سے تیسرے آسمان پر حضرت یوسفؑ سے۔ چوتھے آسمان پر حضرت ادریسؑ سے پانچویں آسمان پر حضرت ہارونؑ سے۔ چھٹے پر حضرت موسیٰؑ سے اور ساتویں پر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی۔

پھر آپ کو جنّت کی سیر کرائی گئی۔ اور آپ اس مقام تک پہنچے۔ جہاں قلم قدرت کے چلنے کی آواز سنائی دیتی تھی۔ آگے چل کر سدرۃ المنتہیٰ پر پہونچے یہاں پہنچکر حضرت جبرئیلؑ نے اپنی اصلی صورت میں آکر عرض کیا۔ یا رسول اللہ اس مقام سے آگے جانا میری طاقت سے بالاتر ہے۔ ؎

اگر یک سرِ موے برتر پرم فروغِ تجلّی بسوزد پرم

یہاں سے آگے بڑھ کر حضورؐ حجابات طے کرتے ہوئے خدا سے ملے۔ وہاں خدا سے کیا باتیں ہوئیں۔ اس کا علم اللہ اور اس کے رسولؐ کو ہی ہے فاوحی الی عبدہ ما اوحی اس وقت بارگاہ الوہیت سے آپ کو تین چیزیں عطا ہوئیں۔

(۱) سورۂ بقر کی وہ آئتیں جن میں اسلام کے عقائد۔ ایمان کی تکمیل اور مصیبت کے دور کے خاتمہ کی خوشخبری تھی۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا کہ آپ کی اُمت میں جو شخص شرک نہ کرے گا بخشا جائے گا۔

(۳) امت پر پچاس وقت کی نمازیں فرض کی گئیں۔

واپسی میں حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ حضورؐ نے اُن سے پچاس وقت کی نمازوں کا تذکرہ کیا۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا کہ آپ کی اُمت سے پچاس وقت کی نمازیں ادا نہ ہوسکیں گی۔ میں بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں۔ آپ واپس جا کر تخفیف کرائیے۔ حضورؐ واپس تشریف لے گئے اور بارگاہ الٰہی میں اپنی اُمت کی عاجزی اور ناتوانی کا اظہار کیا تو دس وقت کی نمازوں کی تخفیف ہوگئی۔ حضورؐ واپس چلے آئے۔ اس کے بعد پھر حضرت موسیٰؑ سے ملاقات ہوئی۔ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا، اب بھی تعداد بہت ہے۔ اس میں تخفیف کرائیے حضورؐ پھر خدا تعالیٰ کے پاس تشریف لے گئے۔ غرض اسی طرح بار بار جانے سے پانچ وقت کی نمازیں رہ گئیں۔ حضرت موسیٰؑ نے اس تعداد میں بھی تخفیف کا مشورہ دیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اب مجھے بار بار تخفیف کراتے خدا سے شرم

Marfat.com

آتی ہے۔ اسی وقت خداوند عالم کا حکم ہوا کہ اگرچہ یہ نمازیں صورتاً پانچ وقت کی ہیں مگر ان کا ثواب پچاس ہی کا دوں گا۔

اس کے بعد حضورؐ آسمان سے اُتر کر بیت المقدس تشریف لائے۔ یہاں انبیاء علیہم السلام جمع تھے۔ حضورؐ نے نماز پڑھائی۔ نماز سے فارغ ہو کر دولتکدہ پر تشریف لے آئے۔ اگلے دن صبح کو خانۂ کعبہ میں تشریف لے گئے۔ وہاں روسائے قریش جمع تھے۔ آپؐ نے ان سے رات کا واقعہ معراج کا بیان کیا۔ یہ واقعہ سن کر قریش تعجب میں پڑ گئے مگر حضرت ابوبکر صدیق رضؓ نے اس واقعہ کی تصدیق کی اور اسی سبب سے ان کو بارگاہ نبوت سے صدیق کا خطاب عطا ہوا۔ بعض لوگوں نے اس واقعہ کی تکذیب کی۔ ان لوگوں نے حضور صلی اللہ علیہ سے بیت المقدس کے متعلق سوالات کئے۔ حضورؐ اس سے پیشتر کبھی بیت المقدس تشریف نہیں لے گئے تھے۔ حق تعالیٰ نے آپ کی آنکھوں کے سامنے سے حجاب اُٹھا دیئے۔ روسائے قریش نے جو جو سوالات کئے ان کے صحیح صحیح جوابات دیئے۔

(۱۵۳) محمدؐ عرش اعظم پر گئے اللہ کو دیکھا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے معراج کی شب خدا کو دیکھا تھا۔ (بزار و احمد)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ کو جب سے معراج ہوئی تھی اس وقت سے آپ کی خوشبو دلہن کی سی تھی اور عروس کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ تھی۔ (ابن مردویہ)

(۱۵۴) شب معراج میں عالم بالا کے مشاہدات

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جس وقت جبرئیلؑ مجھ کو معراج کو لے گئے تو میرا گزر ایک ایسی قوم پہ ہوا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اپنے سینوں اور چہروں کو ان ناخنوں سے چھیلتے تھے۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں تو انھوں نے بتایا یہ وہ لوگ ہیں جو آدمیوں کا گوشت کھاتے تھے یعنی ان کی غیبت اور لوگوں کی بے آبروئی کرتے تھے۔ (احمد)

حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جس رات مجھے معراج ہوئی۔ میں ایسے لوگوں کے پاس سے گزرا جن کے ہونٹ لوہے کی مقراضوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ جس وقت ان کے ہونٹ کاٹے جاتے تھے۔ پھر ویسے ہی ہو جاتے تھے جیسے کاٹنے سے پہلے تھے۔ میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں۔ انھوں نے جواب دیا کہ یہ آپ کی اُمت کے وہ مولوی اور مقرر ہیں جو دوسرے لوگوں کو تو نصیحت کرتے تھے مگر خود اس پر عامل نہ تھے۔ (ابن مردویہ)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہؐ سے سُنا ہے۔ آپ فرماتے تھے۔ جس رات مجھے معراج ہوئی۔ میں سدرۃ المنتہیٰ تک گیا۔ اس بیری کے بیر اتنے بڑے بڑے تھے جتنی پہاڑ کی چوٹی۔ (طبرانی)

ابو حمراءؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے کہ جب مجھ کو ساتویں آسمان تک معراج ہوئی تو میں نے عرش کے داہنے ساق پر لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا دیکھا۔ (طبرانی)

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے لقد رأ من آیات ربه الکبریٰ کے معنی میں روایت کی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے شب معراج میں رفرف اخضر کو دیکھا تھا جس نے آسمان کے کناروں کو گھیر لیا تھا۔ (بخاری)

حضرت ابوسعید خدری سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے شب معراج کی باتیں بیان کیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے پہلے آسمان پر حضرت آدمؑ سے ملاقات کی ان کے سامنے انکی ذریت مومن اور کافر کی روحیں پیش کی جاتی تھیں۔ مومن ارواح کو دیکھ کر فرماتے تھے کہ پاکیزہ روح اور پاکیزہ نفس ہے۔ ان کو علیین میں لے جاؤ اور ارواح فجار کو دیکھ کر فرماتے تھے۔ روح اور نفس خبیث ہے۔ ان کو سجین میں لے جاؤ۔ یہاں سے آگے بڑھا تو ایک جگہ مجھے بہت سے خوان رکھے ہوئے نظر آئے جن میں پکا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا اور ان کے پاس کوئی آدمی موجود نہ تھا۔ اس کے آگے کچھ خوانوں پر سڑا ہوا گوشت رکھا ہوا تھا اور ان کے ارد گرد بڑا بھاری مجمع تھا جو ان خوانوں میں سے سڑا ہوا گوشت اٹھا کر کھا رہے تھے۔ میں نے جبرئیلؑ سے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو حلال پر حرام کو ترجیح دیتے تھے۔ اس سے آگے بڑھا تو مجھے ایک ایسی قوم نظر آئی جن کے پیٹ مکانوں کے برابر بڑے تھے ان لوگوں میں سے اگر کوئی اٹھنے کی کوشش کرتا تو فوراً گر پڑتا تھا۔ یہ لوگ دعا مانگتے تھے "اے خدا قیامت نہ آئے" یہ لوگ آل فرعون کے راستے پر تھے ان لوگوں پر مختلف قوموں کا گذر ہوتا تھا اور وہ ان کو روند ڈالتی تھیں۔ میں نے پوچھا۔ اے جبرئیلؑ یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا کہ یہ آپ کی امت کے

Marfat.com

سود خور ہیں۔ ان سے آگے بڑھ کر میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے ہونٹ اونٹوں کے ہونٹوں کے مثل تھے۔ وہ لوگ اپنے منہ کھول کر پتھر کھاتے تھے اور فوراً ہی پاخانہ کے مقام سے نکل جاتے تھے۔ حضرت جبرئیلؑ نے فرمایا۔ یہ آپ کی اُمت کے وہ لوگ ہیں جو یتیموں کا مال ناحق کھاتے ہیں۔ ان سے آگے بڑھ کر ایسی عورتیں نظر آئیں جو اپنی پستانوں سے بندھی لٹک رہی تھیں یا بالکل اُلٹی سر نیچے، اوپر پیر لٹکی ہوئی تھیں۔ ان کے متعلق معلوم ہوا کہ یہ زناکار عورتیں تھیں اس کے بعد کچھ ایسے لوگ نظر آئے جن کی پسلیوں کا گوشت کاٹا جا رہا تھا اور وہ اس گوشت کا لقمہ کر رہے تھے۔ جبرئیلؑ نے بتایا کہ یہ آپ کی اُمت کے وہ لوگ ہیں جو ایک دوسرے کی عیب جوئی اور سخن چینی کرتے ہیں۔ الخ

(ابونعیم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ کا گزر شب معراج میں ایک ایسی قوم پر ہوا۔ جو ایک ہی دن میں کھیتی بو کر کاٹ لیتی تھی اور جب وہ اس کو کاٹ چکتی تو وہ پھر ویسی ہی کی ویسی ہو جاتی۔ حضورؐ نے جبرئیل سے پوچھا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا۔ یہ لوگ مجاہد فی سبیل اللہ ہیں۔ پھر آپ کا گزر ایسی قوم پر ہوا کہ ان کے سر پتھروں سے کچلے جا رہے تھے اور پھر ویسے ہی ہو جاتے تھے۔ حضورؐ نے جبرئیلؑ سے دریافت کیا۔ یہ کون لوگ ہیں؟ انھوں نے جواب دیا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نمازوں سے کاہلی کرتے ہیں۔ پھر آپ ایسی قوم کے پاس آئے جن کے آگے پیچھے کپڑے کے پیوند تھے۔ وہ اس طور سے چھوٹے پھر رہے تھے جس طرح اونٹ پھرا کرتے ہیں اور وہ ضریع زقوم اور جہنم کے

پتھر لگاتے تھے۔ حضرت جبرئیلؑ نے بتایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں کا صدقہ ادا نہیں کرتے۔ پھر آپ ایک ایسے مرد کے پاس سے گزرے جس نے لکڑی کا ایک بڑا گٹھا جمع کر رکھا تھا اور اس کو اس بار کے اٹھانے کی قدرت نہ تھی اس پر بھی وہ بار میں اضافہ کرتا جارہا تھا۔ حضرت جبرئیلؑ نے بتایا۔ یہ آپ کی امت کے وہ آدمی ہے جو لوگوں کی امانتیں رکھ کر ادا نہ کرتا تھا اور اسی ہوس میں رہتا تھا کہ اس کو اور امانتیں مل جائیں۔ (ابو یعلیٰ)

(۱۵۵) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آسمان پر فرشتوں کی امامت کی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب مجھکو آسمان پر معراج ہوئی تو جبرئیلؑ نے اذان دی۔ میں نے خیال کیا۔ کہ جبرئیلؑ فرشتوں کو نماز پڑھائیں گے۔ مگر جبرئیل نے مجھے آگے کر دیا میں نے فرشتوں کو نماز پڑھائی۔ (ابن مردویہ)

(۱۵۶) ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نکاح کی بشارت

حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضرت سودہ بنت زمعہ سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں انھوں نے خواب میں دیکھا کہ گویا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سامنے سے آرہے ہیں اور انھوں نے حضرت سودہؓ کی گردن پر قدم رکھدیا۔ حضرت سودہؓ نے اس خواب کو اپنے شوہر سے ذکر کیا تو انھ

نے کہا اگر یہ خواب سچا ہے تو میں ضرور مر جاؤں گا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم سے نکاح کریں گے۔ دوسری شب حضرت سودہ نے خواب میں دیکھا گویا آسمان سے ایک چاند اتر کر ان کے پاس آیا۔ اور وہ بستر پر لیٹی ہوئی ہیں حضرت سودہ نے یہ دوسرا خواب بھی اپنے شوہر سے بیان کیا۔ انھوں نے جواب دیا اگر یہ خواب سچا ہے تو میں عنقریب مر جاؤں گا اور تم میرے مرنے کے بعد نکاح کرو گی۔ چنانچہ سکران اسی دن بیمار ہو کر چند روز بعد مر گیا اور حضورؐ نے حضرت سودہؓ سے نکاح کر لیا۔ (ابن سعد)

(۱۵۷) کفار قریش کا دار الندوہ میں اجتماع اور حضورؐ کے قتل کی تیاریاں، حضرت جبرئیلؑ کی خبر رسانی اور مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے کی اجازت

حضرت عبد اللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ قریش نے دار الندوہ میں جمع ہو کر حضورؐ کے قتل کا فیصلہ کیا۔ اسی وقت حضرت جبرئیلؑ نے آ کر عرض کیا۔ یارسول اللہ آپ رات کو جس جگہ سوتے ہیں۔ وہاں نہ سوئیں۔ آج قریش نے آپ کے قتل کا فیصلہ کیا ہے۔ آج آپ مکہ مکرمہ سے ہجرت کر جائیں۔ (بیہقی)

(۱۵۸) حضورؐ کے مکان کا محاصرہ، حضورؐ ان سے بچ کر صاف نکل گئے

ابن اسحاق سے روایت ہے جس وقت حضورؐ رات کو اپنے مکان سے نکلے اس وقت چودہ آدمی آپ کے دروازے پر کھڑے تھے۔ حضورؐ نے ایک مٹھی خاک اٹھا کر ان لوگوں کے سروں پر پھینکی۔ وہ اندھے ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

سورہ یٰسین فاغشینا ھم فھم لا یبصرون تک پڑھتے پڑھتے باہر چلے آئے۔
(بیہقی)

(۱۵۹) حضورؐ غار ثور میں، غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا

سراقہ بن جعشم سے روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ کفار کی آنکھوں میں دھول جھونک کر دو رچلے گئے تو کسی شخص نے کفار محاصرین سے پوچھا۔ تم کس چیز کے انتظار میں کھڑے ہو تو انھوں نے جواب دیا۔ محمدؐ کا انتظار ہے۔ اس آدمی نے کہا۔ تم تو اندھے ہو، کبھی وہ تمھارے آگے سے گئے ہیں۔ تمھیں نظر نہیں آئے محاصرین نے کہا خدا کی قسم ہم نے انھیں دیکھا اور انھوں نے اپنے سروں سے مٹی جھاڑی۔ حضورؐ حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے ساتھ غار ثور کی طرف تشریف لے گئے اور اس میں داخل ہو گئے۔ فوراً ہی غار کے منہ پر مکڑی نے جالا تن دیا۔ کفار قریش نے آپ کا تعاقب کیا۔ ڈھونڈھتے ڈھونڈھتے غار ثور کے منہ پر پہنچ گئے اور جالے کو دیکھ کر کہنے لگے کہ یہ جالا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے پہلے کا ہے۔ یہ کہہ کر واپس ہو گئے۔ (ابن سعد)

(۱۶۰) تعاقب کرنیوالے کافر کو فرشتے نے غار ثور میں اپنے پروں میں چھپا لیا تھا

اسماء بنت ابی بکر صدیق رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے ایک کافر قریش کو بالکل غار کے منہ پہ دیکھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا

یا رسول اللہ یہ آدمی ہمیں دیکھ رہا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا یہ شخص ہمیں نہیں دیکھ سکتا۔ اس وقت اس کو ایک فرشتے نے اپنے پروں میں چھپا رکھا ہے۔ کچھ دیر بعد وہ کافر غار کے منہ کے قریب پیشاب کر کے واپس ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا اگر یہ آدمی تمہیں دیکھتا تو تمہارے اوپر پیشاب نہ کرتا۔ (ابونعیم)

(۱۶۱) غار کے منہ پر اللہ کے حکم سے ایک درخت پر کبوتر نے انڈے دیئے

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ غار ثور میں داخل ہوئے اس وقت ایک درخت اُگ کر اتنا بڑا ہو گیا کہ اس سے غار کا منہ بند ہو گیا اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکڑی نے جالا پور دیا اور اس درخت پر دو جنگلی کبوتروں نے انڈے دیدیئے۔ قریش کے نوجوان لاٹھیوں اور تلواروں سے مسلح غار کے منہ پر آئے۔ ان لوگوں میں سے ایک شخص غار کے اندر جھانکنے لگا۔ دوسرے نے پلٹ کر کہا۔ تجھے نظر نہیں آتا۔ یہاں کبوتروں نے انڈے دے رکھے ہیں اس غار میں کوئی آدمی نہیں ہے۔ حضورؐ نے ان کبوتروں کے لیے دعا کی اور اس جوڑے پر ایک نشانی لگا دی۔ اس کے بعد وہ کبوتر اس جگہ سے حرم میں چلے گئے اور اس جوڑے سے حرم شریف میں بچے نکالے۔ (ابن سعد)

(۱۶۲) حضورؐ کا حکم ہے کہ مکڑی کو نہ مارا کرو

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ مشرکین مکہ نے ہجرت کی شب دارالندوہ میں مشورہ کیا کسی نے کچھ رائے دی کسی نے کچھ۔ اللہ تم

Marfat.com

نے اپنے نبی کو کفار کے مشورہ سے مطلع کر دیا۔ آپ اسی شب اپنے مکان سے نکل کر غار میں پہنچ گئے۔ مشرکین نقش قدم دیکھتے دیکھتے پہاڑ تک پہنچ گئے۔ آگے نشان قدم نہ تھا۔ یہ لوگ پہاڑ پر چڑھ گئے۔ غار کے پاس سے گزرے تو اسکے منہ پر مکڑی کا جالا تنا ہوا تھا۔ ان لوگوں میں سے کسی نے کہا چلو اس غار میں دیکھیں۔ امیہ بن الخلف نے کہا کہ غار میں گھسنے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ جالا تو بہت عرصہ سے یہاں دیکھا گیا ہے۔ اسی دن سے حضورؐ نے مکڑی کو مارنے کی ممانعت فرمادی اور فرمایا مکڑی بھی اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک لشکر ہے۔ (احمد)

(۱۶۳) مکڑی نے جالا تنکر حضرت داؤدؑ کی بھی حفاظت کی تھی

عطا بن میسرہ سے روایت ہے کہ مکڑی نے غار کے منہ پر دو دفعہ جالا تنا ہے۔ ایک مرتبہ اس وقت جب طالوت حضرت داؤد علیہ السلام کے تعاقب میں تھا۔ اور دوسری بار اس وقت جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بوقت ہجرت غار میں چھپے تھے۔ (ابونعیم)

(۱۶۴) سراقہ بن مالک کی گھوڑی زمین میں پیٹ تک دھنس گئی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جس وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضؓ مکان سے نکلے تو ابوبکر صدیقؓ نے مڑکر دیکھا۔ ایک گھوڑے سوار آپ کے تعاقب میں نظر آیا۔ جو سرپٹ گھوڑا دوڑاتا بالکل ہمارے

Marfat.com

قریب پہنچ گیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا یا نبی اللہ یہ سوار ہمارے پاس پہنچ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللھم اصرعہ۔ چنانچہ وہ سوار اسی وقت گھوڑے سے گر پڑا۔ سوار نے عرض کیا یا نبی اللہ آپ مجھے جس کام کے لئے حکم دیں۔ میں اس کی تعمیل کے لئے حاضر ہوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تیرا کام یہ ہے کہ تو یہیں کھڑا رہ اور کسی شخص کو ہمارے تعاقب میں نہ آنے دے۔ چنانچہ وہ سوار یا تو حضورؐ کے تعاقب میں آیا تھا یا شام تک حضورؐ کی حفاظت کرتا رہا۔ سراقہ نے اسی واقعہ سے متعلق ابوجہل کو مخاطب کیا ہے۔ ۔ سہ

ابا حکم واللہ لو کنت شاھدا — لامر جوادی اذ تسیخ قوائمہ

اے ابوالحکم خدا کی قسم ہے اگر تو حاضر ہوتا میری گھوڑی کو دیکھنے جب اس کے ہاتھ پاؤں زمین میں دھنس رہے تھے۔

علمت ولم تشکک بان محمدا — رسول ببرہان فمن ذا یقاومہ

تو جان لیتا اور شک نہ کرتا اس بات میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم برہان حق کے ساتھ رسول ہیں۔ اس رسول کی کون برابری کر سکتا ہے۔ (ابن سعد)

(۱۶۵) اُم معبد کی ایک کمزور اور لاغر بکری نے دودھ دیا

روایت ہے کہ جس وقت حضورؐ حضرت صدیقؓ کے ہمراہ ہجرت کے ارادے سے چلے تو ان کے ہمراہ ان کا غلام عامر بن فہیرہ تھا۔ عبداللہ بن الاریقط رہبر تھے۔ راستہ میں ام معبد خزاعیہ کے خیمے پڑے۔ ام معبد عمر رسیدہ اور پارسا عورت تھی۔ مسافروں کو پانی پلایا کرتی تھی۔ حضرت صدیق اکبرؓ

Marfat.com

نے ام معبد سے پوچھا کہ کچھ کھانے پینے کا سودا تمہارے پاس برائے فروخت ہے ام معبد نے کہا کہ میرے پاس کچھ نہیں۔ حضورؐ نے ایک کونے میں ایک نہایت لاغر بکری بندھی ہوئی دیکھی۔ حضورؐ نے ام معبد سے پوچھا۔ یہ بکری کیسی ہے یہاں کیوں بندھی ہوئی ہے۔ ام معبد نے کہا۔ یہ بکری بیمار ہے۔ لاغری کی وجہ سے بکریوں کے ساتھ چرنے جانے سے رہ گئی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ یہ بکری دودھ دیتی ہے؟ ام معبد نے کہا نہیں۔ یہ کیا دودھ دیتی۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اگر تم اجازت دو تو اس کا دودھ دوہ لوں! ام معبد نے جواب دیا۔ اگر یہ دودھ دے سکے تو آپ دوہ لیں۔ حضورؐ نے اس بکری کو اپنے پاس منگا کر اس کے تھنوں پر ہاتھ پھیرا۔ دعا فرمائی۔ بکری نے دودھ دوہنے کے واسطے ٹانگیں کھول دیں۔ تھنوں میں دودھ اتر آیا۔ آپ نے دودھ دوہنے کے واسطے اتنا بڑا برتن طلب کیا جس سے کم از کم دس آدمی سیر ہو سکیں۔ حضورؐ نے دودھ دوہنا شروع کیا۔ برتن پر ہوگیا حضورؐ نے ام معبد کو بلا کر کہا کہ دودھ پیو۔ ام معبد نے سیر ہو کر پیا۔ اس کے بعد آپ نے حضرت صدیقؓ اور دیگر اصحاب کو پلایا۔ جب سب سیر ہو گئے حضورؐ نے نوش فرمایا۔ اس کے بعد حضورؐ نے اس بکری کا دودھ دوبارہ دوہا۔ برتن پر ہو گیا۔ اور وہ برتن معہ دودھ کے ام معبد کے حوالے کر دیا اور ام معبد کو بیعت کر کے وہاں سے آگے روانہ ہو گئے۔

خود ام بنی ہشام نے ام معبد سے روایت کی ہے کہ وہ بکری ۱۸ھ تک بزمانہ خلافت حضرت فاروق اعظمؓ زندہ رہی اور دونوں وقت دودھ

Marfat.com

دیتی رہی۔ (ابن سعد)

(۱۶۶) حضورؐ کا مدینہ طیبہ میں داخلہ اور شمع نبوت پہ پروانوں کا ہجوم

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے۔ انصار اپنی عورتوں اور بچوں کے ہمراہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ہمارے ہاں تشریف لے چلئے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اونٹنی کو چھوڑ دو۔ یہ منجانب الہٰی مامور ہے۔ چنانچہ وہ اونٹنی چلتے چلتے حضرت ابو ایوب انصاریؓ کے مکان کے دروازے پر جا کر بیٹھ گئی۔ بنی نجار کی لڑکیاں لڑکیاں دف بجاتی اور گاتی ہوئی نکلیں۔ ؎

نَحْنُ جَوَارٍ مِنْ بَنِیْ نَجَّارٍ ‌ ‌ ‌ یَا حَبَّذَا مُحَمَّدٌ مِنْ جَارٍ

ہم بنی نجار کی لڑکیاں ہیں ‌ ‌ ‌ محمدؐ کیا اچھے ہمارے ہمسایہ ہیں

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں آئے تو عورتیں اور لڑکے یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔ ؎

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا ‌ ‌ ‌ مِنْ ثَنِیَّاتِ الْوِدَاعِ

ہم پر چاند طلوع ہوا ‌ ‌ ‌ ثنیات الوداع کی طرف سے

وَجَبَ الشُّکْرُ عَلَیْنَا ‌ ‌ ‌ مَا دَعَا لِلّٰہِ دَاعٍ

ہم پر اس کا شکر واجب ہو گیا ‌ ‌ ‌ جب تک دعا کرنے والا اللہ تعالیٰ سے دعا کرے

(بیہقی)

حضرت عبد اللہ بن سلامؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ مدینہ

میں تشریف لائے۔ لوگ پروانہ وار شمع نبوت پہ نثار ہونے لگے۔ ہر شخص دیدار نبوی کا شائق تھا۔ میں نے حضورؐ کا چہرۂ انور دیکھتے ہی کہا۔ خدا کی قسم یہ چہرہ جھوٹے لوگوں کا سا نہیں۔ حضورؐ کی زبان مبارک سے میں نے سب سے پہلے یہ بات سُنی۔

ایہا الناس اطعموا الطعام وافشوا السلام وصلوا الارحام وصلوا باللیل والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام

(اے لوگو آدمیوں کو کھانا کھلاؤ اور کھلے طور پر سلام کرو۔ آپس میں صلہ رحمی کرو اور رات کو جب آدمی سو رہے ہوں۔ نماز پڑھو۔ جنت میں سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ گے)

(۱۶۷) حضورؐ سے یہودیوں کے سوالات اور اُن کا قبولِ اسلام

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن سلام (یہودی) نے جب مدینہ طیبہ میں حضورؐ کی تشریف آوری کی خبر سُنی تو انھوں نے کہا کہ میں حضورؐ سے تین سوالات کروں گا۔ ان سوالات کا جواب نبی کے سوا کسی کو معلوم نہیں چنانچہ وہ خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ

(۱) قیامت کی شرطوں میں پہلی شرط کیا ہے؟
(۲) جنت والوں کو سب سے پہلے کھانے کو کیا چیز ملے گی؟
(۳) بچہ اپنے ماں یا باپ سے مشابہ کیوں ہوتا ہے؟

Marfat.com

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے ان تین باتوں کی خبر ابھی ابھی جبرئیل نے دی ہے۔

(۱) قیامت کی سب سے پہلی شرط یہ ہے کہ ایک آگ مشرق سے ظاہر ہوگی اور مغرب تک پہنچ جائے گی۔

(۲) اہل جنت کو سب سے پہلے کھانے کو مچھلی کا جگر دیا جائے گا۔

(۳) جس وقت مرد کی منی عورت کی منی سے پہلے نکل آتی ہے تو بچہ باپ کے زیادہ مشابہ ہوتا ہے اور اگر عورت کی منی مرد کی منی سے پہلے نکل آئے تو بچہ ماں کے زیادہ مشابہ ہوتا ہے۔

عبداللہ بن سلام نے یہ جوابات سن کر فوراً کلمہ پڑھا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد انک رسول اللہ۔ عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ یہودی بڑے افترا پرداز ہیں یہودیوں کو میرے اسلام کے متعلق علم ہوگا تو وہ نہ معلوم کیا کیا کہیں گے اتنے میں کچھ یہودی آ گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ عبداللہ بن سلام تم میں کیسا آدمی ہے۔ یہودیوں نے جواب دیا وہ اچھا آدمی ہے۔ اچھے آدمی کا بیٹا ہے۔ ہمارا سردار ہے۔ ہمارے سردار کا بیٹا ہے۔ حضورؐ نے ان سے پوچھا کہ اگر عبداللہ بن سلام مسلمان ہو جائے تو کیا تم مسلمان ہو جاؤ گے۔ یہودیوں نے جواب دیا اللہ پناہ میں رکھے۔ یہ سن کر عبداللہ بن سلام نے ان لوگوں کے سامنے آ کر کہا اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمد الرسول اللہ۔ یہودی عبداللہ بن سلام کو برا بھلا کہنے لگے۔

Marfat.com

صفوان بن عسال سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے اپنے دوست سے کہا آؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلیں۔ ان سے اس آیت کے بارے میں سوال کریں گے ولقد آتینا موسیٰ تسع آیات بینات۔ یہ دونوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آیت متذکرہ کے بارے میں سوال کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نو باتیں یہ تھیں (۱) اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو (۲) چوری نہ کرو (۳) زنا نہ کرو (۴) جس نفس کا قتل اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے اس کو ناحق قتل نہ کرو (۵) جادو نہ کرو (۶) سود نہ کھاؤ۔ ..... (۷) بے ۔ آدمی کو حاکم وقت کے پاس قتل کے واسطے نہ لے جاؤ (۸) نیک عورت شادی شدہ پہ بہتان نہ لگاؤ (۹) اور اے یہود تم پر لازم ہے کہ تم لوگ شنبہ کے دن تعدی نہ کرو۔ یہ سن کر دونوں یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کو اور ہاتھوں کو بوسہ دیا اور دونوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ نبی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تم مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے۔ ان دونوں یہودیوں نے کہا کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ان کی اولاد میں سے ایک نہ ایک نبی ہو گا۔ ہمیں اندیشہ ہے کہ یہودی ہمیں قتل نہ کر ڈالیں۔ (ترمذی)

حضرت یوسف نے جن گیارہ ستاروں کو خواب میں سجدہ کرتے دیکھا تھا یہودیوں کے سوال پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ستاروں کے نام بتائے

حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے حضور

صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ یوسف علیہ السلام نے جن گیارہ ستاروں کو سجدہ کرتے دیکھا تھا ان ستاروں کے کیا کیا نام تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے کوئی جواب نہ دیا کچھ دیر بعد حضرت جبرئیلؑ آئے اور انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ستاروں کے نام بتائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی آدمی کو بھیجکر اس یہودی کو بلوایا اور فرمایا کہ اگر میں تجھے ان گیارہ ستاروں کے نام بتادوں تو مسلمان ہو جائے گا؟ یہودی نے جواب دیا بے شک۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان ستاروں کے نام یہ تھے۔

(۱) حرثان (۲) طارق (۳) ذیال (۴) کتفان (۵) ذوالفرع (۶) وثاب (۷) عمودان (۸) قابس (۹) ضروح (۱۰) مصبح (۱۱) فیلق (۱۲) ضیا (۱۳) نور۔

ان گیارہ ستاروں کو حضرت یوسف علیہ السلام نے افق سما میں اپنے آپ کو سجدہ کرتے دیکھا تھا۔ یہودی نے کہا خدا کی قسم ان ستاروں کے نام یہی تھے۔ (ابن ابی حاتم)

۱۶۹۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری کی برکت سے مدینہ سے وبا کا خاتمہ

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جن دنوں حضور صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ طیبہ میں تشریف لائے ان دنوں مدینہ میں وبا کا زور تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی وبا دور ہو گئی۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ فرشتے

Marfat.com

مدینہ کے راستوں پر متعین ہیں۔ نہ مدینہ میں طاعون داخل ہوگا نہ دجال داخل ہوسکیگا

(نوٹ) ساری دنیا کے ڈاکٹر اور طبیب اس بات سے عاجز ہیں کہ وہ ایک شہر کی بیماری دوسرے شہر میں منتقل کردیں یہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ آپ کی دعا سے مدینہ طیبہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے طاعون سے محفوظ ہوگیا۔

(۱۷۰) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد نبوی کی بنا خانہ کعبہ کو دیکھ کر رکھی

داؤد بن قیس سے روایت ہے کہ جس وقت حضور صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی کی بنا رکھ رہے تھے حضرت جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپ خانہ کعبہ کو دیکھ کر سمت قبلہ درست کرلیں۔ حق تبارک وتعالیٰ نے مسجد نبوی اور خانہ کعبہ کے درمیان جو چیزیں حائل تھیں درمیان سے ہٹا دی تھیں۔ (زبیر بن بکار)

(۱۷۱) پہلے آسمان پر سب سے پہلے جبرئیل نے اذان دی

کثیر بن مرۃ الحضرمی سے روایت ہے کہ اول بار جس شخص نے نماز کے واسطے آسمان دنیا میں اذان دی وہ حضرت جبرئیل ہیں۔ جبرئیل کی اذان کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ و بلال رضی اللہ عنہ دونوں نے سنا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے پہلے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اذان کی اطلاع دی۔

(۱۷۲) اذان کا تمسخر اڑانے والے یہودی کا دردناک انجام

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی اذان

Marfat.com

سن کر شور مچایا کرتا تھا۔ ایک روز اذان ہو رہی تھی یہودی حسب عادت شور مچانے میں مشغول تھا کہ اس کی کنیز آگ کا شعلہ لے کر مکان میں داخل ہوئی جس سے مکان میں آگ لگ گئی اور وہ یہودی وہیں جل بھن کر بھسم ہو گیا۔ (بیہقی)

۱۷۳) جنگ بدر میں لڑائی شروع ہونے سے پہلے کفار کی قتل گاہ کی نشاندہی

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر کی رات کو فرمایا۔ انشاء اللہ کل اس جگہ فلاں قتل ہو گا اور آپ نے دست مبارک زمین پر رکھا اس جگہ فلاں قتل ہو گا اور آپ نے دست مبارک زمین پر رکھا۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں خدا کی قسم حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جس کافر کا نام لے کر ان کے قتل کی جگہ کی نشان دہی کی وہ کفار اسی جگہ قتل ہوئے۔ لڑائی ختم ہو جانے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کفار کو ایک کنوئیں میں ڈلوا دیا جب سب مقتولین کنوئیں میں ڈال دیئے گئے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کنوئیں کے منہ پر کھڑے ہو کر فرمایا اے فلاں بن فلاں اے فلاں ابن فلاں ہل وجدتم ما وعد ربکم حقا (جو وعدہ تمہارے رب نے تم سے کیا تھا تم نے اس کے وعدہ کی حقانیت دیکھ لی)۔ لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ان بے جان جسموں کو خطاب فرما رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے البتہ ان لوگوں میں اتنی طاقت نہیں کہ میری بات کا جواب دے سکیں۔

۱۷۴ غزوہ بدر میں مسلمانوں کو کفار کم اور کفار کو مسلمان زیادہ نظر آئے

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں کفار ہماری

نظروں میں کم دکھائی دیتے تھے یہیں نے اپنے قریبی کافر کو گرفتار کر کے کہا تو دیکھ یہ سات
ستر آدمی لڑنے آئے ہیں زیادہ سے زیادہ سو ہوں گے اس کافر نے کہا کیسی بات
کہہ رہے ہو تمہارے مقابل لشکر میں ایک ہزار آدمی ہوں گے (ابن سعد)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب غزوہ بدر میں
مسلمان اور کفار آپس میں بھڑے اللہ تعالیٰ نے مشرکین کی آنکھوں میں مسلمانوں
کو زیادہ اور مسلمانوں کی آنکھوں میں کفار کو کم کر کے دکھلایا تھا۔ (بیہقی)

(۱۷۵) حضورؐ لڑائی کے وقت یا حیّ یا قیوم کا ورد فرما رہے تھے

حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں غزوہ بدر میں تھوڑی
دیر کفار سے جنگ کر کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا حضور صلی اللہ
علیہ وسلم سجدہ میں تھے اور یا حی یا قیوم پڑھ رہے تھے اور خاتمۂ جنگ
تک یہی پڑھتے رہے۔ (ابن سعد)

۱۷۶ حق تبارک و تعالیٰ نے ایک ہزار فرشتوں سے مسلمانوں کی مدد کی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
نے مشرکین کو دیکھا تو وہ تعداد میں ایک ہزار تھے۔ حضور کے اصحاب صرف تین سو
تیرہ تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم رو بقبلہ ہو کر دونوں ہاتھ پھیلا کر خدا کی طرف
متوجہ ہوئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں پر سے چادر گر پڑی
حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آکر چادر مبارک شانوں پر ڈالی۔ پیچھے کھڑے

Marfat.com

ہو گئے۔ عرض کرنے لگے۔ یا نبی اللہ آپ کا اپنے رب کو قسم دینا کافی ہے۔ آپ کے رب نے آپ سے جو وعدہ فرمایا ہے وہ ضرور پورا کرے گا۔ اتنے میں یہ آیت نازل ہوئی۔ ان تستغیثون ربکم فاستجاب لکم انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین۔ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے آپ کی مدد کی۔

حضرت ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ ایک مسلمان ایک مشرک کے تعاقب میں تھا کہ یکایک اس مشرک نے کوڑا مارنے کی آواز سُنی۔ وہ کوڑا مشرک پر پڑا اور پیچھے سے ایک سوار کی آواز آئی۔ وہ کہہ رہا تھا۔ اے حیزوم آگے بڑھ اتنے میں وہ مشرک چاروں شانے چت گر گیا۔ اس مشرک کی ناک چھل کر چہرہ شق ہو گیا تھا اور سر سے پیر تک جسم کا رنگ بالکل نیلا ہو گیا۔ جنگ سے فراغت کے بعد اس انصاری مجاہد نے حضورؐ سے اس واقعہ کا ذکر کیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ وہ سوار تیسرے آسمان کا فرشتہ تھا۔ اس لڑائی میں ستر مشرکین قتل اور ستر اسیر ہوئے۔ (مسلم)

(۱۷۷) مشرکین نے بادل کے اندر سے فرشتوں کے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آواز سُنی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ ان سے بنی غفار کے کسی آدمی نے بیان کیا کہ میں اور میرا چچا زاد بھائی جنگ بدر میں مشرکین کے ساتھ تھا۔ ہم دونوں ایک پہاڑ پر بیٹھے ہوئے جنگ کا حال دیکھ رہے تھے۔ اور اس انتظار میں تھے کہ دونوں فریقوں میں سے کس فریق کو شکست ہوتی ہے تاکہ ہم بھی لوٹ مار میں شریک ہوسکیں۔ اتنے میں ایک ابر آسمان سے

اوپر سے پہاڑ کے اوپر آکر رکا۔ اس بادل میں سے گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں آرہی تھیں۔ ہم نے یہ آواز بھی سنی کہ کوئی سوار کہہ رہا تھا۔ اے حیزوم آگے بڑھ۔ ان آوازوں کو سن کر میرے ساتھی کا کلیجہ پھٹ گیا اور فوراً مر گیا۔ میں بھی قریب الہلاکت ہو گیا۔ بڑی دیر بعد حالت درست ہوئی۔ (ابن اسحاق)

(۱۷۸) غزوۂ بدر میں مجاہدین اور فرشتوں کی صف بندی

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ میں جنگ بدر کے دن کنوئیں کے پاس ٹہل رہا تھا کہ یکایک ہوائے تند آئی اور چلی گئی۔ ایسی تیز ہوا میں نے کبھی نہیں دیکھی تھی اس کے بعد پھر دوبارہ اور سہ بارہ تند ہوا آئی حضورؐ نے فرمایا کہ جو ہوا سب سے پہلے آئی تھی۔ وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے۔ ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ حضورؐ کے ساتھ رہنے کے لئے نازل ہوئے تھے۔ دوسری ہوا حضرت میکائیل علیہ السلام تھے۔ جو ایک ہزار فرشتوں کے ساتھ حضورؐ کے میمنہ پر نازل ہوئے۔ میمنہ دستہ میں حضرت ابوبکر صدیق تھے اور تیسری ہوا حضرت اسرافیل علیہ السلام تھے جو حضورؐ کے میسرہ پر نازل ہوئے۔ اس دستہ میں میں بھی موجود تھا۔ (ابویعلیٰ)

(۱۷۹) جنگ بدر میں فرشتوں نے کفار سے کس طرح قتال کیا

سہیل بن حنیف سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں میں نے دیکھا کہ ہما

جو کوئی آدمی اپنی تلوار سے مشرک کے سر کی طرف اشارہ کرتا تو تلوار سر تک پہنچنے سے پہلے ہی اس کا سر تن سے کٹ کر گر پڑتا تھا۔ (حاکم)

(۱۸۰) فرشتوں کے مقتولین کی گردن اور انگلیوں پر آگ کی علامت ہوتی تھی

ربیع بن انس سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں فرشتوں کے مقتولین کی یہ شناخت تھی کہ مقتول کی گردن اور انگلیوں پر آگ کی علامت ہوتی تھی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا آگ سے جلا دیا گیا ہے۔ (بیہقی)

(۱۸۱) غزوہ بدر میں فرشتے سفید رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں فرشتے سفید رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے اور یوم حنین میں فرشتے سرخ رنگ کے عمامے باندھے ہوئے تھے۔ مگر فرشتوں نے سوائے یوم بدر کے اور کسی دن قتال نہیں کیا۔

(ابن اسحاق)

(۱۸۲) حضورؐ کے ہاتھ کی کھجور کی شاخ شمشیر براں بن گئی

یزید بن رومان سے روایت ہے کہ یوم بدر میں عکاشہ بن محصن رضؓ کی تلوار ٹوٹ گئی۔ حضورؐ نے عکاشہ کو ایک کھجور کی شاخ عطا فرمائی۔ وہ شاخ ان کے ہاتھ میں پہنچتے ہی تلوار بن گئی اور انھوں نے کفار سے اس تلوار سے جنگ کی۔

(ابن سعد)

Marfat.com

(۱۸۳) مقام بدر کا میدان جنگ ریتیلا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے بارش ہو کر زمین سخت ہو گئی

مقام بدر میں مجاہدین جس مقام پر فروکش تھے وہ جگہ اس قدر ریتیلی تھی کہ پاؤں نہ جمتا تھا۔ کفار قریش پانی پر قبضہ کر چکے تھے۔ پانی کی قلت تھی۔ مجاہدین کو پیاس لگی۔ وضو کے لئے پانی کی ضرورت تھی۔ بعض صحابہ کو غسل کی حاجت پیش آ گئی۔ مجاہدین کو پریشانی لاحق ہوئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بارش کے لئے دعا فرمائی۔ خوب بارش ہوئی۔ ریت جم گئی اور زمین سخت ہو گئی۔ مجاہدین نے غسل و وضو کیا اور پینے کے لئے مشکیزوں میں پانی بھر لیا۔ (ت ح ا)

(۱۸۴) دشمن اسلام ابوجہل دو نوجوانوں کے ہاتھ سے موت کے گھاٹ اترا

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف سے روایت ہے کہ میں نے بروز بدر اپنے دائیں بائیں دو نوجوانوں کو دیکھا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ میرے دائیں بائیں کوئی آزمودہ کار نہیں۔ اتنے میں ان میں سے ایک جوان نے پوچھا۔ چچا تم ابوجہل کو جانتے ہو۔ میں نے کہا ہاں۔ ابوجہل سے تمہارا کیا کام ہے؟ اس نوجوان نے جواب دیا۔ میں نے سنا ہے کہ وہ پیغمبرؐ کو برا بھلا کہتا ہے۔ اگر وہ دشمن اسلام مجھے نظر آ گیا تو میں اس کو اس وقت تک نہ چھوڑوں گا تا وقتیکہ میں یا وہ صفحہ ہستی سے ناپید نہ ہو جائے۔ اتنے میں ابوجہل سامنے سے گھوڑا دوڑاتا آیا۔ میں نے ان دو نوجوانوں سے کہا

Marfat.com

تو دیکھو یہ ابوجہل ہے۔ یہ سنتے ہی وہ دو نوجوان تلواریں سونت کر باز کی طرح ابوجہل پر جھپٹے اور اس کو مار کر گرا دیا۔

(۱۸۵) اسیران بدر میں حضرت عباسؓ کا بے مائیگی کا عذر اور حضورؐ کا تردید کرنا

اسیران بدر کے متعلق طے پایا کہ فدیہ لے کر ان کو رہا کر دیا جائے۔ حضرت عباسؓ اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے۔ جنگی قیدیوں میں شامل تھے۔ حضرت عباسؓ نے بے مائیگی کا عذر کیا اور کہا اے محمد! شرم کی بات ہے کہ تمہارا چچا قریش کے سامنے مال فدیہ کے لئے ہاتھ پھیلائے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جنگ بدر میں آنے سے پہلے جو سونا تم اپنی بیوی ام الفضل کے پاس رکھ کر آئے تھے وہ کیا ہوا۔ حضرت عباسؓ نے کہا۔ بیشک آپ نبی برحق ہیں۔ اس چیز کا علم سوائے میرے اور کسی کو نہ تھا۔ حضرت عباسؓ اسی وقت کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گئے۔

(۱۸۶) غزوہ اُحد میں ابی بن خلف حضورؐ کے ہاتھوں سے قتل ہوا

ابی بن خلف کفار قریش کا سردار تھا۔ اس نے ایک گھوڑا پال رکھا تھا۔ اس نے حضورؐ سے کہا تھا کہ میں نے یہ گھوڑا تمہارے قتل کے لئے پالا ہے۔ میں اس پر سوار ہو کر تمہیں قتل کر دوں گا۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا تو انشاء اللہ میرے ہی ہاتھ سے قتل ہوگا۔

غزوۂ اُحد میں ابی بن خلف گھوڑا دوڑاتا ہوا حضورؐ کی طرف آیا۔ صحابہؓ نے

Marfat.com

اس کو روکنا چاہا مگر حضورؐ نے فرمایا اسے میرے قریب آنے دو۔ جب وہ حضورؐ کے قریب آیا تو حضورؐ نے ایک صحابی کے ہاتھ سے نیزہ لے کر اس کے گلے میں آہستہ سے مارا جس سے ایک معمولی سی خراش اس کے گلے پر آئی۔ وہ چیختا چلاتا اپنے لشکر کی طرف آیا۔ لوگوں نے کہا۔ تیرے کون سا زخم کاری لگا ہے جو اتنا چیختا چلاتا ہے۔ ابی نے کہا۔ تمہیں نہیں معلوم یہ کس کے ہاتھ کا زخم ہے۔ اگر وہ مجھ پر تھوک دیتے تب بھی مرجاتا۔ بالآخر موضع سرف میں پہنچکر داخلِ جہنم ہوگیا۔

(۱۸۷) چھوارے کے ایک خرمن سے ہی حضرت جابرؓ کے والد حضرت عبداللہ شہیدؓ کا سارا قرضہ ادا ہوگیا

حضرت جابرؓ کے والد غزوہ اُحد میں شہید ہوگئے تھے۔ مگر وہ مقروض تھے کھجوروں کی پیداوار اتنی نہ تھی جس سے قرضہ ادا ہوجاتا۔ حضرت جابرؓ نے حضورؐ سے عرض کیا کہ آپ تشریف لے چلیں۔ شاید قرضدار آپ کے لحاظ سے وصول یابی قرضہ میں رعایت کردیں۔ حضورؐ تشریف لے گئے۔ حضورؐ کو دیکھ کر قرضداروں نے ہاتھ پیر پھیلا دیئے۔ وہاں کھجوروں کے کئی ڈھیر تھے۔ قرضہ اتنا تھا کہ مجموعی طور پر ان ڈھیروں سے ادائیگی دشوار تھی۔ حضورؐ یہ حال ملاحظہ فرماکر بڑے ڈھیر کے پاس تشریف لائے اور اس کے گرد تین بار پھر کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ قرضداروں کو اس خرمن میں سے ناپ ناپ کر دینا شروع کردو۔ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ اس ایک ہی خرمن سے سارا قرضہ ادا ہوگیا

Marfat.com

اور وہ خرمن جوں کا توں باقی رہا۔

(۱۸۸) حضرت عاصمؓ اور خبیبؓ کی مظلومانہ شہادت اور کفار کی بدعہدی

غزوہ احد سے واپس ہو کر جب مشرکین مکہ پہنچے تو سفیان بن خالد کچھ لوگ قبیلہ عضل اور قارہ کے ساتھ لیکر مشرکین کو مبارکباد دینے کے لئے مکہ میں آیا یہاں آکر اس نے سُنا کہ طلحہ بن طلحہ کی بیوی سلافہ بنت سلمہ نے جس کے چار بیٹے اور شوہر غزوہ احد میں مارے گئے تھے۔ یہ بات مشہور کر رکھی ہے کہ جو شخص عاصم بن ثابتؓ کا سر کاٹ کر لائے گا۔ اس کو بہت اچھی قسم کے سَو اونٹ دوں گی (عاصمؓ کے ہاتھ سے اس کے دو بیٹے مارے گئے تھے) سلافہ نے عہد کیا تھا کہ میں عاصم کی کھوپڑی میں شراب پیوں گی۔ سفیان بن خالد نے اپنے گھر واپس آکر عضل اور قارہ کے سات آدمیوں کو اس بات پر رضامند کیا کہ وہ مدینہ میں جاکر مسلمان ہو جائیں اور محمدؐ پر زور ڈالیں کہ وہ قرآن کی تعلیم کے بہانہ سے عاصم کو تمھارے ساتھ بھیجدیں۔ چنانچہ ان لوگوں نے ایسا ہی کیا بظاہر مسلمان ہو گئے حضورؐ سے عرض کیا کہ ہمارے قبیلہ کو عاصم سے بہت زیادہ الفت اور انس ہے ان کو ہمارے ساتھ بھیجدیں۔ ثابت بن افلح نے حضرت عاصم کے والد کے مکان پر قیام کیا اور ان سے بہت محبت کا اظہار کیا۔ آخر الامر حضورؐ نے دس صحابہ کی ایک جماعت ان لوگوں کے ساتھ کر دی اور اس جماعت کی قیادت حضرت عاصمؓ کے سپرد کی۔ یہ سب لوگ مدینہ سے روانہ ہو گئے۔ عسفان اور مکہ کے درمیان ان لوگوں میں سے کسی نے سفیان بن خالد کو اطلاع کی۔

وہ دوسو آدمی لے کر چڑھ آیا۔ ادھر دس صحابہ تھے ادھر دوسو کفار تھے حضرت عاصمؓ اپنے ساتھیوں کو لے کر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ جب دشمن تعاقب کرتا ہوا سر پر آگیا تو انھوں نے کہا اب سب لوگ شہادت کے لئے تیار ہو جاؤ اور دشمنوں سے جنگ شروع کر دو۔ مشرکین نے کہا کہ ہم سے لڑائی کر کے اپنی جانیں خطرہ میں نہ ڈالو۔ ہم تمھیں امان دیں گے۔ حضرت عاصمؓ نے جواب دیا۔ میں مشرک کی امان لینا نہیں چاہتا۔ میں نے سنا ہے کہ سلافہ نے قسم کھائی ہے کہ وہ میری کھوپڑی میں شراب بھر کر پئے گی۔ یا اللہ تو ہمارے حال کی اطلاع اپنے پیغمبرؐ کو پہنچا دے۔ یہ دعا قبول ہو گئی۔ حضرت عاصمؓ نے تیر اندازی شروع کی۔ تیر ختم ہو گئے تو نیزہ سنبھالا۔ نیزہ ٹوٹ گیا تو تلوار کے جوہر دکھانے لگے۔ آخر لڑتے لڑتے شہید ہو گئے اور خدا سے دعا کی یا الٰہی میں نے تیرے دین کی حمایت کے لئے جان دی ہے۔ میرا جسم کفار کے ہاتھ نہ لگے۔ شہادت کے بعد کفار نے چاہا کہ ان کا سر قطع کر لیں مگر اللہ تعالیٰ نے ان کے جسم کی حفاظت کے لئے شہد کی مکھیوں کا لشکر بھیج دیا۔ کسی کافر کی ہمت نہ ہوئی کہ قریب اس کے آسکے۔ رات کو بارش ہوئی۔ حضرت عاصم کا جسم پانی بہا کر لے گیا۔ کفار کو سخت مایوسی اور رنج ہوئی۔

سفیان بن خالد نے سلافہ کے پاس آدمی بھیجا کہ ہم نے عاصم کو قتل کر دیا ہے۔ تم اونٹ بھیج دے۔ سلافہ نے جواب دیا۔ اونٹ اس وقت ملتے جب عاصم کا سر یا عاصم کو زندہ گرفتار کر کے لاتے۔ جاؤ بھاگ جاؤ۔

اس لڑائی میں حضرت عاصم کے چھ ساتھی بھی شہید ہو گئے خبیب بن عدیؓ

Marfat.com

عبداللہ بن طارقؓ اور زید بن دثنہ رضؓ یہ تین اصحاب کفار کی فہمائش پر پہاڑ سے نیچے اُتر آئے۔ کفار نے بدعہدی کر کے ان تینوں کے ہاتھ کمان کی تانت سے باندھ دیئے۔ عبداللہ بن طارق نے کفار کی بدعہدی دیکھ کر تلوار نکالی۔ کفار حیران رہ گئے۔ مقابلہ نہ کر سکے آخر پتھر مار مار کر شہید کر دیا اور حضرت خبیبؓ اور زید کو کفار اسیر کر کے لے گئے۔

حضرت خبیبؓ کو حارثؓ بن عامر بن نوفل کے بیٹوں نے سو اونٹ دیکر مول لے لیا تاکہ وہ غزوہ احد میں اپنے مقتول باپ کے عوض قتل کر ڈالیں زیدؓ کو صفوان بن امیہ نے پچاس اونٹوں کے عوض خرید لیا تاکہ وہ اپنے مقتول باپ عتبہ کے عوض قتل کر دیں۔ یہ دونوں اصحاب بحالت اسیری ماہ ذی الحجہ میں مکہ پہنچے۔ کفار نے اشہر حرم ختم ہو جانے تک ان کو قید رکھا۔

ایک روز حضرت خبیبؓ نے غیر ضروری بال صاف کرنے کے لئے حارث کے بیٹے سے استرہ مانگا۔ حضرت خبیبؓ کے ہاتھ میں استرہ تھا کہ حارث کا شیر خوار بچہ ان کے پاس آ گیا۔ حضرت خبیبؓ نے اس کو پیار کر کے گود میں بٹھا لیا۔ اس بچہ کی ماں اپنے لال کو حضرت خبیبؓ کی گود میں بیٹھے دیکھ کر سہم گئی۔ حضرت خبیبؓ تاڑ گئے۔ فرمایا غم نہ کرو۔ میں اس بچہ کو قتل نہ کروں گا۔ حضرت خبیبؓ نے اس بچہ کو اس کی ماں کے حوالے کر دیا۔ وہ کہنے لگی۔ خدا کی قسم میں نے خبیبؓ سے زیادہ اچھا کوئی قیدی نہیں دیکھا۔ حارث کی بیوی کا بیان ہے کہ میں نے خبیبؓ کو قید کی حالت میں انگور کھاتے دیکھا۔ جبکہ ان دنوں مکہ میں انگور کا وجود نہ تھا۔ حضرت خبیبؓ زنجیروں میں جکڑا بند

Marfat.com

تھے۔ حق سبحانہ تعالیٰ ان کو غیب سے رزق عطا فرماتا تھا۔

اشہر حرم گذر جانے کے بعد حضرت خبیبؓ کو موضع تنعیم میں لے جاکر سولی پر لٹکا دیا۔ سولی پر چڑھنے سے پہلے حضرت جنیبؓ نے کفار سے کہا۔ مجھے دو رکعت نماز پڑھنے کی مہلت دو۔ حضرت جنیبؓ نے دو رکعت نماز پڑھی اور یہ اشعار زبان پر لائے۔ ؎

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِماً — عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰهِ مَصْرَعِیْ

وَ ذٰلِكَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰهِ وَاِنْ یَّشَأْ — یُبَارِكْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعِ

جب میں حالت اسلام میں مارا جا رہا ہوں مجھے کوئی پروا نہیں میری موت کس کروٹ آئے گی۔ یہ میرا قتل خدا کے لئے ہے اگر خدا چاہے تو ٹکڑے ٹکڑے اعضا میں برکت عطا کر سکتا ہے۔

کفار نے حضرت جنیبؓ کو سولی پر چڑھا کر ان کا منہ قبلہ کی طرف سے پھیر دیا۔ حضرت جنیب نے کہا کوئی مضائقہ نہیں۔ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ
اس کے بعد کفار نے آپ سے کہا کہ اگر تم اسلام چھوڑ دو تو تمہاری جان بخشی کر دیں۔ حضرت جنیبؓ نے جواب دیا۔ اگر تم روئے زمین بھی مجھے دیدو تب بھی اسلام سے پھرنے والا نہیں۔ اسلام کے لئے ایک جان کیا۔ سو جانیں قربان ہیں۔ کفار نے کہا اچھا بتاؤ۔ اگر ہم تمہارے بدلے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو سولی دے دیں اور تم اپنے گھر صحیح و سالم چلے جاؤ تو کیسا ہے حضرت جنیبؓ نے فرمایا۔ میں اس کے لئے بھی تیار نہیں۔ میں اس بات کو بھی برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں کہ حضورؐ کے پاؤں میں ایک کانٹا بھی چبھے۔ اس کے

Marfat.com

بعد کفار مقتولین بدر کے چالیس ورثاء نے چاروں طرف سے نیزہ بازی شروع کر دی اس وقت حضرت خبیب رض کا منہ خود بخود قبلہ کی طرف ہو گیا۔ حضرت خبیب رض نے کہا خدا کا شکر ہے جس نے میرا منہ اس قبلہ کی طرف کر دیا جو اس نے اپنے رسول اور مسلمانوں کے واسطے پسند کیا ہے۔ یا الٰہی یہاں سب میرے دشمن ہیں۔ میرا سلام اپنے حبیب کے پاس پہنچا دے۔

اُدھر یہ واقعہ رونما ہو رہا تھا۔ ادھر حضور صحابہ کرام کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔ وحی نازل ہوئی۔ حضور نے فرمایا کہ خبیب رض کو کفار نے سولی دے دی اور ان کی نعش سولی پر لٹکی ہوئی ہے۔

حضور سرورِ عالم نے فرمایا ہے کوئی جو خبیب رض کی نعش کو سولی سے اُتار کر لائے؟ حضرت زبیر رض و مقداد رض کھڑے ہو گئے۔ یہ دونوں صحابی چل دیئے۔ دن کو اِدھر اُدھر چھپ جاتے تھے۔ رات کو چلتے تھے۔ حضرت خبیب رض کی لاش کے پاس پہنچ گئے دیکھا نعش کی حفاظت کے لئے چالیس آدمی چاروں طرف سوئے ہوئے ہیں ان دونوں صحابیوں نے حضرت خبیب رض کی نعش کو آہستہ سے اتارا اور گھوڑے پر رکھ کر روانہ ہو گئے۔ اس روز حضرت خبیب رض کی شہادت کو چالیس روز ہو چکے تھے۔ ان کا بدن بالکل تر و تازہ تھا۔ زخموں سے خون ٹپک رہا تھا۔ مُشک کی خوشبو آ رہی تھی۔

اگلے دن صبح کو جب محافظین نے حضرت خبیب رض کی نعش غائب دیکھی تو گھوڑوں کے نشان قدم پر اونٹ دوڑا دیئے۔ حضرت زبیر رض نے جب ان متعاقبین کو بالکل قریب ہی آتے دیکھا تو انھوں نے حضرت خبیب رض کی نعش زمین پر

Marfat.com

رکھدی ۔ زمین اسی وقت ان کی نعش کو نگل گئی اور تلوار سونت کر کفار سے کہا تم مجھے جانتے ہو۔ میں کون ہوں۔ میں زبیر بن العوام ہوں اور میری ماں صفیہ بنت عبدالمطلب ہے اور یہ میرے ساتھی مقداد بن الاسود ہیں۔ اگر لڑنے کی ہمت ہو تو سامنے آجاؤ۔ ورنہ واپس چلے جاؤ۔ کفار متعاقبین واپس چلے گئے۔ اس کے بعد حضرت زبیرؓ نے بارگاہ نبوت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا۔ اسی مجلس میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آکر بیان کیا۔ یا رسول اللہ آپ کے ان دونوں یاروں کی فرشتوں میں تعریف ہو رہی ہے۔ (ت ح ا)

(۱۸۹) سفیان بن خالد کے قاتل کی غیبی حفاظت

حضورؐ کو حضرت عاصمؓ اور ان کے ساتھیوں کے قتل کا بڑا رنج ہوا۔ حضورؐ نے عبداللہ بن انیس انصاریؓ کو سفیان بن خالد ملعون کے قتل پر مامور کیا۔ عبداللہؓ سفیان کو پہچانتے نہ تھے۔ حضورؐ نے عبداللہ کو اس ملعون کا حلیہ بتایا۔ حضرت عبداللہ نے کہا آپ مجھے اجازت عطا فرمائیں۔ میں جس طرح چاہوں اس سے بات چیت کر دوں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ تمہیں اختیار ہے۔ عبداللہ بن انیسؓ تلوار لے کر روانہ ہو گئے۔ قطع منازل کرتے بطن عرنہ پہنچے۔ وہاں سفیان نظر آیا اور اس کو اچھی طرح شناخت کر کے اس کے پاس گئے۔ سفیان نے پوچھا۔ تم کون ہو؟ حضرت عبداللہ نے جواب دیا کہ میں قوم خزاعہ میں سے ہوں۔ مجھے معلوم ہوا تھا کہ آپ محمدؐ کے لشکر سے جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔ میں آپ کی فوج میں بھرتی ہونے آیا ہوں اور بھی کچھ میٹھی میٹھی باتیں کیں۔ سفیان ان باتوں کو سُنکر

Marfat.com

خوش ہوا۔ کچھ دیر بعد سفیان اپنے خیمہ میں چلا گیا۔ حضرت عبداللہ بھی موقع دیکھ کر اس کے خیمے میں گھس گئے اور اس کا سر کاٹ کر مدینہ روانہ ہو گئے۔ راستہ میں ایک غار پڑا۔ چھپ رہے۔ سفیان کی قوم قاتل کی تلاش میں نکلی۔ بہتیرا تلاش کیا قاتل کا پتہ نہ چل سکا۔ غار کے منہ پر اللہ تعالیٰ کے حکم سے مکڑی نے جالا تن دیا۔ وہاں سے موقع پاکر حضرت عبداللہ قطع منازل کر کے خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور اس ملعون کا سر آپؐ کے قدموں میں ڈال دیا۔ حضورؐ اور صحابہ کرام اس ملعون کے قتل سے بہت خوش ہوئے۔ حضورؐ نے عبداللہ کو ایک عصا دیا اور فرمایا کہ یہ عصا بہشت میں لاٹھ میں رکھو۔ (یہ بشارت ان کے جنتی ہونے کی تھی) یہ عصا ہر وقت حضرت عبداللہ کے پاس رہتا تھا۔ مرتے وقت وصیت کر گئے تھے کہ اس عصا کو بھی میرے ساتھ کفن میں رکھ دیا جائے۔

(۱۹۰) ایک صاع آٹے کی روٹیوں سے ایک ہزار آدمی سیر ہو گئے

غزوہ احزاب میں حضورؐ صحابہ کرام کے ہمراہ خندق کھودنے میں مصروف تھے۔ حضورؐ کا یہ حال تھا کہ بھوک کی وجہ سے پیٹ پر پتھر بندھے ہوئے تھے حضرت جابرؓ نے یہ حال دیکھ کر اپنی بیوی سے کہا کہ حضورؐ بھوکے ہیں۔ ان کے لئے کھانا تیار کیا جائے۔ حضرت جابرؓ کی بیوی کے پاس پونے چار سیر جو کا آٹا تھا۔ گوندھ کر رکھا اور ایک بکری کا بچہ ذبح کیا۔ جب کھانا تیار ہو گیا۔ حضرت جابرؓ نے چپکے سے حضورؐ کے کان میں کہا کہ میں نے تھوڑا سا کھانا پکوایا ہے آپ تشریف لے چلیں۔ حضورؐ نے یہ سنتے ہی بآواز بلند اعلان فرمایا۔ اے

Marfat.com

خندق والو! تمھارے لئے جابر نے کھانا پکوایا ہے۔ کھانا کھانے چلو۔ حضورؐ نے جابرؓ سے فرمایا۔ تم جاؤ۔ جب تک میں نہ آؤں اس وقت تک دیگچہ کو چولھے سے نہ اتارنا۔ اور ہمارے آنے تک روٹی نہ پکائی جائے۔ حضرت جابرؓ نے اپنی بیوی سے کہا کہ کھانا تو تھوڑا سا ہے۔ حضورؐ تمام مجاہدین کو لے کر آ رہے ہیں۔ بیوی نے جواب دیا۔ خیر حضورؐ بہتر سمجھتے ہیں۔ حضرت جابرؓ نے کہا کہ حضورؐ کی تشریف آوری تک دیگچہ چولھے سے نہ اتارنا۔ نہ روٹی پکانا یو حضورؐ تشریف لے آئے اور چولھے کے پاس جا کر آئے اور دیگچہ میں لعاب دہن مبارک ڈال کر دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضورؐ نے حضرت جابرؓ سے فرمایا۔ ایک روٹی پکانے والی اور بلا لاؤ اور دیگچہ کو چولھے پر رہنے دو۔ اور اسی میں سے سالن نکال نکال کر دیتے رہو۔ روٹی پکنی شروع ہو گئی۔ حضورؐ نے کھانا کھلانا شروع کر دیا۔ ایک ہزار مجاہدین نے خوب شکم سیر ہو کر کھایا۔ دیگچہ میں سالن بھی اتنے کا اتنا رہا اور آٹا بھی اور ان میں ذرہ برابر کمی نہ ہوئی۔

(۱۹۱) ملک شام۔ فارس اور یمن فتح کرنے کی پیشین گوئی

اسی غزوہ میں حضورؐ خندق کھود رہے تھے۔ ایک ایسی چٹان آ گئی جو صحابہ کرام سے نہ ٹوٹ سکی۔ حضور کدال لے کر کھڑے ہو گئے۔ پتھر پر ماری ایک تہائی ٹوٹ گئی اور اس میں ایک چمک بجلی کی سی پیدا ہوئی۔ جس سے آپ کو ملک شام کی عمارتیں نظر آئیں۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے مجھے ملک شام دیا۔ اس کے بعد آپ نے دوسری بار کدال ماری۔ بجلی سی چمکی اور اس

Marfat.com

میں فارس کی عمارتیں نظر آئیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اکبر۔ خدا تعالیٰ نے مجھے ملک فارس عطا کیا۔ اس کے بعد تیسری مرتبہ کدال پتھر پہ ماری۔ بجلی چمکی اور اس میں ملک یمن کی عمارتیں نظر آئیں۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ اکبر خدا تعالیٰ نے مجھے ملک یمن عطا فرمایا اور تیسری ضرب کے بعد وہ پتھر پاش پاش ہو گیا۔

(فائدہ) ملک یمن تو حضورؐ کی حیات میں ہی قبضہ میں آ گیا تھا مگر مرتدین کے ارتداد اور اسود عنسی کے دعوئے نبوت کی وجہ سے مکمل قبضہ نہ ہو سکا تھا حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے عہد خلافت میں اس پر پورا پورا قبضہ ہو گیا۔ حضرت عمر فاروق رضؓ کے عہد میں ملک شام اور فارس پر قبضہ ہو گیا۔

(۱۹۲) حضورؐ کی دعا کی برکت سے حذیفہ بن الیمانؓ سردی کی شدت سے محفوظ رہے

غزوہ احزاب میں دس ہزار لشکر کفار نے مسلمانوں پر ہجوم کیا تھا۔ حضرت سلمان فارسی رضؓ کے مشورہ سے حضورؐ نے مدینہ کے گرد خندق کھدوائی کفار نے مدینہ میں داخل ہونا چاہا مگر خندق عبور نہ کر سکے۔ محاصرہ طول پکڑ گیا۔ سردی کے دن آ گئے۔ سردی شدت کی پڑنے لگی۔ خدا تعالیٰ کے حکم سے اتنی تیز و تند آندھی چلی کہ کفار کے خیموں کی رسیاں ٹوٹ گئیں۔ کفار کے گھوڑے کھونٹے توڑ کر ادھر اودھر بھاگنے بھاگے پھرنے لگے۔ رات بھر یہی عالم رہا۔ حضورؐ نے اصحاب سے فرمایا۔ کوئی آدمی کفار کی خبر لے کر آئے۔ حضرت حذیفہ بن الیمانؓ کو اس کام پر مامور کیا گیا۔ سردی شدت کی پڑ رہی

تھی۔ حضور نے ان کے لئے دُعا فرمائی۔ حضرت حذیفہؓ کا بیان ہے کہ حضورؐ کی دُعا کی برکت سے مجھے سردی کا مطلق احساس نہ ہوا۔ حضورؐ نے حضرت حذیفہ کو ہدایت فرمائی کہ تم جا کر چپکے سے دیکھ آؤ۔ دشمنوں کا کیا حال ہے۔ کسی پر ہاتھ نہ ڈالنا۔ حضرت حذیفہ کفار کے لشکر میں پہنچ گئے۔ ابوسفیان کے خیمہ کے پاس پہنچے۔ وہ اپنے خیمہ کے باہر آگ سے تاپ رہا تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ ابوسفیان کے تیر مار دوں مگر چونکہ حضورؐ نے منع فرما دیا تھا اس لئے تکمیل ارادہ سے باز رہے۔ ابوسفیان اپنے ساتھیوں سے کہہ رہا تھا کہ ہم اس میدان میں پڑے پڑے تنگ آ گئے ہیں۔ شدّت کی سردی ہے اور یہ بلائے آسمانی الگ۔ اب یہاں ٹھہرنا مناسب نہیں۔ اسی وقت ابوسفیان نے لشکر کو کوچ کا حکم دے دیا اور راتوں رات کفار کا لشکر میدان چھوڑ کر بھاگ گیا۔

حضرت حذیفہ بن الیمانؓ نے حضور اقدس میں حاضر ہو کر حالات سے مطلع کیا۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا۔ الآن نغزوهم ولا يغزوننا (اب ہم ان پر چڑھائی کریں گے۔ وہ ہم پر چڑھائی نہ کر سکیں گے) حضورؐ کی پیشین گوئی حرف بحرف صادق آئی۔ غزوہ خندق کے بعد پھر کافروں کی ہمت نہ ہو سکی کہ مسلمانوں پر لشکر کشی کر سکیں۔ غزوہ احزاب کے بعد حضورؐ نے مکہ فتح کر لیا اور تمام عرب پر اسلامی اقتدار قائم ہو گیا۔

اس جنگ میں بھی حق تبارک تعالیٰ نے اپنی غیبی فوج سے مسلمانوں کی مدد کی تھی۔ سورہ احزاب میں فرمایا گیا ہے۔ یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیھم ریحا و جنودا لم تروھا (لے ایمان

Marfat.com

یاد رکھو کہ اللہ نے احسان کیا تم پہ جب تم پر فوجیں چڑھ کر آئی تھیں۔ ہم نے ان پر ہوا بھیج دی اور ایسی فوجیں بھیج دیں جو تم کو نظر نہ آتی تھیں)

(۱۹۳) کعب بن اشرف یہودی کے زخمی قاتل کا زخم حضورؐ کا ہاتھ لگتے ہی اچھا ہو گیا

کعب بن اشرف ایک بہت بڑا یہودی مالدار تھا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا جانی دشمن تھا۔ حضورؐ نے اس کافر کو جہنم رسید کرنے کے لئے محمد بن مسلمہ انصاری کو متعین کیا۔ محمد بن مسلمہ کے اس یہودی سے دیرینہ مراسم تھے محمد بن مسلمہ اس یہودی کے پاس گئے۔ کعب نے پوچھا کہو کیسے آنا ہوا؟

محمد بن مسلمہ :- کچھ روپیہ قرض لینے کی ضرورت درپیش ہے۔ جب سے یہ محمدؐ آیا ہے تب سے ہم لوگوں پر بڑی زیر باری ہے۔ ہمارے اوپر روزانہ نئے نئے خرچ پڑتے رہتے ہیں۔

کعب بن اشرف :- تم محمدؐ کو اپنے ہاں سے نکال کیوں نہیں دیتے۔ وہ اگر کچھ عرصہ اور رہا تو تمہیں بڑی پشیمانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔

محمد بن مسلمہ :- بات تو ٹھیک ہے مگر عہد کی وجہ سے مجبور ہیں ابھی چند روز اور دیکھ رہے ہیں۔

محمد بن مسلمہ نے چونکہ کعب بن اشرف سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شکایتیں کی وہ اس بات سے خوش ہو کر روپیہ قرض دینے پر آمادہ ہو گیا۔ کعب بن اشرف نے کہا اچھا کوئی چیز رہن رکھنے کے لئے لے آؤ۔ محمد بن مسلمہ نے کہا

Marfat.com

اچھا میرے پاس کچھ ہتھیار ہیں وہ تمہارے پاس رکھ دوں گا۔ اچھا اب میں جا رہا ہوں شام کو آؤں گا۔

محمد بن مسلمہ شام کو کعب کے رضاعی بھائی ابو نائلہ کو ساتھ لے کر آئے ابو نائلہ کے ساتھ تین آدمی اور تھے ابو عبس بن جبر۔ حارث بن اوس، عباد بن بشر۔ یہ پانچوں آدمی دن چھپے کعب کے مکان پہ گئے۔ کعب اس وقت زنانہ مکان میں تھا۔ کعب کو آواز دی۔ کعب باہر آنے لگا تو اس کی بیوی نے اسے پکڑ کر کہا کہ باہر نہ جاؤ۔ مجھے اس آواز سے خون کی بو آرہی ہے۔ کعب نے کہا کوئی بات اندیشہ کی نہیں میرا دوست محمد بن مسلمہ اور میرا رضاعی بھائی ابو نائلہ ہے۔ کعب باہر آ گیا۔

محمد بن مسلمہ نے اپنے ساتھیوں سے کہہ دیا تھا کہ میں جب کعب کے سر کے بال پکڑ لوں تم ان کی گردن مار دینا۔ القصہ کعب باہر آ بیٹھ گیا۔ کعب عمدہ کپڑے پہنے ہوئے تھا بالوں اور کپڑوں پہ خوشبو لگا رکھی تھی۔ محمد بن مسلمہ نے کہا یار آج تو خوب بناؤ سنگھار کر رکھا ہے۔ خوشبو کی لپٹیں آرہی ہیں۔ کعب نے کہا میری بیوی نہایت پاکیزہ اور حسین ہے وہ مجھے بھی معطر رکھتی ہے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا یار تمہارے بالوں میں بہت اچھی خوشبو آرہی ہے اجازت ہو تو تمہاری لٹیں پکڑ کر سونگھوں۔ محمد بن مسلمہ کعب کے سر کی لٹیں پکڑ کر سونگھنے لگے اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھائیں اس کے بعد اس کے سر کے بال مضبوطی سے پکڑ کر اشارہ کیا تو ان کے ساتھیوں نے کعب کا سر کاٹ دیا اور حضور اقدس میں حاضر ہو کر قدموں میں ڈال دیا۔

Marfat.com

میں ہے کہ کعب کا سر قلم ہوتے وقت حارث بن اوس اپنے ساتھی کی تلوار سے زخمی ہو گئے تھے۔ خون جاری تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس زخم پہ اپنا دست مبارک پھیرا اسی وقت خون بند ہو کر زخم اچھا ہو گیا۔

(۱۹۴) دست مبارک لگتے ہی پنڈلی کی ٹوٹی ہڈی سالم ہو گئی

کعب بن اشرف یہودی کی طرح ابو رافع یہودی بھی ایک بڑا مالدار تاجر اور رسول اللہ صلی علیہ وسلم کا دشمن تھا حضورؐ کے خلاف جنگ کرنے پر لوگوں کو ترغیب دیتا تھا۔ روپیہ پیسہ سے مدد دیا کرتا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عتیکؓ کو چند انصاری صحابہ کی معیت میں ابو رافع کے قتل کے لئے بھیجا غروب آفتاب کے بعد یہ لوگ ابو رافع کے قلعہ کے پاس گئے۔ عبداللہ بن عتیکؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم یہیں ٹھہرو میں اکیلا جاتا ہوں اگر موقع لگ گیا تو ابو رافع کا کام تمام کر کے آؤں گا۔ عبداللہ بن عتیک قلعہ کے دروازے پر پہنچے تو کچھ لوگ مشعل جلائے ہوئے ایک گمشدہ گدھے کو تلاش کرتے ہوئے نظر آئے عبداللہ بن عتیکؓ بھی ان تلاش کرنے والوں میں شامل ہو گئے۔ پھر جب یہ لوگ دروازے میں داخل ہونے لگے تو عبداللہ بن عتیک دروازے سے باہر اس طرح بیٹھ گئے جیسے پیشاب کرنے کے لئے بیٹھا کرتے ہیں۔ دربان نے سمجھا شاید قلعہ کا کوئی آدمی باہر رہ گیا ہے اس نے آواز دے کر کہلا کہ اے خدا کے بندے جلدی آجا میں دروازہ بند کرتا ہوں عبداللہ بن عتیکؓ اندر داخل ہو گئے عبداللہ بن عتیک کا بیان ہے کہ میں

Marfat.com

اصطبل میں ایک جگہ چھپ کر بیٹھ گیا اور اس دربان نے دروازہ کی چابیاں جس جگہ رکھی تھیں اس کو نظر میں رکھا۔ نصف شب کے قریب جب دربان اور سب لوگ سو گئے تو میں نے سب سے پہلے دروازہ کی چابیاں قبضہ میں کیں اور ابورافع کے بالاخانہ کی طرف روانہ ہوا۔ بالاخانہ میں ایک قصہ خواں ابورافع کو قصہ سنا رہا تھا۔ میں ایک گوشہ میں چھپ گیا کچھ دیر بعد جب خاموشی ہوئی تو میں داخل ہوا جس کمرہ میں جاتا تھا اندر سے زنجیر لگا دیتا تھا تاکہ باہر سے کوئی آدمی نہ آ سکے۔ ابورافع اپنے بال بچوں کے پاس سو رہا تھا مجھے اندھیرے میں پتہ نہ چل سکا کہ کس جگہ سو رہا ہے۔ میں نے اسے آواز دی۔ اس نے جواب دیا کون ہے۔ اسی آواز پر میں نے تلوار سے حملہ کیا مگر ناکام رہا ابورافع نے چیخ ماری میں اسی وقت کمرہ سے باہر نکل گیا اور ذرا توقف کے بعد آواز بدل کر میں نے دریافت کیا۔ ابورافع کیا بات ہے کیوں چیخ ماری تھی؟ ابورافع نے کہا خدا تمہارا ناس کرے۔ ابھی کسی شخص نے مجھ پر حملہ کیا تھا۔ ابورافع لیٹا ہوا تھا میں نے اب تلوار اس زور سے اس کی پیٹ میں گھسائی کہ آرپار ہو گئی اور فوراً ہی دروازے کھول کر بالاخانہ سے نیچے اترنے لگا چاندنی رات تھی زینہ سے اترتے ہوئے زمین کے دھوکے سے جونہی پاؤں آگے بڑھایا گر پڑا پنڈلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ عمامہ پھاڑ کر پٹی باندھی اور لنگڑاتا لنگڑاتا دروازہ کھول کر باہر آ اور صبح تک دروازے کے متصل اس خیال سے بیٹھا رہا کہ ابورافع کے مرنے کی خبر سن کر آگے جاؤں گا۔ صبح ہوئی کسی نوحہ خواں عورت نے پکارا کہ ابورافع تاجر اہل حجاز مر گیا۔

یہ خبر سُن کر میں نے اپنے ساتھیوں کو خبر دی کہ میں نے ابو رافع کا کام تمام کر دیا۔ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ لنگڑاتا لنگڑاتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پہنچا۔ حال عرض کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہت خوش ہوئے۔ ٹوٹی ہوئی پنڈلی پر دست شفا پھیرا اسی وقت ہڈی جڑ کر پاؤں اچھا ہو گیا۔

(۱۹۵) حضورؐ کی انگلیوں سے پانی کے فوارے جاری ہو گئے

سنہ ۶ھ میں جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم بقصد عمرہ مقام حدیبیہ پر پہنچے تو پانی ختم ہو گیا۔ صرف ایک برتن میں تھوڑا سا پانی تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا برتن طلب فرما کر اپنا ہاتھ مبارک اس میں ڈال دیا۔ انگلیوں سے پانی کے چشمے جاری ہو گئے تمام صحابہ کرام نے پانی پیا۔ وضو کیا اور پینے کے لئے برتن بھر کر رکھ لئے۔ اس موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ پندرہ سو آدمی تھے۔

(۱۹۶) حدیبیہ کا خشک کنواں پانی سے لبریز ہو گیا

حدیبیہ میں ایک چھوٹا سا کنواں تھا۔ کنوئیں کا پانی خشک ہو گیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنوئیں کے کنارے ایک برتن میں پانی منگوا کر وضو کیا اور کلی اس پانی میں ڈال کر دعا فرمائی اور وہ پانی کنوئیں میں ڈال دیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کنوئیں کے سوت جاری ہو گئے اور کنوئیں میں اتنا پانی ہو گیا کہ جب تک

Marfat.com

اسلامی لشکر اس جگہ مقیم رہا اس پانی میں کمی نہ آئی۔

(۱۹۷) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود اُمّی ہونے کے صلح حدیبیہ کے موقع پر اپنے دستِ مُبارک سے تحریر فرمایا

صلح حدیبیہ کے موقع پر کفار قریش اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جو معاہدہ صلح ہوا تھا اس کی کتابت کا حکم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ کو دیا۔ ارشاد فرمایا لکھو بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ سہیل (سفیر قریش) نے کہا ہم رحمن کو نہیں جانتے باسمک اللھم لکھو۔ صحابہ کرام نے کہا ہم تو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہی لکھیں گے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باسمک اللھم ہی لکھ دو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے آگے لکھو ھذا ما قاضی علیہ محمد رسول اللہ والقریش۔ سہیل نے کہا کہ ہمارا تمہارا جھگڑا اسی بات کا تو ہے اگر ہم تمہیں خدا کا رسول مانتے تو خانہ کعبہ میں داخل ہونے سے نہ روکتے رسول اللہ مت لکھو بلکہ محمد بن عبد اللہ لکھو۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ سے فرمایا کہ لفظ رسول اللہ محو کرکے محمد بن عبد اللہ لکھ دو۔ حضرت علی کرم اللہ وجہ نے فرمایا میں اپنے ہاتھ سے لفظ محمد رسول اللہ محو نہ کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے باوجود اُمّی ہونے کے لفظ رسول اللہ اپنے ہاتھ سے محو فرماکر محمد بن عبد اللہ لکھ دیا۔

(۱۹۸) حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ نے قلعہ خیبر کا دروازہ اکھاڑ کر بطور سپر استعمال کیا

خیبر میں سات قلعے تھے جس وقت مسلمانوں نے چڑھائی کی سب قلعے بندریج فتح ہو گئے البتہ قلعہ قموص اور خیبر پر سخت لڑائی ہوئی۔ قلعہ قموص کا صحابہ کرام نے محاصرہ کر رکھا تھا۔ لڑائی ہو رہی تھی مگر فتح نہ ہو سکا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کل ایسے شخص کے ہاتھ میں علم دوں گا جو خدا کو دوست رکھتا ہے اور خدا اس کو دوست رکھتا ہے اللہ تعالےٰ اس کے ہاتھ سے فتح عطا فرمائے گا۔ صبح ہوئی ہر شخص منتظر تھا کہ یہ سعادت کس کے نصیب میں آتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علیؓ کو بلا کر لاؤ۔ ان دنوں حضرت مولا علی کرم اللہ وجہہ کی آنکھیں دُکھ رہی تھیں حضرت علیؓ حاضر ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لعاب دہن مبارک آنکھوں میں لگا دیا ان کی آنکھیں اسی وقت اچھی ہو گئیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مولا علی کو علم عطا کر کے حملہ کا حکم دیا۔ حملہ کیا، سخت لڑائی ہوئی سات روسائے یہود مولا علی کے ہاتھ سے قتل ہوئے قلعہ فتح ہو گیا۔

تاریخ کی کتابوں میں مذکور ہے کہ لڑائی کی حالت میں حضرت مولا علی رضؓ کے ہاتھ سے سپر گر پڑی۔ مولائے کائنات نے قلعہ کا دروازہ اکھاڑ کر بطور سپر استعمال کیا دن بھر ہاتھ میں لئے رہے۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد اس کو آپ نے پس پشت پھینکا تو ۸۰ بالشت کے فاصلہ پر جا کر گرا

Marfat.com

یہ دروازہ اتنا وزنی تھا کہ اس کو چالیس آدمی نہ اُٹھا سکتے تھے۔

(۱۹۹) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددُعا سے سلطنت کسریٰ پاش پاش ہوگئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ شاہ فارس کے نام نامۂ نبوت تحریر فرمایا جس کا عنوان تھا من محمد رسول اللہ الی کسریٰ عظیم فارس یہ خط حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سفیر نے کسریٰ کے سامنے پیش کیا تو اس نے نامۂ مبارک پڑھ کر یہ کہتے ہوئے چاک کر دیا کہ میرے نام سے پہلے اپنا نام کیوں لکھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسریٰ کے لئے بددُعا کی اللھم مزقھم کل ممزق (اے اللہ اسے بالکل ہی پاش پاش کر دے) عہد نبوت میں فارس سے زیادہ کوئی عظیم سلطنت روئے زمین پر موجود نہ تھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بددعا سے پاش پاش ہوگئی اور تھوڑے ہی عرصہ میں اس کا نام و نشان مٹ گیا۔

(۲۰۰) مدینہ میں بیٹھے ہوئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سو کوس سے زیادہ کا حال مشاہدہ کیا

غزوہ موتہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین ہزار کا اسلامی لشکر حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی سرکردگی میں روانہ کیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر زید شہید ہوجائیں تو جعفر بن ابی طالب امارت کے فرائض انجام دیں اور اگر وہ شہید ہوجائیں تو ان کی جگہ عبداللہ بن رواحہ کو امیر مقرر کردیں اور اگر وہ بھی شہید ہوجائیں

تو مسلمانوں کو اختیار ہے جس کو چاہیں اپنا امیر بنالیں۔ الغرض جب اسلامی لشکر مورچہ پر پہنچا تو مقابلے میں ایک لاکھ فوج دیکھی۔ مقابلہ سخت تھا۔ اولاً یہ رائے طے پائی کہ لڑائی میں توقف کریں اور حضورؐ سے امدادی فوج طلب کریں لیکن بعد میں یہ مشورہ قرار پایا کہ لڑائی سے گریز نہ کرنا چاہیئے اگر مارے گئے تو شہادت ملے گی فتح یاب ہوگئے تو سبحان اللہ۔ جنگ شروع ہوگئی۔ حضرت زید بن حارثہ علم لے کر آگے بڑھے۔ داد شجاعت دیکر شہید ہوگئے۔ ان کے بعد حضرت جعفر نے علم اُٹھایا۔ داہنے ہاتھ میں علم تھا کٹ گیا۔ بائیں ہاتھ میں پکڑا۔ وہ بھی کٹ گیا۔ تب کندھوں اور بازوؤں کے زور سے علم تھاما۔ بالآخر وہ بھی شہید ہوگئے۔ حضرت جعفر کے بعد عبداللہ بن رواحہ نے علم اسلام اٹھایا وہ بھی شہید ہوگئے۔ ان کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے حضرت خالد بن ولید کو امیر بنایا۔ حضرت خالد بن ولید کی جنگی مہارت اور حسن تدبیر سے فتح حاصل ہوگئی۔

اِدھر معرکۂ کارزار گرم تھا۔ علم برداران اسلام جام شہادت نوش کر رہے تھے۔ اُدھر حضورؐ صحابہ کرام سے بیان فرما رہے تھے کہ زید نے علم اٹھایا شہید ہوگئے۔ اب جعفر نے علم اُٹھایا وہ بھی شہید ہوگئے۔ اب عبداللہ بن رواحہ نے علم لیا وہ بھی شہید ہوگئے۔ اب ایک خدا کی تلوار نے علم اٹھایا فتح ہوئی۔ حضورؐ یہ فرماتے جاتے تھے۔ آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ اللہ تعالیٰ نے درمیان سے حجاب اٹھا دیا تھا۔ مدینہ سے سو کوس سے زیادہ فاصلہ پر میدان جنگ کا حال ملاحظہ فرما رہے تھے (نوٹ) اسی لڑائی میں حضرت

Marfat.com

خالد بن ولیدؓ کو بارگاہِ نبوت سے سیف اللہ کا خطاب ملا تھا۔

(۲۰۱) حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ کا خفیہ خط اور حضورؐ کا سواروں کو گرفتاری کے لئے دوڑانا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ پر فوج کشی کی تیاری میں مشغول تھے۔ خبروں پر پابندی لگا رکھی تھی کہ کفار کو ہماری جنگی تیاریوں کا علم نہ ہو۔ حضرت حاطب بن بلتعہؓ نے ایک خفیہ خط قریش مکہ کے نام تحریر کیا۔ آپ کے عزم اور تیاریوں کا حال لکھا اور ایک عورت کو دیکر خفیہ طور پر روانہ کر دیا۔ حق تبارک و تعالیٰ نے حضورؐ کو اس خط کے حال سے مطلع کیا اور حضرت علیؓ۔ حضرت زبیرؓ اور حضرت مقدادؓ کو اس عورت کے تعاقب میں روانہ فرمایا۔ یہ تینوں حضرات گھوڑے پر سوار ہو کر چلدیئے۔ روضۂ خاخ پر ایک عورت ملی۔ تلاشی لی گئی مگر خط بر آمد نہ ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہٗ نے تلوار نکال کر اس عورت کو دھمکاتے ہوئے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں غلط خبر نہیں دی۔ تیری خیر اسی میں ہے کہ وہ خط ہمارے حوالے کر دے۔ ورنہ کپڑے اُتار کر تجھے ننگا کر دوں گا اس عورت نے اپنے بالوں کے جوڑے میں سے ایک خط نکال کر دیا۔ حضرت علیؓ وہ خط لے کر خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ حضرت حاطب کو بلا کر پوچھا گیا۔ یہ حرکت کیوں کی؟ انھوں نے کہا کہ میں نے ان کو یہ خط مرتد و بے دین ہو کر نہیں لکھا۔ بات یہ ہے کہ مہاجرین کے سب عزیز و اقارب قریب قریب مکہ میں ہیں۔ میں نے ان کو یہ خط اس خیال سے لکھا تھا کہ وہ اس احسان

کے بدلہ میں مہاجرین کے عزیز واقارب کی حفاظت کریں گے۔ مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو فتح عطا فرمائے گا اور میری اس تحریر سے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچ سکے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سچ کہتا ہے۔ حضرت عمر فاروق رضؓ نے فرمایا اگر اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑا دوں۔ اے عمر یہ اصحاب بدر سے ہے۔ تمہیں معلوم نہیں کہ اصحاب بدر پر اللہ تعالیٰ کی توجہ خاص ہے اور ان کے بارے میں فرمایا ہے اعملوا ماشئتم فقد غفرت لکم (جو چاہے کرو میں نے تمہیں بخش دیا) یہ بات سُن کر حضرت عمر فاروق پر رقت طاری ہوگئی رونے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب بن ابی بلتعہ کو رخصت کر دیا۔

(۲۰۲) عکرمہ بن ابو جہل کے متعلق پیشین گوئی

فتح مکہ کے موقع پر حضرت بن ولیدؓ کے فوجی دستہ کی عکرمہ بن ابو جہل اور صفوان بن امیہ کے دستہ کی ساتھ جھڑپ ہوگئی سخت لڑائی ہوئی حضرت خالد بن ولیدؓ نے کافروں کو مارتے مارتے مسجد حرام کے دروازے تک پہنچا دیا۔ چوبیس کافر مارے گئے اور دو مسلمان شہید ہوئے۔ ایک مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم ہوا تو متبسمانہ انداز میں فرمایا کہ میں نے قاتل اور مقتول دونوں کو بہشت میں جاتے دیکھا ہے۔ یہ بات سُن کر صحابہ کو بڑا تعجب ہوا مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی پوری ہوئی عکرمہ بن ابو جہل مسلمان ہوگئے۔

Marfat.com

(۲۰۳) فتح مکہ کے موقع پر حق تعالیٰ کو کفار کا قتل مقصود تھا

حضرت عبد اللہ بن عباس رضؓ فرماتے ہیں کہ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں داخل ہوئے حضور صلی اللہ علیہ سے استغاثہ کیا گیا کہ خالد بن ولید نے تو اہل مکہ کو قتل کر ڈالا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک صحابی کو ان کے پاس بھیجا اور کہا کہ خالد سے کہہ دو کہ جنگ بند کر دو مگر اس آدمی نے خالد سے جا کر کہا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قریش پر تلوار چلاؤ یہ حکم سنتے ہی خالد بن ولید نے مار کاٹ میں انتہائی سرگرمی کا اظہار کیا۔ ستّر قریش قتل ہو گئے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد سے جواب طلب کیا کہ تم نے حکم عدولی کیوں کی۔ حضرت خالد نے عرض کیا میرے پاس ممانعت کا کوئی حکم نہیں پہنچا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیغامبر کو بلایا۔ پوچھ گچھ ہوئی۔ اس آدمی نے بیان کیا کہ مجھے راہ میں ایک ایسا خوفناک آدمی نظر آیا جس کا سر آسمان میں اور پیر زمین میں تھے اور اس کے ہاتھ میں ایک خطرناک حربہ تھا۔ اس مہیب آدمی نے مجھ سے کہا کہ جا کر کہنا "لڑائی جاری رکھو" ورنہ اس حربہ سے تجھے مار ڈالوں گا۔ مجھ پر اس مہیب آدمی کی اتنی ہیبت طاری ہوئی کہ میں خالدؓ سے وہی بات کہہ سکا جو اس نے کہی تھی۔ بعد میں معلوم ہوا کہ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب فرشتہ تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ احد کے موقع پر فرمایا تھا کہ اگر قریش پر میرا قابو چل گیا تو ستّر آدمیوں کو قتل کر دوں گا۔ حق تعالےٰ

Marfat.com

نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو سچا کر دکھایا۔ (روضۃ الاحباب)

(۲۰۴) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اشارے سے بت سرنگوں ہو گئے

کفار مکہ نے خانہ کعبہ میں تین سو ساٹھ بت رکھ رکھے تھے اور ان بتوں کے پاؤں سیسہ سے جمے ہوئے تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم خانہ کعبہ میں داخل ہوئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی۔ اس چھڑی سے آپ جس بت کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ اوندھے منہ یا جانب پشت گر پڑتا تھا۔ سب بت اپنی اپنی جگہوں سے اکھڑ کر گر پڑے۔ خانہ کعبہ کی دیوار پر جو تصویریں نقش تھیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے آب زمزم منگا کر انھیں محو فرما دیں۔

(۲۰۵) حضرت ابوذر غفاری رض کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی

غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابوذر غفاری رض لشکر سے پیچھے رہ گئے تھے ان کا اونٹ تھک گیا تھا جب اسلامی لشکر تبوک میں پہنچ گیا تو ابوذر غفاری رض کندھے پر سامان لادے پیادہ پا نظر آئے۔ پاس آئے تو معلوم ہوا کہ ابوذر آرہے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو مرحبا کہا۔ فرمایا دیکھو ابوذر تنہا چلا آرہا ہے تنہا ہی زندگی بسر کرے گا۔ تنہا ہی مرے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی حرف بہ حرف صادق آئی۔ حضرت عثمان غنی رض کے زمانہ میں ربذہ گاؤں میں جا کر رہنے لگے تھے وہیں وفات پائی۔ کوفہ والوں نے تجہیز و تکفین کی (روضۃ الاحباب)

Marfat.com

(۲۰۶) حضرت بی بی فاطمہؓ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سرگوشی

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ ایک بار حضرت فاطمہؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ آپ نے ان کے کان میں کچھ باتیں کیں۔ وہ خوب روئیں اس کے بعد آپ نے کچھ اور باتیں اسی طرح کان میں کہیں وہ ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ میں نے حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا کیا باتیں ہوئیں۔ حضرت فاطمہؓ نے فرمایا میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نہ کروں گی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد میں نے حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا تو انھوں نے فرمایا کہ پہلی مرتبہ حضور علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا تھا کہ جبرئیل ہر سال رمضان میں ایک بار قرآن شریف سنایا کرتے تھے۔ اس سال حضرت جبرئیلؑ نے دو بار سنایا۔ معلوم ہوتا ہے میری وفات کا زمانہ قریب آگیا ہے۔ تم خدا سے ڈرتی رہو۔ صبر کرو۔ یہ بات سن کر میں رو پڑی۔ اس کے بعد حضورؐ نے مجھے اپنے پاس بلا کر فرمایا کہ میری وفات کے بعد سب سے پہلے تمہاری وفات ہوگی اور تم سب سے پہلے مجھ سے آکر ملوگی۔ یہ بات سن کر مجھے ہنسی آگئی۔ (حضرت بی بی فاطمہؓ کی وفات حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے چھ ماہ بعد ہوئی)

(۲۰۷) کھجور کا ستون ہجر نبیؐ میں زار زار رونے لگا

جس وقت مدینہ طیبہ میں مسجد نبوی تعمیر ہوئی شروع شروع میں کوئی

Marfat.com

منبر نہ تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کے ایک خشک تنہ پہ ٹیک لگا کر خطبہ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ کچھ عرصہ بعد حضرت تمیم داری رضؓ نے تین سیڑھیوں کا ایک منبر تیار کرایا۔ اس منبر پہ جب پہلی دفعہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو اس کھجور کے خشک تنہ سے بچہ کے سے رونے کی آواز آنے لگی۔ حضورؐ نے یہ آواز سماعت فرما کر منبر سے اُتر کر اپنا دست مبارک اس تنہ پہ رکھا۔ وہ اس وقت خاموش ہو گیا۔ حضورؐ نے اس تنہ کو مسجد نبوی میں منبر کے متصل دفن کرا دیا۔ (بخاری)

(۲۰۸) حضورؐ کے ہاتھ سے ایک چابک کھاتے ہی ایک دُبلی گھوڑی نہایت تیز رفتار بن گئی

جعیلی سے روایت ہے کہ میں ایک غزوہ میں حضورؐ کے ساتھ تھا۔ میرے پاس چونکہ ایک دُبلی گھوڑی تھی اس لئے پیچھے رہ جاتا تھا ایک موقع پہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے قریب آکر فرمایا "گھوڑی والے آگے چلو" میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کمزور اور دُبلی گھوڑی ہے بہت سُست چلتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھوڑی کے ایک چابک مار کر دعا فرمائی۔ حضورؐ کے دعا فرماتے ہی وہ گھوڑی اتنی تیز چلنے لگی کہ اس کا لگام سنبھالنا دشوار ہو گیا۔ اس کے بعد اس گھوڑی کے پیٹ سے دس بچھیرے پیدا ہوئے۔

(بیہقی)

Marfat.com

(۲۰۹) ایک مٹھی خاک سے کفار کا لشکر فرار

مسلمہ بن الاکوع رضی سے روایت ہے کہ میں غزوہ حنین میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ جس وقت گھمسان کی لڑائی شروع ہوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مٹھی خاک زمین سے اٹھائی اور شاہت الوجوہ فرما کر لشکر کفار کی طرف پھینکی جو تمام لشکر کفار کی آنکھوں میں بھر گئی اور اسی وقت پشت پھیر بھاگ گئے (مسلم)

(۲۱۰) حضور کی دعا سے حضرت ابوہریرہ رضی کی والدہ آغوش اسلام میں

حضرت ابوہریرہ رضی سے روایت ہے کہ میری والدہ مشرکہ تھیں میں اُن کو اسلام کی دعوت دیتا تھا مگر وہ قبول نہ کرتی تھیں ایک دن کا واقعہ ہے کہ میں نے اپنی والدہ سے اسلام قبول کرنے کو کہا مگر انھوں نے اسلام کی عداوت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے متعلق ایسی باتیں کہیں جن کو سُن کر مجھے سخت رنج و قلق ہوا۔ میں روتا پیٹتا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ابوہریرہ کیوں رو رہے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ دعا فرمایئے حق تعالیٰ میری والدہ کو ہدایت فرمائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی۔ مجھے بہت خوشی ہوئی گھر پہنچا تو دروازہ بند تھا۔ والدہ نے میرے قدموں کی آہٹ سُن کر کہا

Marfat.com

ذرا باہر کھڑے رہو۔ میں کھڑا ہو گیا۔ مجھے محسوس ہوا کہ والدہ غسل کر رہی ہیں۔ غسل کر کے کپڑے پہن کر والدہ نے دروازہ کھولا۔ اور انھوں نے مجھ سے کہا۔ اے ابوہریرہ اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ والدہ محترمہ کی زبان سے کلمہ طیبہ سُن کر خوشی کے مارے آنسو نکل آئے اور اسی حالت میں حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر حال عرض کیا۔ حضورؐ نے خدا کی حمد بیان کر کے فرمایا۔ بہت اچھا۔ (مسلم)

(۲۱۱) ایک مرتد کے متعلق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی

حضرت انسؓ نے فرمایا ہے کہ ایک نصرانی مسلمان ہو گیا تھا۔ مگر کچھ دن بعد مرتد ہو گیا۔ حضور کو خبر ہوئی تو فرمایا کہ اس کو زمین بھی قبول نہ کرے گی حضرت ابوطلحہ کا بیان ہے کہ جب وہ مرا اور زمین میں دفن کیا گیا تو زمین نے اس کو باہر نکال کر پھینک دیا۔ کئی بار دفن کیا گیا مگر زمین نے قبول نہ کیا۔

(بخاری)

(۲۱۲) منافقوں کی ہلاکت کے لئے تباہی خیز آندھی

حضرت ابوایوب انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ ایک مرتبہ سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے۔ مدینے کے قریب پہنچے تو بڑی زور کی آندھی آئی۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اس آندھی سے منافق ہلاک ہو جائیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس آندھی سے بڑے بڑے منافق ہلاک ہو گئے۔ (مسلم)

Marfat.com

(۲۱۳) معجزہ تکثیر طعام

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ غزوۂ تبوک میں مجاہدین کا راشن ختم ہوگیا۔ حضرت عمرؓ نے حضورؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ مجاہدین کو حکم دیجئے کہ ان کے پاس کھانے کی جو چیزیں موجود ہوں لیکر آجائیں اور آپ دعا فرمائیے کہ حق تعالیٰ برکت عطا فرمائے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اچھا اور چمڑے کا دسترخوان بچھا کر حکم دیا کہ تمام مجاہدین کھانے پینے کی چیزیں لے کر آجائیں۔ تھوڑی دیر میں تمام مجاہدین جمع ہوگئے۔ کسی کے پاس ایک مٹھی ستو تھا۔ کسی کے پاس کھجوریں بہت تھوڑی مقدار میں۔ دسترخوان پر کھانے کا سامان جمع ہوا۔ حضورؐ نے برکت کے لئے دعا فرمائی اور فرمایا اپنے اپنے برتن بھر کر رکھ لو۔ چنانچہ تمام مجاہدین اسلام نے اپنے اپنے برتن بھر کر رکھ لئے اور خوب شکم سیر ہوکر کھایا۔ (مسلم)

(۲۱۴) ایک پیالہ حلوے سے ۳۰۰ اصحاب شکم سیر

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ جب حضورؐ نے حضرت زینب سے نکاح کیا تو میری والدہ ام سلیم نے کچھ حلوہ پکا کر ایک پیالہ میں مجھے دیکر کہا کہ اسے حضورؐ کی خدمت میں لے جا۔ میں وہ پیالہ لے کر حضورؐ کی خدمت میں آکر عرضگذار ہوا کہ میری والدہ نے سلام عرض کیا ہے اور یہ حلوہ بھیجا ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا اسے رکھدو اور فلاں فلاں آدمیوں کو بلا لاؤ۔ میں سب لوگوں کے پاس ہوکر آیا تو دیکھا۔ مکان مہمانوں سے پر تھا۔ قریب قریب تین سو آدمی

موجود تھے۔ حضورؐ نے اس حلوے پر اپنا مبارک ہاتھ رکھ کر کچھ پڑھا اور دس دس آدمیوں کو بٹھا کر کھلانا شروع کیا۔ تھوڑی دیر میں سب حاضرین شکم سیر ہو گئے اور وہ حلوہ اتنے کا اتنا ہی پیالہ میں موجود رہا۔ ذرّہ برابر کمی نہ آئی۔ (بخاری)

(۲۱۵) حضورؐ سے ایک اونٹ نے اپنے مالک کی شکایت کی

یعلیٰ بن مرہ ثقفیؓ سے روایت ہے کہ میں نے حضورؐ کی تین خاص باتیں دیکھیں۔ ایک ان میں سے یہ ہے کہ میں ایک مرتبہ حضورؐ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا۔ راستہ میں ایک اونٹ ملا جس کی پشت پر پانی کے مشکیزے بندھے ہوئے تھے۔ اونٹ حضورؐ کو دیکھ کر بلبلا اٹھا۔ حضور اسی جگہ ٹھہر گئے۔ فرمایا۔ اس اونٹ کا مالک کہاں ہے۔ اتنے میں مالک آ گیا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ اس اونٹ کو ہمارے ہاتھ فروخت کر دو۔ اونٹ کے مالک نے کہا۔ یا رسول اللہ یہ اونٹ آپ کی خدمت میں ہدیہ ہے۔ یہ میرے گھر والوں کا اونٹ ہے۔ اس کی آمدنی پر گذارہ ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اچھا۔ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کی طاقت سے زیادہ کام لیتے ہو۔ دیکھو ایسا نہ کیا کرو۔ اس سے زیادہ کام نہ لیا کرو۔ چارہ خوب کھلایا کرو۔ (شرح السنۃ)

(۲۱۶) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی شہادت بھیڑیئے نے دی

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک بھیڑیا ریوڑ میں سے ایک بکری

اُٹھا کر بھاگا۔ چرواہے نے تعاقب کر کے بکری چھڑا لی۔ بھیڑیا ایک ٹیلے پر اکڑوں بیٹھکر کہنے لگا۔ اے خدا میں نے اپنے لئے رزق تلاش کیا تھا۔ مگر تو نے مجھے واپس لے لیا۔ چرواہے کو بھیڑئیے کی باتیں سن کر سخت تعجب ہوا کہ یہ جانور ہو کر انسانوں کی طرح بات چیت کر رہا ہے۔ اس کے بعد بھیڑئیے نے چرواہے کو مخاطب کر کے کہا کہ میرا بولنا اتنا تعجب خیز نہیں بلکہ اس سے زیادہ تعجب زا وہ شخص ہے جو مدینہ میں تمہارے سب اگلی پچھلی باتیں بتاتا ہے۔ حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ وہ چرواہا یہودی تھا۔ وہ فوراً حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشرف با اسلام ہو گیا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ قیامت کی علامت ہے۔ قیامت کے قریب ایک ایسا وقت آئے گا کہ لوگوں کے جوتے اور چھڑیاں وہ تمام واقعات بیان کر دیا کریں گی جو ان سے وقوع میں آئے ہوں گے۔ (شرح السنۃ)

(۲۱۷) مجاہدین بدر کے متعلق حضور علیہ السلام کی دعا

حضرت عبد اللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ غزوہ بدر میں مجاہدین اسلام صرف ۳۱۳ تھے۔ ان لوگوں کی غربت کی یہ حالت تھی کہ نہ ان کے پیروں میں جوتے تھے نہ تنوں پر کپڑے۔ حضورؐ نے دعا فرمائی اللھم انھم حفاۃ فاحملھم اللھم انھم عراۃ فاکسھم اللھم انھم جیاع فاشبعھم۔ اللہ تعالیٰ نے فتح عطا فرمائی۔ اتنا مال غنیمت ہاتھ آیا کہ تمام مجاہدین خوش حال ہو گئے۔ سب مجاہدین کو جوتے کپڑے کے علاوہ مال غنیمت کے دو دو اونٹ ملے۔

(ابو داؤد)

Marfat.com

(۲۱۸) بکری کے بھنے ہوئے زہریلے دست نے حضورؐ سے بات کی

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ سلام بن مسلم (یہودی) کی بیوی زینب بنت الحارث نے بکری کی بھنی ہوئی ران میں زہر ملا کر حضورؐ کی خدمت میں بھیجا۔ حضورؐ اور اصحاب کھانے لگے۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاتھ روک لو۔ اور اس یہودی عورت کو بلا کر فرمایا کہ تو نے اس گوشت میں زہر ملایا تھا۔ یہودی عورت نے کہا۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ابھی ابھی اس دست نے مجھے بتایا ہے۔ یہودی عورت نے کہا۔ بے شک آپ نے صحیح فرمایا۔ یہ زہر میں نے اس لئے ملایا تھا کہ آپ اگر واقعی خدا کے نبی ہوں گے تو اس زہر سے آپ کو کوئی ضرر نہ پہنچے گا اور اگر آپ نبی نہ ہوں گے تو آپ سے ہمارا پیچھا چھوٹ جائے گا۔ حضورؐ نے اسے معافی عطا فرما دی۔ جن جن اصحاب نے اس زہریلے دست کا گوشت کھایا تھا انتقال کر گئے۔ حضورؐ نے دونوں شانوں کے درمیان پچھنے لگوائے۔ (دارمی)

(۲۱۹) حضورؐ کے آزاد کردہ غلام کو شیر نے راستہ بتایا

حضرت ابن المنکدر سے روایت ہے کہ حضورؐ کے آزاد کردہ غلام سفینہؓ ایک روز ارض روم میں راستہ بھول گئے۔ فوجی دستے سے بچھڑ گئے۔ حضرت سفینہؓ ادھر اُدھر بھاگ دوڑ کر اپنے ساتھیوں کو تلاش کر رہے تھے۔ مگر ہاتھ نہ آئے۔ اتنے میں سامنے سے ایک شیر آیا۔ حضرت سفینہؓ نے شیر سے کہا کہ میں

Marfat.com

حضور سرور کائنات ؐ کا غلام ہوں۔ راستہ بھول گیا ہوں۔ کیا کروں؟ حضور سرور عالمؐ کا اسم گرامی سن کر شیر دم ہلانے لگا اور ایک طرف چل دیا۔ حضرت سفینہؓ اس کے ساتھ ساتھ تھے۔ کچھ دور چل کر فوجی دستہ سے جا ملے اور شیر واپس چلا گیا۔ (شرح السنۃ)

(۲۲۰) حضورؐ کی قبر مبارک پہ صبح و شام ۷۰ ہزار فرشتے آ کر درود وسلام پڑھتے ہیں

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ روزانہ صبح کے وقت ۷۰ ہزار فرشتے حضورؐ کی قبر مبارک پر نازل ہو کر شام تک درود وسلام پڑھتے ہیں۔ شام ہوتے ہی یہ فرشتے واپس چلے جاتے ہیں۔ دوسرے فرشتے آ جاتے ہیں۔ اور قیامت کے دن جب حضورؐ قبر مبارک سے باہر تشریف لائیں گے۔ اس وقت بھی حضور علیہ السلام کی جلو میں ۷۰ ہزار فرشتے ہوں گے۔

(۲۲۱) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اونٹ نے سجدہ کیا

ایک دفعہ ایک انصاری کا اونٹ باؤلا ہو گیا۔ لوگوں نے حضورؐ کو خبر دی۔ حضور اس اونٹ کے پاس تشریف لے گئے۔ اونٹ نے آپ کے سامنے گردن ڈال دی۔ حضور نے اس پہ ہاتھ پھیرا اور پکڑ کر مالک کے حوالے کر دیا۔ (دارمی)

(۲۲۲) ایک اونٹ نے حضورؐ سے بھوکا رہنے کی شکایت کی

روایت ہے کہ حضور سرور عالمؐ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے

Marfat.com

ایک اونٹ آپ کو دیکھ کر بلبلانے لگا اور اس کی دونوں آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے حضورؐ نے اس کے قریب جا کر سر اور کنپٹی پر ہاتھ پھیرا۔ چپ ہو گیا۔ حضور سرورِ عالمؐ نے اس اونٹ کے مالک کو بلا کر فرمایا کہ اس اونٹ نے مجھ سے شکایت کی ہے کہ تم اس کو بھوکا رکھتے ہو اور تکلیف دیتے ہو۔ جانوروں پر رحم کیا کرو۔

(ابو داؤد)

(۲۲۳) لعابِ دہن مبارک سے ایک جلا ہوا بچہ بھلا چنگا ہو گیا

محمد بن حاطبؓ ایام رضاعت میں ایک مرتبہ اپنی ماں کی گود سے آگ میں گر گئے۔ کچھ حصہ بدن کا جل گیا۔ ان کی والدہ ان کو لیکر خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ حضور علیہ السلام نے لعاب دہن مبارک لگا کر دعا فرمائی۔ اسی وقت زخم بھر گیا اور محمد بن حاطبؓ بالکل بھلے چنگے ہو گئے۔ (سیوطی)

(۲۲۴) ایک مغرور کا ہاتھ شل ہو گیا

روایت ہے ایک شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس شخص نے غرور سے کہا: "میں دائیں ہاتھ سے نہیں کھا سکتا" یہ بات چونکہ اس شخص نے غرور سے کہی تھی۔ حضور علیہ السلام نے کہا: "ایسا ہی ہو" چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اس کا ہاتھ شل ہو گیا اور وہ اس قابل نہ رہا کہ اپنا داہنا ہاتھ منہ تک لے جا سکے۔

(۲۲۵) بحری جہاد

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور سرور عالمؐ ام حرامؓ کے مکان میں آرام فرماتھے۔ بیدار ہو کر ہنسنے لگے۔ ام حرامؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کس بات پر ہنس رہے ہیں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مجھے میری اُمت کے وہ غازی دکھائے گئے ہیں جو سمندر میں جہاد کے لئے سفر کریں گے۔ اور وہ جہازوں پر اس انداز سے بیٹھے ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تخت پر بیٹھا کرتے ہیں۔ ام حرامؓ نے عرض کیا حضورؐ! میرے لئے دعا فرمائیے مجھے بھی ان مجاہدین کی معیت نصیب ہو۔ حضور دُعا فرما کر لیٹ گئے۔ کچھ دیر بعد پھر ہنستے ہوئے بیدار ہوئے۔ حضور نے فرمایا مجھے میری اُمت کے دوسرے بحری مجاہد دکھائے گئے۔ ام حرامؓ نے عرض کیا حضور! میرے لئے دعا فرمائیے۔ مجھے بھی ان کی معیت نصیب ہو۔ حضورؐ نے فرمایا نہیں۔ تمہاری وفات ان سے پہلے ہو جائے گی۔

(حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشین گوئی حرف بحرف صادق آئی۔ حضرت امیر معاویہؓ کے زمانہ میں حضرت عبادہ بن صامتؓ بحری جہاد کو گئے۔ ام حرامؓ بھی اپنے شوہر کے ساتھ تھیں۔ غزوہ سے واپسی کے وقت ام حرامؓ کے لئے سواری لائی گئی۔ سوار ہوتے وقت سواری نے لات ماردی اور اسی صدمے سے انکی وفات ہو گئی)

(۲۲۶) امن وامان اور راستہ کی حفاظت کی پیشگوئی

حضرت عدی بن حاتمؓ سے روایت ہے کہ میں حضورؐ کے پاس بیٹھا ہوا

Marfat.com

تھا۔ ایک شخص نے حضور علیہ السلام سے فاقہ کی شکایت کی۔ ایک اور شخص نے ڈکیتی کی شکایت کی۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اے عدی! اگر تمھاری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھ لوگے حیرہ سے تن تنہا ایک عورت چل کر مکہ معظمہ پہنچ کر بیت اللہ شریف کا طواف کرے گی اور اسے سوائے خدا کے کسی کا خوف نہ ہوگا۔ (بخاری)

(حضرت عدیؓ فرماتے ہیں کہ میں نے کوفہ کی ایک بڑھیا کو دیکھا۔ وہ کوفہ سے اکیلی حج کرنے آئی تھی)

(۲۲۷) مسلمانوں کے تمول کا یہ عالم ہوگا کہ کوئی زکوٰۃ خیرات لینے والا نہ ملے گا

روایت متذکرہ بالا میں یہ بھی ہے کہ حضور سرور عالمؐ نے حضرت عدیؓ سے فرمایا کہ اگر تمھاری عمر دراز ہوئی تو تم دیکھ لوگے کہ ایک ایک شخص زکوٰۃ کا سونا چاندی لئے پھرے گا اور اسے کوئی آدمی زکوٰۃ کا لینے والا نہ ملے گا۔

(امام بیہقیؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کی اس پیشین گوئی کا ظہور حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کی سلطنت میں ہوا۔ زکوٰۃ دینے والے کو فقیر نہ ملتا تھا اور وہ زکوٰۃ کے روپیہ کو گھر واپس لے جاتا تھا)

(۲۲۸) شہنشاہ ایران کے کنگن حضرت سراقہ بن مالکؓ کو پہنائے جائیں گے

بیہقی میں ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سراقہ بن مالکؓ

Marfat.com

سے فرمایا تھا کہ اے سراقہ! اس وقت تیری کیا شان ہوگی جب شہنشاہ ایران کے سونے کے کنگن تمہارے ہاتھوں میں پہنائے جائیں گے۔

(اس پیشین گوئی میں فتح ایران کی خبر بھی ہے۔ یہ پیشین گوئی اس وقت ظہور میں آئی جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایران فتح کیا۔ مال غنیمت میں جب شہنشاہ ایران کے سونے کے کنگن حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کئے گئے تو انھوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق سراقہ بن مالک رضی اللہ عنہ کو بلا کر کنگن پہنائے۔

(۲۲۹) ہندوستان پر حملہ کی پیشین گوئی

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وعدہ فرمایا ہے کہ مسلمان ہندوستان پر چڑھائی کریں گے (سنن نسائی)

(یہ پیشین گوئی ۹۳ھ میں ظہور میں آئی۔ محمد بن قاسم نے ہندوستان پر حملہ کیا اور اسلامی فتوحات کا آغاز شروع ہوا)

(۲۳۰) فتح قسطنطنیہ کی پیشین گوئی

سنن ابو داؤد بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فتح قسطنطنیہ کا ذکر موجود ہے۔

(یہ پیشین گوئی ۸۵۸ھ میں ظہور میں آئی۔ محمد فاتح سلطان نے قسطنطنیہ فتح کیا۔)

Marfat.com

(۲۳۱) آخر زمانہ میں یورپین عیسائیوں کا زور ہو جائیگا

ابو مستور د قریشی رضؓ سے روایت ہے کہ انھوں نے حضرت عمرو بن العاص رضؓ فاتح مصر سے بیان کیا کہ آخر زمانہ میں یورپین عیسائیوں کا دنیا میں زور ہو جائے گا۔ حضرت عمرو بن العاصؓ نے فرمایا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ سوچ سمجھکر بات کہو۔ انھوں نے جواب دیا۔ میں وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے حضور علیہ السلام سے سُنی تھی۔

(یہ پیشین گوئی آخری زمانہ سے متعلق ہے۔ قیام قیامت سے پہلے عیسائی طاقتوں کا زور دنیا میں ہو جائے گا)

(۲۳۲) حضرت امام حسین علیہ السلام کی شہادت کی پیشین گوئی

حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور سرور عالمؐ نے فرمایا۔ ابھی ابھی جبرئیلؑ نے مجھ سے بیان کیا کہ حسینؓ دریائے فرات کے کنارے قتل کئے جائیں گے۔ اگر آپ فرمائیں تو وہاں کی مٹی لاکر دکھا دوں۔ میں نے کہا ہاں جبرئیل نے ہاتھ بڑھا کر ایک مٹھی خاک کی لاکر مجھے دی۔ میں اسی وقت سے زار قطار رو رہا ہوں۔ (طبرانی)

(۲۳۳) قاتلین امام حسینؑ کے انجام کی پیشین گوئی

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور سرورِ عالمؐ

کو اطلاع دی تھی کہ میں نے یحییٰ (پیغمبر علیہ السلام) کا بدلہ ستر ہزار سے لیا تھا اور میں تیرے نواسہ کا بدلہ ستر اور ستر ہزار سے لوں گا۔
(یہ پیشین گوئی حضرت امام علیہ السلام کی شہادت کے بعد مختار ثقفی کے ہاتھوں ظہور میں آئی)

(۲۳۴) یہودیوں سے جنگ کی پیشین گوئی

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسلمان اور یہودیوں میں زبردست جنگ ہوگی۔ یہودی شکست کھا کر چٹانوں اور درختوں کے پیچھے چھپیں گے مگر وہاں بھی انھیں پناہ نہ ملے گی اور ان میں سے آواز آئے گی: "اے مسلمان دیکھ یہ یہودی چھپا ہے"۔
(امریکہ اور برطانیہ نے فلسطین کو یہودیوں کا قومی وطن اور حکومت قائم کرکے جو صورت حال پیدا کر دی ہے۔ اس سے حضور مخبر صادق کی پیشین گوئی کی صداقت کا منظر آنکھوں کے سامنے ہے)

۲۳۵ ملک شام میں اہل یورپ سے مسلمانوں کی زبردست جنگ ہوگی

صحیح مسلم میں روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے اپنی امت کو اطلاع دی ہے کہ آخر زمانہ میں دجال کے ظہور اور نزول مسیح سے پہلے ملک شام میں مسلمانوں اور اہل یورپ کی عظیم الشان جنگ ہوگی۔

۲۳۶ آخر زمانہ میں دنیا کی تمام قومیں مسلمانوں کیخلاف متحدہ محاذ بنائیں گی

حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ وہ زمانہ قریب ہے جب دنیا کی قومیں تم پر حملہ کرنے کے لئے اس طرح ایک دوسرے کو پکاریں گی جس طرح کھانے والے کھانے کے پیالے پر گرتے ہیں۔ حاضرین میں سے کسی نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ کیا اس زمانے میں ہم مسلمانوں کی تعداد کم ہو جائے گی۔ فرمایا۔ نہیں۔ تمھاری تعداد تو بہت ہو گی لیکن تم ایسے ہو گے جیسے سیلاب کی سطح پر کف اور خس و خاشاک اللہ تعالیٰ تمھارے دشمنوں کے دلوں میں سے تمھارا رعب دور کر دے گا۔ اور تمھارے دلوں میں کمزوری پیدا کر دے گا۔ عرض کیا گیا یارسول اللہ! وہ کمزوری کیسی ہو گی؟ فرمایا۔ تمھارے دلوں میں دنیا کی محبت اور موت سے کراہت پیدا ہو جائے گی۔ (بیہقی)

۲۳۷) حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا سب سے بڑا معجزہ قرآن ہے

یوں تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس خود ہی سراپا اعجاز ہے اور تخلیق عالم سے وفات آنحضرت تک آپ کے نور مقدس یا ذات پاک کے ہزارہا معجزات وقوع میں آئے اور آتے رہے لیکن آپ کی وفات کے بعد قیامت تک قائم رہنے والا معجزہ قرآن کریم ہے۔

Marfat.com

۱۔ قرآن کا دعویٰ اعجاز

قرآن کریم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ زندہ معجزہ ہے کہ اگر تمام جنات و انسان مجتمع ہو کر اس معجزہ کی نظیر پیدا کرنا چاہیں تو قیامت تک پیدا نہ کر سکیں اور سر ... کر بیٹھ رہیں۔ یہ معجزہ چونکہ اسلام کی صداقت کی کھلی نشانی ہے اور حضور سرور عا... صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کی روشن دلیل ہے۔ اس لئے یہ معجزہ تا قیام قیامت باقی رہے گا۔ قرآن کریم نے اپنے منکروں کو جو چیلنج روز اول کئے تھے۔ وہ آج بھی موجود ہیں اور قیامت تک رہیں گے۔ حضورؐ کے زمانے میں عرب میں ایسے ایسے فصیح و بلیغ شاعر و زباں داں موجود تھے جن کا کلام سونے کے حروف سے لکھ کر خانہ کعبہ میں آویزاں کیا جاتا تھا۔ وہ اس کتا... کی ایک سورت یا ایک رکوع کے مثل تو کیا لکھ سکتے تھے ایک آیت کی مثل بھی نہ لکھ سکے۔ اور عاجز ہو کر بیٹھ گئے۔ جن بے وقوفوں نے قرآن کی نقل اتارنے کی کوشش کی۔ وہ اپنے منہ کی کھا کر بیٹھ گئے۔ اس کتاب میں اس قسم کی مثا... کو تحریر کرنا کتاب ہذا کی شان کے خلاف ہے واسماء ذات البوجہ۔ اس قرآنی کلام کے مقابلہ میں جن مدعیان نبوت نے مقابلہ کی کوشش کی۔ و... ایک ایسی مذموم کوشش تھی جس کا ذکر بھی ذوقِ سلیم کے لئے ناخوش گوار ... اگر جھوٹے مدعیان نبوت کے کلام کو سامنے رکھ کر نظر ڈالی جائے تو بلا شک معلوم ہوگا کہ یہ آسمانی کتاب تو کیا، بدترین قسم کا فحش کلام ہے۔ جو جنسیات غیر مہذب موضوع کے مطابق ہے۔ عربی زبان کے ماہر عہد صحابہ و تابعین ما بعد میں بھی تھے اور اب بھی بڑے بڑے فصحاء، ادباء اور مقرر اور قادر ...

Marfat.com

شاعر موجود ہیں۔ پونے چودہ سو برس گزر گئے مگر کوئی شخص بھی قرآن جیسی ایک آیت نہ لکھ سکا۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص جس قدر عربی زبان کا ماہر ہے۔ اسی قدر اس پر قرآن کا رعب اثر انداز ہے اور قرآن کا یہ دعویٰ صحیح ہے قل لئن اجتمعت الانس والجن علی ان یاتوا بمثل ھذا القرآن لا یاتون بمثلہ ولو کان بعضھم لبعض ظھیرا (اے رسول سب سے کہدو کہ اگر سب انسان اور تمام جن مجتمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کی مدد اور اعانت بھی کریں اور پھر اس قرآن جیسی کوئی کتاب بنانا چاہیں۔ وہ ہرگز ہرگز ایسا نہ کرسکیں گے۔)

۲۔ قرآن کی حفاظت کا خدا ذمہ دار ہے

قرآن کا دوسرا دعویٰ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی حفاظت کا ذمہ دار ہے۔ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون (بالتحقیق ہم نے ہی اس قرآن کو اتارا ہے اور ہم اس کی حفاظت بھی ضرور کریں گے۔)

اس دعویٰ کی صداقت کو واضح کرنے کے لئے ضروری ہے کہ کتب سابقہ کے حالات پر ایک نظر ڈالی جائے۔ (توریت) حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو توریت نازل ہوئی تھی وہ دو الواح تھیں۔ جب حضرت موسیٰؑ کوہ طور سے واپس آئے اور بنی اسرائیل کو گئوسالہ پرستی میں مصروف پایا تو غیرت ایمانی سے بیتاب ہو گئے۔ غصہ میں آکر لوحیں پھینک دیں اور بھائی ہارونؑ کو جا پکڑا۔ الواح ریزہ ریزہ ہو گئیں۔

اس واقعہ کے بعد احکام شریعت موسوی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی حیات میں لکھے گئے۔ یہی ایک نسخہ تھا جو حضرت داؤد علیہ السلام کے زمانے

Marfat.com

تک محفوظ رہا۔ یہی نسخہ ہیکل میں موجود تھا جسے بخت نصر نے ۵۸۶ قم میں جلا کر خاکستر کر دیا۔

اس کے بعد دارا شاہ ایران کے زمانے میں سرداران بنی اسرائیل نے ہیکل کو از سر نو تعمیر کیا۔ کتاب تلاش کی گئی مگر وہ صفحۂ ہستی پر موجود نہ تھی۔ حضرت عزیرؑ نے اپنی یادداشت اور ذکریا وغیرہ کی امداد سے کتاب دوبارہ تیار کی۔ یہی وہ کتاب ہے جسے یہودی توریت کہتے ہیں۔ اس کے بعد ۳۰۰ قم میں توریت کا ترجمہ یونانی زبان میں ہوا اور ۱۶۶ قم میں ابن توکس چہارم کے سپہ سالار نے ہیکل کو آگ لگا کر یہودیوں کی کتاب سوخت کر دی اور یہودیوں کو بت پرستی پر مجبور کیا گیا۔

(انجیل) انجیل کے نام سے عیسائیوں کی چار کتابیں مشہور ہیں۔ انجیل متی۔ انجیل مرقس۔ انجیل لوقا۔ انجیل یوحنا۔ متی کی انجیل سب سے پہلے عبرانی زبان میں لکھی گئی تھی۔ اصل نسخہ دنیا میں موجود نہیں۔ البتہ ایک یونانی ترجمہ موجود ہے۔ جس کے متعلق نہیں بتایا جا سکتا کہ یہ ترجمہ کب کیا گیا اور کس نے کیا؟ موجودہ انجیل متی کے پہلے اور دوسرے باب کو نورٹن صاحب نے صحیح تسلیم نہیں کیا۔ انھوں نے لکھا ہے کہ دونوں باب اصل مصنف کے تحریر کردہ نہیں۔

لوقا (مصنف انجیل) پولوس کا شاگرد تھا۔ اس نے مسیح کو نہیں دیکھا لوقا نے اپنی انجیل شہر انطاکیہ میں یونانی زبان میں لکھی تھی۔ لوقا نے اپنی انجیل میں شروع میں لکھا ہے کہ میں نے اس کتاب میں جملہ واقعات بعد صحت تحریر

Marfat.com

کئے ہیں لیکن شارح انجیل فورٹن صاحب نے لکھا ہے کہ لوقا نے اس انجیل میں جھوٹی روائیتیں بھی شامل کر دی ہیں اور واقعات اس شاعرانہ مبالغہ سے لکھے ہیں کہ سچ اور جھوٹ کو تمیز کرنا دشوار ہو گیا ہے۔

مرقس۔ شمعون پطرس کا شاگرد تھا۔ اس نے بھی یہ کتاب انطاکیہ میں لکھی تھی لیکن مرقس اور لوقا کے مضامین میں بہت اختلاف ہے۔

یوحنا کی انجیل بلحاظ سنہ تصنیف آخری کتاب ہے۔ اس نے بھی یہ کتاب یونانی زبان میں لکھی ہے۔ یوحنا کے متعلق مشہور ہے کہ وہ مسیح کا شاگرد تھا مگر اس کی تصنیف میں یونانیوں کے قدیم عقیدہ کا اثر نمایاں ہے۔

ان چاروں انجیلوں کے متعلق عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ ان میں سے کوئی انجیل بھی وہ انجیل نہیں ہے جو حضرت عیسٰی پر نازل ہوئی تھی۔ مروجہ اناجیل ان ہی مصنفوں کی تصانیف ہیں جن کے نام سے یہ منسوب ہیں۔

(ژند) ژند پارسیوں کی کتاب کا نام ہے۔ یہ کتاب زرتشت کے بہت پہلے نادر ہو چکی تھی۔ کہا جاتا ہے کہ اس کتاب میں ۱۹ باب ہیں۔ جن میں اب صرف انیسواں ایک باب باقی ہے۔

ژند کے نادر الوجود اور معدوم ہونے کے بعد اس کی جگہ پاژند نے حاصل کی۔ مگر وہ سکندر مقدونی کے زمانے میں جب اس نے ایران فتح کیا دنیا سے نیست و نابود ہو گئی۔ سکندر کے تین سو سال بعد دساتیر لکھی گئی اور اس کو آسمانی کتاب کا درجہ دیا گیا۔ مانی کے دور میں دساتیر تلف کر دی گئی اور نئے مذہب کا قیام ہوا۔

Marfat.com

(وید) ہندوستان میں سب سے قدیم کتاب وید مانی جاتی ہے۔ ہندوستان کا عقیدہ ہے کہ یہ آسمانی کتاب ہے۔ لیکن اس بارے میں اختلاف ہے کہ وید کی تعداد ۳ ہے یا ۴۔ موجودہ زمانہ کے ہندو تو چار ویدوں کے قائل ہیں۔ مگر منو جی مہاراج کی سمرتی میں صرف ۳ ویدوں کا ذکر موجود ہے چوتھے کا نہیں۔ اور نیائے درشن کے مصنف نے جس کا شاستر ہندوؤں کے چھ شاستروں میں سے ایک ہے۔ لکھا ہے کہ وید کلام انسانی ہے۔ چھ شاستروں کو آریہ سماجی اور سناتن دھرمی متفقہ طور پر مانتے ہیں۔ بعض لوگ وید کے ایک حرف کو بھی صحیح نہیں مانتے ہیں اور نہ اس کو آسمانی کتاب تسلیم کرتے ہیں۔

اس مختصر بیان سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ حفاظت خداوندی مندرجہ بالا کتب میں سے کسی کے ساتھ نہیں رہی۔ ہر ایک کتاب کے وجود یا اس کے اجزا پر شک، گمان، ظنون و اوہام کے غلاف چڑھے ہوئے ہیں۔ قدرت نے نہ ان کتابوں کی حفاظت کی نہ وہ زبانیں اور ان کا لغت ہی باقی رہا۔ جن میں یہ کتابیں نازل ہوئی تھیں یا لکھی گئی تھیں۔

اب کتب سماویہ سابقہ کے مقابلہ میں قرآن کی حفاظت خداوندی کا اندازہ کرو۔

قرآن کریم کا ایک ایک زیر زبر پیش پورے یقین کے ساتھ مشرق سے مغرب تک موجود ہے اور اس میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں۔ عام طور پر قرآن مجید کی سورتوں، رکوع اور آیات وغیرہ کے متعلق اعداد و شمار ہر ایک قرآن میں درج ہوتے ہیں۔ مجموعی طور پر سارے قرآن میں حروف تہجی جس جس تعداد میں مذکور ہیں

اس کی فہرست حسب ذیل ہے۔

الف	۴۸۹۹۲	ض	۲۸۶
ب	۱۲۲۲۸	ط	۱۳۰۷
ت	۲۴۰۴	ظ	۸۴۲
ث	۳۱۰۵	ع	۹۲۷۴
ج	۴۲۳۲	غ	۹۲۱۱
ح	۴۱۲۰	ف	۴۴۱۸
خ	۲۱۰۵	ق	۶۶۱۲
د	۵۹۷۲	ک	۱۰۶۲۸
ذ	۴۷۳۹	ل	۳۳۵۲۰
ر	۱۲۲۴۰	م	۲۶۵۱۵
ز	۳۵۸۰	ن	۴۴۱۹۰
س	۵۹۷۶	و	۲۵۵۸۹
ش	۲۱۱۵	ہ	۱۶۰۷۰
ص	۲۰۰۸۳	ی	۲۵۹۰۹

۳۔ قرآن کا جمع اور قرأت بھی خدا کے ذمہ ہے

قرآن مجید کے احکام وقتاً فوقتاً نازل ہوتے تھے اس لئے اس کی ترتیب و تدوین کا کام بہت مشکل تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس مشکل کام کی ذمہ داری بھی اپنے اوپر لے لی۔ خدا تعالیٰ نے ہی اپنی کتاب

کی ترتیب و تدوین کا کام انجام دیا۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید کی کسی آیت میں تقدیم و تاخیر نہیں ہوئی۔ مشرق سے لے کر مغرب تک قرآن شریف کی کسی آیت میں تقدیم و تاخیر نہیں۔ اس لئے یہ خیال ہی باطل ہے کہ امت کا کوئی فرد اس میں کسی قسم کا تصرف کرسکتا ہے۔

۴۔ قرآن مجید کو حفظ یاد کرنا سہل ہے

یہ خصوصیات صرف اسلام کی ہیں کہ اس کے قانون کی کتاب دنیا کے ہزاروں لاکھوں مسلمانوں کے سینہ میں محفوظ ہے۔ دنیا میں آج تک کوئی ایسی مثال ملنی دشوار ہے کہ سوائے اسلام کی مذہبی کتاب کے اور کوئی کتاب قرآن کی طرح لوگوں کے سینہ میں محفوظ ہو۔ یہودی۔ عیسائی پارسی ہندو اس قسم کی نظیر پیش کرنے سے قاصر ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ولقد یسرنا القرآن للذکر (ہم نے قرآن کو یاد کرنے کے لئے آسان بنا دیا ہے)

۵۔ قرآن کے آگے کوئی باطل ٹھہر نہیں سکتا

قرآن کریم کا دعویٰ ہے لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید (باطل اس کے آگے یا پیچھے سے نہ آئے گا۔ یہ تو خدائے حمید کی طرف سے نازل کیا گیا ہے) فلسفہ قدیم و جدید نے قرآنی اصول کا مقابلہ کرنا چاہا۔ مگر مقابلہ پر ٹھہر نہ سکا۔ قرآن ایک ایسی مکمل کتاب ہے جس میں کسی دخل کی گنجائش نہیں۔

۶۔ اسلام تمام مذاہب پر غالب ہو کر رہے گا

اسلام کے متعلق قرآن کی پیشین گوئی ہے

ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ ولو کرہ المشرکون (اللہ کی شان یہ ہے کہ اس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ وہ اسے سب دینوں پر غالب کرے اگرچہ مشرک لوگ کتنا ہی برا مانتے رہیں) عرب کے نقشہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضورؐ کی بعثت کے وقت عرب کا جنوبی حصہ عیسائیوں کے زیر اقتدار تھا۔ عراق عرب بحرین صحرائے فاران اور دومۃ الجندل پر عیسائی مذہب حکمران تھا۔ حجاز، وادی خیبر اور مدینہ میں یہودیوں کا زور تھا۔ عرب کا مشرقی حصہ سلطنت فارس کے زیر اثر تھا۔ شرقی حصہ میں آتش پرستی بھی رائج تھی۔ عرب کے تمام مشہور قبیلے بت پرست تھے۔ غرض کہ دنیا کا کوئی مذہب ایسا نہ تھا جس کا اثر عرب میں موجود نہ ہو اسلام نے چند ہی سالوں میں غیر اسلامی مذہبی اثرات کا خاتمہ کر دیا۔ یہودیوں کا چار سو سالہ قبضہ عرب سے اٹھ گیا۔

۷۔ اسلام ضرور تتمیم و تکمیل کے مدارج پر پہنچے گا

قرآن نے اسلام کے متعلق پیشین گوئی کی کہ اسلام اپنے مقاصد میں ضرور کامیاب ہو گا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں بنی اسرائیل ارض موعد میں داخل نہ ہو سکے۔ داؤد علیہ السلام نے بنی اسرائیل کے دوازدہ اسباط پر حکمرانی کی۔ شہر آباد کئے۔ قلعے بنائے۔ مگر خدا کا گھر نہ بنا سکے۔ حضرت مسیحؑ نے اپنی زندگی دعوت و تبلیغ میں صرف کر دی۔ کسی مقام پر دو شب سے زیادہ بمشکل قیام فرمایا لیکن اس جد و جہد کے بعد بھی ان کا اعلان یہی تھا کہ وہ

مکمل تعلیم نہ دے سکے۔ ان حالات کی موجودگی میں اسلام نے ایسے حالات میں جب کہ مہاجرین اور انصار کو اطمینان کے ساتھ روٹی نصیب نہ تھی۔ نماز دشمن کے حملہ سے بے خطر ہوکر نہیں پڑھ سکتے تھے۔ اعلان کیا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون (اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کرے گا۔ اگرچہ کافروں کو برا کیوں نہ معلوم ہو) خدا تعالیٰ نے اس پیشین گوئی کو پورا فرما دیا۔ وہ وقت مسعود آگیا کہ حضور سرور عالم ؐ نے جبل رحمت پر قصویٰ اونٹنی پر سوار ہوکر تمام عالم کو یہ نوید مسرت سنائی الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (آج ہم نے تمہارا دین تمہارے فائدہ کے لئے کامل کر دیا اور تم سب پہ اپنی نعمت کا اتمام کر دیا۔ میری رضامندی اسی میں ہے کہ تمہارا مذہب اسلام ہو)

۸۔ لڑائی میں مسلمانوں کو ہی غلبہ حاصل ہوگا

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے
وان جندنا لھم الغالبون

اسلام کی تاریخ شاہد ہے کہ جب تک مسلمانوں کو مدافعتی جنگ کی اجازت نہ ملی تھی مسلمان کفار کے مظالم کا آماجگاہ بنے ہوئے تھے لیکن جب مسلمانوں کی فوجی جمعیت منظم ہوگئی اور ان کو جنگ کی اجازت مل گئی تو ان کو ہر لڑائی میں فتح و کامرانی ہوئی اور کسی مورچہ پر ناکامی کا سامنا نہ کرنا پڑا۔

(نوٹ) یہ بات قابل لحاظ ہے کہ فتح و غلبہ کا وعدہ حق تعالیٰ نے اسی لشکر کے لئے فرمایا ہے۔ جس پر صفت جندنا صادق ہو۔ صحابہ کرام جندنا یعنی خدائی لشکر کے مصداق تھے۔ ان کا مقصد جنگ سے کشورستانی یا دنیاوی اقتدار نہ تھا

Marfat.com

ان کا مقصد تبلیغ حق۔ اشاعت اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ تھا۔ موجودہ زمانے کے مسلمان سچے مسلمان بن کر اگر فی الواقع جندنا کے مصداق بن جائیں تو ہر موقعہ پر فتح و کامرانی ان کا قدم چومنے کے لئے تیار ہے۔

۹۔ اہل اسلام ہی دنیا پر حکومت کریں گے

خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے ویجعلکم خلفاء الارض (اللہ تعالیٰ تم کو زمین پر حکومت دے گا) یہ آیت عام مسلمانوں کی طرف خطاب فرماتے ہوئے نازل کی گئی ہے۔

دمشق میں ایک ہزار مہینہ تک بنی امیہ کی حکومت اور اسکے بعد غرناطہ اور اسپین میں صدیوں تک حکمرانی اسی پیشین گوئی کا ظہور تھا۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ کے عہد سے آج مصر اسلام کے زیر نگیں ہے۔

اس پیشین گوئی کے نتیجہ کے طور پر دمشق میں دولت اموی کے خاتمہ کے بعد خلفائے عباسیہ نے بغداد میں نہایت جاہ وجلال کے ساتھ چھ صدی تک حکومت کی۔

عباسیہ کے غلاموں نے ترکستان و خراسان میں حکومت قائم کر کے قسطنطنیہ فتح کر کے یورپ میں اسلامی حکومت قائم کی اور اسی حکومت کی ایک شاخ ہندوستان پر ۹ صدی تک حکمراں رہی۔

الغرض فراعنہ مصر۔ اکاسرہ ایران اور قیاصرہ روما کے ممالک پر اموی عباسی ترک۔ کرد۔ غلامان۔ افغانان اور دیگر اقوام کے مسلمانوں کی حکومتیں اسی پیشینگوئی کے نتائج تھے۔

Marfat.com

۱۰۔ تنگدستی کے بعد مسلمان مالدار ہو جائیں گے

ابتدائے اسلام میں مسلمان انتہائی غربت کی زندگی بسر رہے تھے۔ عہد نبوت کے بعد صحابہ کی دولت مندی کا یہ حال تھا کہ خود ان کو اپنی دولت کا صحیح اندازہ نہ تھا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف کا انتقال ہوا تو ایک ہزار اونٹ اور تین ہزار بکریاں اور ایک سو گھوڑے ان کے ہاں موجود تھے۔ نقد اسباب اس کے علاوہ تھا۔ ان کی بیوی کو ان کے ترکہ میں سے ۸۳ ہزار روپیہ نقد ملا تھا۔ حضرت ابو محمد طلحہ بن عبداللہ کے لنگر میں ایک ہزار دینار روزانہ کا خرچ تھا۔ حضرت زبیر بن العوامؓ کے ایک ہزار غلام تھے جو روزانہ کما کر لاتے تھے۔ حضرت زبیرؓ ان کی ساری کمائی خیرات کر دیتے تھے ایک پیسہ اپنے پاس نہ رکھتے تھے۔

۱۱۔ عرب سے بت پرستی معدوم ہو جائے گی

اسی کتاب میں آپ کسی دوسری جگہ پڑھ چکے ہیں کہ بیت اللہ میں مشرکین نے ۳۶۰ بت رکھے تھے اور ان کی پرستش کی جاتی تھی جس وقت حضورؐ نے مکہ فتح کیا اور بیت اللہ شریف میں داخل ہوئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اس چھڑی سے حضورؐ جس بت کی طرف اشارہ فرماتے تھے اوندھے منہ گر پڑتا تھا۔ غرض اس واقعہ سے یہ ہے کہ عرب بت پرستی کا مرکز تھا۔ قرآن نے پیشینگوئی کی تھی کہ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا (حق آگیا اور باطل نکل گیا اور باطل نکل جانے ہی کی چیز ہے) آج ۱۴ صدیاں گزر چکی ہیں عرب کلیۃً بتوں کے وجود سے خالی اور بت پرستی سے پاک ہے۔ عیسائیوں نے

بھی تصویر مریم و مسیح علیہا السلام کی پرستش ہوتی تھی۔ ظہور اسلام کے بعد یہ بت پرستی ان میں سے بھی چلی گئی اور ان میں ایک فرقہ پروٹسٹنٹ پیدا ہوگیا)

۱۲۔ غیر اقوام عرب کے اسلام کی پیشین گوئی

ظہور اسلام کے بعد عرب میں ایک ایسا گروہ پیدا ہوگیا تھا جو ظاہر میں تو مسلمان تھا مگر اندرونی طور پر کافر تھا۔ اس حرکت سے ان کی غرض اسلام کو نقصان پہنچانا تھا۔ قرآن نے ایسے لوگوں کو تنبیہ کرتے ہوئے مستقبل کے متعلق پیشین گوئی کی۔

وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لایکونوا امثالکم	اگر تم اسلام سے روگردانی کرو گے تو اللہ تعالیٰ تمھاری جگہ ایک ایسی قوم کو سامنے لا کھڑا کردے گا جو تم جیسی نہ ہوگی۔

منافق تو منافق ہی رہے۔ جہاد سے پشت پھیرتے رہے اور ان کی حالت میں کوئی تبدیلی رونما نہ ہوئی۔ مگر ان کی جگہ خدا نے ایسی قوموں کو لا کھڑا کیا جنھوں نے اپنی شجاعت کا سکہ دنیا پر بٹھا دیا۔ کرد۔ ترک۔ مغل۔ خلجی۔ سوری کے کارناموں اور فتوحات سے تاریخ کے صفحات لبریز ہیں۔

۱۳۔ مستہزئین مکہ کا انجام

مکہ میں کفار کی ایک ایسی جماعت تھی۔ جو حضورؐ کی ہنسی اڑاتی تھی۔ نقلیں اتارتی تھی اور آوازے کستی تھی۔ حضورؐ کے وعظ و پند میں خلل ڈالتی تھی۔ قرآن نے ایسے لوگوں کے متعلق حضورؐ کو مطمئن کردیا کہ تم اپنا کام کئے جاؤ۔ ہم خود ان سے نبٹ لیں گے

فرمایا گیا۔

فاصدع بما تؤمر و اعرض عن المشرکین — تمہیں جو حکم دیا گیا ہے اسکی علانیہ تعمیل کرو اور
انا کفیناک المستہزئین — ان کی حرکتوں کی طرف دھیان نہ دو۔ ہم ان
سے خود نبٹ لیں گے۔

اس پیشین گوئی کا ظہور جس صورت سے ہوا بطور ذیل میں بعض مستہزئین کا انجام
ملاحظہ ہو۔

(۱) ابی بن خلف:۔ یہ مردود حضرت بلالؓ پر بحالت غلامی انسانیت سوز
مظالم توڑا کرتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے حضرت بلال رضؓ کے
ہاتھوں ہی اسے جہنم رسید کیا۔

(۲) عاص بن وائل:۔ گدھے پر سوار ہو کر کہیں چلا جا رہا تھا۔ گدھے نے ٹھوکر کھائی
سر کے بل گڑھے میں گر پڑا۔ فوراً ہی ایک زہریلے بچھو نے
ڈس لیا۔ سڑ سڑ کر مر گیا۔

(۳) اسود بن عبد المطلب:۔ حضورؐ کی نقلیں اتارا کرتا تھا۔ ایک روز ایک درخت
کے نیچے سویا۔ بیدار ہوا تو اس کی آنکھوں میں کھٹک پیدا
ہو گئی جیسے کانٹے چبھوئے جا رہے ہیں۔

(۴) عاص بن منبہ:۔ گدھے پر سوار جا رہا تھا۔ طائف کے راستہ میں اس کے
ایک کانٹا چبھا اور اسی کے زہر سے ہلاک ہو گیا۔

(۵) منبہ بن حجاج:۔ اندھا ہو کر تڑپتے تڑپتے مر گیا۔

(۶) حارث بن قیس سہمی:۔ اس کے پیٹ میں زرد پانی پیدا ہو گیا تھا جو منہ سے بہ

Marfat.com

نکلا کرتا تھا۔ آخر اسی تکلیف میں واصل جہنم ہوا۔

(۷) ولید بن مغیرہ:۔ کسی خزاعی نے رگ اکحل میں نیزہ مارا اور وہیں ڈھیر ہو گیا۔

(۸) ابولہب:۔ عدسہ اور طاعون میں مبتلا ہو کر مر گیا۔ قبر بھی نصیب ہوئی عزیز و اقارب نے کوٹھے پر چڑھ کر اس کی لاش پر اتنے پتھر پھینکے کہ وہ ان ہی پتھروں میں دب گیا اور اس کی لاش کے قریب تک نہ آسکے۔

(۹) اسود بن یغوث:۔ اس کا باد سموم سے چہرہ جھلس گیا۔ گھر آیا تو اہل خانہ شناخت نہ کر سکے۔ گھر سے باہر ہی پیاس کے مارے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر تڑپ کر مر گیا۔

۱۴۱۔ دشمنان اسلام حضورؐ کی آغوش رحمت میں

قرآن نے پیشینگوئی کی تھی کہ عنقریب تمہارے اور تمہارے دشمنوں کے درمیان رشتہ مودت قائم ہو جائے گا۔ چنانچہ یہی ہوا۔

(۱) حضورؐ کا پھوپی زاد بھائی عبد اللہ بن ابی امیہ بن مغیرہ (جو اسلام کا اتنا سخت مخالف تھا جو حضورؐ سے برملا کہا کرتا تھا۔ اے محمد! اگر تو زینہ لگا کر آسمان پر بھی چڑھ جائے اور میری آنکھوں کے سامنے آسمان سے اترے اور تیرے ساتھ تین چار فرشتے ہوں اور وہ تیری نبوت کی گواہی دیں۔ میں تب بھی ایمان نہ لاؤں گا) ۸ھ میں حاضر خدمت اقدس ہو کر مشرف بہ اسلام ہو گیا۔

(۲) ثمامہ بن اثال فرمانروائے نجد جو اسیر ہو کر مدینہ آیا تھا۔ آزاد ہوتے

Marfat.com

ہی حضورؐ کا دل وجان سے شیدائی ہوگیا۔

(۳) عمرو بن العاص۔ جو دربار نجاشی میں مسلمانوں کو واپس لانے کی مہم پر گئے تھے۔ حاضر خدمت اقدس ہوکر حضورؐ کی غلامی قبول کی۔ ملک مصر فتح کیا۔

(۴) عکرمہ بن ابوجہل۔ ابوجہل کی طرح ان کا بیٹا عکرمہ اسلام کی مخالفت میں پیش پیش تھا۔ مسلمان ہوکر حضور علیہ السلام کا جاں نثار اور عاشق صادق بن گیا۔ اسلامی لڑائیوں میں حضرت خالد بن ولیدؓ کے دست راست بنے رہے۔ آپ دو ہزار کفار پر بھاری سمجھے جاتے۔

(۵) عبد یالیل ثقفی۔ یہ وہ شخص ہے جس نے لڑکوں غنڈوں اور بدمعاشوں کو حضور علیہ السلام پر کنکر اور پتھر پھینکنے کے لئے مقرر کیا تھا۔ جب حضور تبلیغ اسلام کے لئے طائف تشریف لے گئے تھے۔ اس واقعہ کے چند سال بعد یہ خود مع پانچ سرداروں کے مدینہ آکر مسلمان ہوگیا۔

(۶) بریدہ بن الحصیب اسلمی۔ کفار قریش نے اعلان کیا تھا کہ جو شخص حضورؐ کو قتل یا گرفتار کرکے لائے گا اس کو سو اونٹ انعام میں ملیں گے۔ یہ صاحب انعام کے لالچ میں شمشیر بکف نکل کھڑے ہوئے۔ مگر جب آنحضرتؐ کے چہرۂ مبارک پر نظر پڑی۔ کلام دل نواز سنا۔ اپنے نیزے پر صافہ علم کرکے حضورؐ کے آگے آگے بطور علمبردار چلنے لگے۔ حضور علیہ السلام کے جاں نثار خادم بن گئے۔

۱۵۔ ابولہب کی بیوی بھی کتے کی موت مری

ابولہب مشہور دشمن اسلام کا جو انجام ہوا وہ صفحات گزشتہ میں آپ پڑھ چکے ہیں۔ ابولہب کی بیوی کو بھی حضورؐ سے شدید

Marfat.com

عداوت تھی جنگل سے کانٹے لاکر حضور علیہ السلام کی راہ میں بچھایا کرتی تھی۔ قرآن نے اس کافرہ کے انجام کے متعلق پیشین گوئی کی۔

وامراتہ حمالۃ الحطب فی جیدھا حبل من مسد (اور اس کی عورت بھی جو لکڑیاں اٹھانے والی ہے اس کی گردن میں مونج کی رسی ہوگی)

اس دشمن اسلام عورت کی موت اس طرح واقع ہوئی کہ وہ ایک روز سر پر لکڑیاں کا گٹھا بار کئے آرہی تھی۔ تھک گئی اور گٹھے کو ایک پتھر سے ٹیک لگا کر ستانے لگی۔ کچھ دیر بعد جب چلنے لگی تو اس گٹھے کی رسی کا پھندا اس کے گلے میں پڑ گیا۔ گٹھا وزنی تھا۔ یہ گٹھا اس کے لئے پھانسی ثابت ہوا اور دم گھٹ کر مر گئی۔ (تفسیر خازن)

۱۶۔ غزوہ بدر میں کافروں کی جڑ کٹ جانے کی پیشینگوئی

غزوہ بدر کے متعلق قرآن کا وعدہ تھا کہ دو گروہوں میں سے ایک گروہ ضرور تمہیں ملے گا اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ یہ ہے کہ وہ اپنے حکم سے حق کو حق کر دکھائے اور کافروں کی جڑ کاٹ دے۔

(سورۃ انفال)

غزوہ بدر میں ایسا ہی ہوا۔ روسائے قریش کے قتل سے کفار قریش کی کمر ٹوٹ گئی اور اسلام کی یہ پہلی لڑائی ان کے لئے پیغام موت ثابت ہوئی۔

۱۷۔ غزوۂ احزاب میں کفار شکست کھا کر بھاگ جائیں گے

غزوۂ احزاب میں یہودی۔ کفار قریش۔ نجدی اور دیگر قبائل نے مسلمانوں پر مشترکہ حملہ کیا تھا۔

کفار کو اپنے جنگی ساز و سامان پر غرور تھا. قرآن نے اس جنگ کے انجام سے پہلے ہی حضورؐ کو مطلع کر دیا۔

سیھزم الجمع ویولون الدبر (یہ جمعیت ہزیمت کھا جائے گی اور پشت پھیر کر بھاگ جائے گی)

ایسا ہی ہوا طویل محاصرہ کے بعد وہ خود ہی چپکے سے میدان جنگ چھوڑ کر فرار ہو گئے اور اس کے بعد پھر کسی قوم کو مدینہ پر حملہ کرنے کی ہمت نہ ہوئی۔

۱۸۔ یہودیوں کے متعلق قرآن کی عام پیشینگوئی

سورۂ آل عمران کوع ۱۲ میں یہودیوں کے متعلق پیشینگوئی ہے۔

ضربت علیھم الذلۃ این ما ثقفوا الا بحبل من اللہ وحبل من الناس۔

(ان پر عام ذلت مسلط کر دی گئی ہے وہ جہاں بھی رہیں گے ذلیل ہو کر رہیں گے۔ وہ یا تو مسلمانوں کے ماتحت ہو کر رہیں گے یا دوسری قوموں کے باج گذار ہو کر)

اس آیت سے تین باتیں مفہوم ہوتی ہیں۔

(۱) اب آئندہ یہودی دنیا میں ایک آزاد قوم کی حیثیت سے آباد نہ رہ سکیں گے

(۲) وہ انتہائی ذلت کی حالت میں رہیں گے۔ ان کی کوئی اپنی حکومت نہ ہو گی

(۳) وہ یا تو مسلمان کے ماتحت جزیہ دے کر رہیں گے یا انھیں دوسری قوموں کو خراج دینا پڑے گا۔

اسلامی ممالک میں جہاں جہاں یہودی آباد ہیں ذمی اور ماتحت بن کر آباد ہیں۔ غیر اسلامی ممالک میں بھی وہ دوسری قوموں کی ماتحت ہیں۔ جنگ عظیم ۱۹۱۴ء

Marfat.com

میں انھوں نے اتحادی طاقتوں کو کروڑوں اربوں روپیہ دیا تھا کہ ان کی بھی دنیا کے کسی قصبہ پر آزاد حکومت قائم کر دی جائے۔ برطانیہ اور امریکہ نے فلسطین میں ان کو جگہ دی۔ جہاں آج ان کی حکومت قائم ہے۔ مگر اس طرح کہ برطانیہ و امریکہ کے اشارے پر ناچنا پڑتا ہے۔

عیسائیوں کے متعلق پیشینگوئی کہ دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے

قرآن کا دعویٰ ہے کہ عیسائی دنیا میں عیش و عشرت کی زندگی بسر کریں گے مگر ان کو آخرت میں کچھ نہ ملے گا۔ (یونس)

عیسائی اقوام کا تمول اور تعیش موجودہ دنیا میں ناقابل انکار ہے۔ چونکہ اس قوم کے لئے آخرت میں نجاح و فلاح نہیں۔ اس لئے ایماندار لوگوں کے لئے ایسی دولت کی تمنا جو تباہی آخرت کا باعث ہو۔ مذموم و لائق صد ہزار نفرین ہے۔

(۲۳۸) ترک اور تاتاریوں سے جنگ کی پیشین گوئی

حضور سرور عالم ﷺ نے فرمایا کہ ایک زمانہ میں تمھاری لڑائی ترکوں سے ہوگی ان لوگوں کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی اور چہرے سرخ ہوں گے۔

یہ پیشین گوئی ۶۵۶ھ میں پوری ہوئی۔ چنگیز خاں نے خلفائے عباسیہ پر ہجوم کر کے بغداد کو تاراج کیا۔ مساجد شہید کر دیں۔ قرآن شریف جلا دیئے۔ ہزارہا مسلمان تہ تیغ ہوئے۔

Marfat.com

(۲۳۹) سرخ آندھی

حضورؐ کا ارشاد ہے کہ جب فلاں فلاں کام ہوں گے تو سرخ آندھی۔ زلزلہ مسخ اور قذف کا انتظار کرو۔

یہ پیشین گوئی ۲۳۲ھ میں ظہور میں آئی۔ خلیفہ متوکل کے زمانہ میں عراق میں سرخ آندھی آئی جو چالیس روز تک چلتی رہی۔ کوفہ، بغداد اور بصرہ کی کاشت سوخت ہو گئی۔ ہزاروں آدمی ہلاک ہو گئے۔

۵۴۴ھ میں موصل میں بادل سے آگ برسی۔ وہ آگ جس پہ گری وہیں ہو گیا۔

۵۹۶ھ میں مکہ معظمہ میں سیاہ آندھی آئی۔ جس سے ساری دنیا تاریک ہو گئی۔

۴۴۵ھ میں مقتفی کے عہد میں یمن میں خون کی بارش ہوئی۔

(۲۴۰) حج بند ہو جائے گا

حضورؐ نے فرمایا کہ قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک لوگ حجر اسود کو اٹھا کر نہ لے جائیں۔

اس پیشین گوئی کا ظہور ۳۱۷ھ تا ۳۲۷ھ میں وقوع میں آیا۔ قرامطہ کے فتنہ کی وجہ سے حج بند رہا۔ قرامطہ حجر اسود اٹھا کر لے گئے۔

Marfat.com

(۲۴۱) آخر زمانہ میں مسلمانوں کا کوئی یار و مددگار نہ ہوگا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے ایسا زمانہ آئے گا کہ دین پر قائم رہنا اتنا دشوار ہوگا جتنا آگ پر چلنا اور انگاروں پر بیٹھنا۔

مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں دشمنوں کی اتنی کثرت ہوگی کہ خوف کی وجہ سے دین پر قائم رہنا دشوار ہو جائیگا یا یہ مطلب ہے کہ مسلمانوں کا کوئی حامی و مددگار نہ ہوگا۔

(۲۴۲) موجودہ دور کے صوفی اور عالموں کے متعلق پیشین گوئی

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ آخر زمانہ میں عابد جاہل اور قاری عالم فاسق ہونگے۔ یہ پیشین گوئی زمانہ حال کے صوفی اور عالموں سے متعلق ہے۔ آج کل مدعیان نیابت رسالت فسق اور عبادت گزار جہل میں مبتلا ہیں۔

(۲۴۳) آخر زمانہ میں علما اور صوفیوں کی کثرت ہوگی

حضورؐ نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے بارش کی کثرت مگر پیداوار میں کمی ہوگی۔ قاری بہت ہوں گے مگر فقیہ کم ہوں گے۔ امرا بہت ہوں گے مگر امانت دار لوگوں کی کمی ہوگی۔

مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں علما اور صوفیوں کی کثرت ہوگی۔ مگر اچھے لوگ کم ہوں گے۔

(۲۴۴) آخر زمانہ میں دنیا کے ویرانے آباد اور آبادیاں ویران ہو جائیں گی

ارشاد اقدس ہے کہ آخر زمانہ میں مسجدوں کی محرابیں آراستہ ہوں گی مگر دل ویران ہوں گے۔

یہ پیشین گوئی ۱۹۴۷ء کے بعد سے ظہور میں آرہی ہے۔

(۲۴۵) حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کے مقید شیاطین رہا کر دیئے جائیں گے

ارشاد نبوی ہے کہ حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کے جو شیاطین مقید ہیں۔ وہ قیامت کے قریب آزاد ہو کر قرآن سنائیں گے۔

یہ پیشین گوئی ابھی تک ظہور میں نہیں آئی۔

(۲۴۶) قیامت کے قریب لوگ بڑی اونچی اونچی عمارتیں تعمیر کرائیں گے

بخاری و مسلم میں روایت ہے کہ قیامت کے قریب لوگ بڑی بڑی اور اونچی اونچی عمارتیں بنوائیں گے۔

یہ پیشین گوئی زمانہ حال سے متعلق ہے۔ شہروں کے علاوہ قصبات اور دیہات میں اونچی اونچی عمارتیں تعمیر ہو رہی ہیں۔

(۲۴۷) قیامت کے قریب نا اہل لوگ حکمرانی کریں گے

حضورؐ کا فرمان ہے کہ جب نا اہل لوگوں کو مسند حکومت پہ دیکھو تو قیامت انتظار کرو۔

یہ پیشینگوئی زمانہ حال سے متعلق ہے۔ تفصیل کی حاجت نہیں۔

(۲۴۸) آخر زمانہ میں شریفوں کی تذلیل ہوگی

روایت ہے کہ آخر زمانہ میں کمینے لوگ عالی مرتبہ اور اشراف ذلیل بن جائینگے

یہ پیشین گوئی موجودہ زمانے سے متعلق ہے۔

(۲۴۹) آخر زمانہ میں مولویوں کی کثرت ہوگی

مسند دیلمی میں روایت ہے کہ آخر زمانہ میں مولویوں کی کثرت ہوگی۔ یہ لوگ والیان ملک کے لئے حرام چیزوں کو حلال اور حلال چیزوں کو ان پر حرام کردیں گے اور ان کی منشا کے مطابق فتویٰ دیا کریں گے۔

اس پیشینگوئی کا ظہور ۱۹۴۷ء کے بعد سے شروع ہوگیا ہے۔

(۲۵۰) بے حیائی کا دور دورہ

طبرانی میں روایت ہے کہ آخر زمانہ میں لوگوں میں اس درجہ بے حیائی پھیل جائے گی کہ لوگ سر راہ مجامعت کرتے شرم محسوس نہ کریں گے۔

سنہ ۱۹۴۷ء کے بعد بڑے بڑے شہروں میں ایسی بے حیائی عام ہوتی جا رہی ہے۔

(۲۵۱) لوگ صرف اپنے جان پہچان کے آدمیوں کو سلام کیا کریں گے

روایت ہے کہ ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ صرف اپنے جان پہچان کے لوگوں کو سلام کیا کریں گے۔ پیشینگوئی جوں جوں زمانہ گزرتا جا رہا ہے۔ وقوع میں آتی جا رہی ہے اس مرض میں عام مسلمان ہی گرفتار نہیں علماء بھی گرفتار ہیں۔ وہ دوسروں کو سلام کرنا نہیں جانتے۔ دوسروں کے سلام کے منتظر رہتے ہیں۔

(۲۵۲) مسجدوں میں دنیا کی باتیں ہوا کریں گی

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ لوگ مسجدوں میں بیٹھ کر دنیا کی باتیں کیا کریں گے تم ان کے پاس نہ بیٹھو ان لوگوں کو اللہ کی حاجت نہیں۔ عام مسلمانوں کا تو کیا ذکر۔ علماء کا طبقہ بھی اس علت میں گرفتار ہے

(۲۵۳) مساجد اور مصاحف کی آرائش

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب تم نے مسجدوں کو [illegible] اور

Marfat.com

قرآن کو زیورات سے زینت دی تم پر ہلاکت آئے گی۔

موجودہ دور میں قرآن شریف کے کمخواب اور ساٹن کے جزو دان اور مساجد کی تزئین و آرائش اسی حدیث کی مصداق ہے۔

(۲۵۴) امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کی علامات

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے وقت حسب ذیل علامات عالم میں ظہور میں آئیں گی۔

۱۔ دریائے فرات میں سے سونے کا پہاڑ برآمد ہوگا۔

۲۔ اس سال رمضان کی پہلی تاریخ کی رات کو چاند گرہن اور ۱۵ رمضان کو سورج گرہن ہوگا۔

۳۔ اس سال ایک ستارہ گائے کی سینگ کی صورت کا طلوع ہوگا۔

۴۔ دمدار ستارہ بھی نظر آئے گا۔

۵۔ مشرق کی طرف سے آسمان سے آگ ظاہر ہوگی جو تین یا سات دن تک رہے گی۔

۶۔ آسمان پر اندھیرا چھا جائے گا۔

۷۔ آسمان کے کناروں پر سرخی چھا جائے گی۔

۸۔ ایک نام ندا ہوگی "امام مہدیؑ کا ظہور ہوگیا۔ ان کی اطاعت کرو"

۹۔ ملک شام میں ایک گاؤں زمین میں دھنس جائے گا۔

۱۰۔ آسمان سے ندا آئے گی الا ان الحق فی آل محمد (آثار قیامت)

(۲۵۵) حضرت امام مہدیؑ کے زمانے میں کیا ہوگا

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے زمانہ میں امت محمدی دولت دنیا سے مالا مال ہوگی۔ زمین کی پیداوار بڑھ جائے گی۔ امام مہدی علیہ السلام زمین کے خزانوں کو نکالیں گے اور مشرق و مغرب کے تمام ممالک کو فتح کریں گے حق تعالیٰ تین ہزار فرشتوں سے حضرت امام مہدیؑ کی مدد فرمائے گا۔ بچے سانپ بچھوؤں سے کھیلیں گے۔ مگر وہ تکلیف کسی کو نہ پہنچا سکیں گے۔ آپ کے زمانے میں سود۔ زنا۔ شراب۔ وبا کا نام نہ رہے گا۔ لوگوں کی عمریں دراز ہوں گی۔ ا دنیا میں کوئی دشمن آل محمدؐ باقی نہ رہے گا۔

(آثار قیامت)

(۲۵۶) دجّال کب نکلے گا

حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کے ساتویں سال اسلامی فوجیں قسطنطنیہ فتح کر چکی ہوں گی کہ دجّال خروج کرے گا۔ شہر قاطع کی فتح کے بعد دجال ملعون خدائی کا دعویٰ کرکے چالیس روز کے اندر اندر روئے زمین پر پھر جائے گا۔ لیکن مکہ مکرمہ اور مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکے گا۔ ان دونوں شہروں کی حفاظت منجانب الہٰی فرشتوں کے سپرد ہوگی ان چالیس روز میں اس سے عجیب و غریب فتنے ظہور میں آئیں گے۔

Marfat.com

(۲۵۷) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول کس وقت ہو گا

جس وقت دجال ملک شام کی طرف متوجہ ہو گا۔ مسلمان اس کے شر سے حفاظت کے لئے جبل دخان میں جا چھپیں گے۔ دجال ان کا محاصرہ کرے گا۔ مسلمان محاصرہ سے تنگ آ کر جنگ کے لئے تیار ہوں گے کہ یکایک ایسا اندھیرا چھا جائے گا کہ ہاتھ کو ہاتھ سوجھائی نہ دے گا۔ اسی دوران میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام عصر کی نماز کے وقت جامع دمشق کے منارہ پر دو فرشتوں کے بازوؤں پر ہاتھ رکھے نزول فرمائیں گے۔ سیڑھی لگا دی جائے گی اور جامع مسجد میں اُتر آئیں گے اور حضرت امام مہدیؑ کی اقتدا میں نماز پڑھیں گے۔ (آثار قیامت)

۲۵۸ قیامت سے پہلے مغرب سے آفتاب طلوع ہو گا اور توبہ کا دروازہ بند ہو جائیگا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہو گا۔ اس وقت سب لوگ ایمان لے آئیں گے مگر اس وقت کا ایمان فائدہ بخش نہ ہو گا۔ دوسری روایت میں ہے کہ جس روز مغرب کی طرف سے آفتاب طلوع ہو گا اسی روز ندا آئے گی کہ توبہ کا دروازہ بند ہو گیا۔

Marfat.com

(۲۵۹) قیامت کے قریب بیت اللہ شریف منہدم کر دیا جائے گا

حضرت ابوہریرہ رضؓ سے روایت ہے کہ قیامت سے پہلے بیت اللہ شریف کو ایک حبشی پتلی پنڈلیوں والا ویران کر دے گا۔ حضرت مولا علی کرم اللہ وجہ کی روایت میں ہے کہ حبشی خانہ کعبہ کی ایک ایک اینٹ اکھاڑ پھینکیں گے۔

Marfat.com

معجزاتِ خیر الانام

شبیر حسن چشتی نظامی